HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABA[D]

HISTORICAL TEXT BOOKS SERIES

NO 1

NIZAM-UT-TAWARIKH

(A GENERAL HISTORY OF IRAN)

OF

QADI NASIR-UD-DIN ABU SA'ID

ABD-ULLAH AL-BYDAWI

COMPOSED A. H. 674. A. D. 1275

With Introduction and Indices

by

Hakim Sayyid Shams-ullah Qadri,

PRINTED AT TARIKH PRESS

HYDERABAB-DECCAN.

1930.

DAR-UL-MUARRIKHIN

HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABAD.

PATRONS

NAWWAB LUTF-UD-DAWLAH BAHADUR, AMIR-I-PAIGAH.

„ SIR NIZAMAT JANG BDR., M.A., LL. D., BAR-AT-LAW.

„ SIR HAIDAR NAWAZ JANG BAHADUR., B.A., LL. D.

AIMS AND OBJECTS

Its aims and objects shall be :—

(*a*) To publish rare historical works of note which are dying out through neglect.

(*b*) To publish, in particular, histories covering the Islamic periods of the Deccan and India.

(*c*) To produce such literature in the Urdu language as may facilitate the study of the historical works of the past.

PUBLICATIONS

The following points shall be observed in connection with all the publications.

(*a*) Correction of the Text.

(*b*) Historical and critical Research on works and their authors.

(*c*) Historical and critical annotation of text, whenever necessary.

HISTORICAL TEXT BOOKS SERIES

1. NIZAM-UL-TAWARIKH of Qadi Nasir-ud-Din Abu Sa'id Abd-ullah al-Bydawi: A General History of Iran.

2. A TREATISE BY SHAIKH ABD UL-HAQ DEHLAWI, containing the review of memoirs of the elegant Writers and poets of Dehli from the reign of Sultan Shams-ud-Din Iltamash to the time of the author, and a short sketch of his life and works.

3. TADHKIRAT-UL-MULUK by Rafi'-ud-Din Ibrahim bin Nur-ud-Din Taufiq Shirazi: A history of the Adilshahi dynasty of Bijapur from its origin to A. H. 1020, and of contemparary dynasties in the Deccan, Hindustan and Iran.

4. TAPIKH-I-SULTAN MUHAMMAD QUTUB SHAH: A history of the Qutub Shahi dynasty of Golkundah from its origin to A. H. 1025.

5. BURHAN-AL-MA'THIR by Ali bin Aziz-ullah Tabataba: A history of the Bahamani and Nizamshahi dynasties, from A. H. 742 to 1004.

6. TUZUK-I-WALAJAHI: A history of Carnatic, especially of the reigns of Nawwab Anwar Khan and his son and successer Nawwab Muhammad Ali Khan Walajah.

7. TARIKH-UL-HUKMA, A Persian paraphrase of Shams-ud-Din Shiharzuri's biographies of anciant Philosophers by Maqsud Ali Tabrizi.

SKETCHES SERIES.

1 SAYYID SHAMS ULLAH QADRI,
Historians of Islamic India.

2 SAYYID AHMAD-ULLAH QADRI,
Memoires of Chand Bibi, The Princess of Ahmadnagar.

3 NAWAB JIWAN YAR JANG BAHADUR, B.A., BAR-AT-LAW,
Comparative Sketches of the Lifes of Taimor and Napoleon.

4 HAKIM SAYYID SHAMS-ULLAH QADRI,
Isma'ilis in India, The early history.

5. TUZAK-I-WALAJAHI, A history of Carnatic, especially of the reigns of Nawwab Anwar Khan and his son and successer Nawwab Muhammad Ali Khan Walajah. Abridged Translation in Urdu.

DAR-UL-MUARRIKHIN

HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABAD.

کتاب

تالیف

قاضی ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی البیضاوی

در سنہ ۶۷۴ ہجری

مشتمل بر تاریخ و انساب ملوک عجم از تخلیق عالم و آدم تا عہد تالیف کتاب

بسعی و اہتمام اقل العباد

حکیم سید شمس اللہ قادری

بانضمام مقدمہ انتقادی و اطراف ثلاثہ

در مطبع تاریخ در بلدہ حیدرآباد دکن بطبع رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

(۱) ترجمہ مصنف

قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن قاضی القضاۃ الامام الشیخ امام الدین عمر
بن قاضی القضاۃ الامام فخر الدین محمد بن الامام صدر الدین علی الشافعی البیضاوی

قاضی صاحب قرن ہفتم کے مشہور مفسر اور متکلم ہیں۔ خاندان مغولیہ کے مشہور فرمانروا ابا قاخاں (سنہ ۶۶۳ تا سنہ ۶۸۰ھ) احمد تکودار (سنہ ۶۸۰ تا سنہ ۶۸۳ھ) اور ارغون خاں (سنہ ۶۸۳ تا سنہ ۶۹۰ھ) کے معاصر تھے۔ ان کے والد شیخ امام الدین عمر کو اتابک اعظم مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی (سنہ ۶۲۳ تا سنہ ۶۵۸ھ) نے بلاد فارس کا قاضی القضاۃ مقرر کیا تھا۔

قاضی صاحب کی ولادت بیضا میں ہوئی تھی یہ مقام علاقہ اصطخر میں شیراز سے قریباً آٹھ فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسے گشتاسب نے آباد کیا تھا اس کی تعمیر میں چونکہ حجر ابیض لگائے گئے تھے اس لئے بیضا نام سے اسے شہرت ہو گئی تھی یہ بڑا ہی مردم خیز مقام ہے اور یہاں اکثر مشاہیر فضل و کمال پیدا ہوئے ہیں۔ مشہور صوفی حسین بن منصور حلاج بھی جنھیں سنہ ۳۰۹ھ میں بعہد خلیفہ المقتدر (سنہ ۲۹۵ تا سنہ ۳۲۰ھ) قتل کر کے جلا دیا گیا تھا۔ اسی جگہ پیدا ہوئے تھے [1]

---

[1] تاریخ گزیدہ۔ ص ۶۶۴

قاضی صاحب نے جملہ علوم وفنون اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے تھے ان کے والد علامہ مجیر الدین محمود بن ابی مبارک البغدادی کے شاگرد تھے مجیر الدین کو امام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی سے تلمذ تھا۔ امام معین الدین حجۃ الاسلام زین الدین ابی حامد محمد بن محمد الغزالی کے ارشد تلامذہ سے تھے[1]

قاضی صاحب تحصیل علم کے بعد شیراز کے قاضی مقرر ہوئے۔ عرصہ دراز تک یہ خدمت انجام دی۔ اس کے بعد آذربائیجان میں آکر تبریز میں سکونت پذیر ہوئے۔

قاضی صاحب تبریز میں آنے کے بعد ایک روز علمائے تبریز کی مجلس درس میں پہنچے اور علماء سے دور پائین میں بیٹھ گئے۔ درس شروع ہوا۔ مدرس نے علمی نکات بیان کرنے شروع کئے۔ اور یہ گمان کیا کہ حاضرین میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ان مسایل کو سمجھا ہوگا۔ اس کے بعد خود ہی ان مسایل کی توضیح وتشریح کرنا شروع کیا۔ جب درس ختم ہوگیا تو قاضی صاحب نے اصل مسائل اور اُن کے توضیحات پر چند اعتراض کئے پھر صحیح طور پر ان مسایل اور ان کے حل کو بیان کیا۔ اس کیفیت نے حاضرین پر قاضی صاحب کی قابلیت اور تبحر علمی کا سکہ بٹھا دیا۔ وزیر بھی اس مجلس میں موجود تھا اس نے قاضی صاحب کو تبریز کی قضایت پر مامور کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد قاضی صاحب کو ترقی منصب کی خواہش ہوئی شیخ محمد بن محمد کحتانی سے جو اس عہد کے مشاہیر صوفیہ سے تھے۔ سفارش چاہی شیخ محمد ایک روز حسب عادت وزیر کے یہاں تشریف لے گئے اور اس سے قاضی صاحب کی نسبت کہا کہ یہ مرد عالم وفاضل ہیں اور امیر کے ساتھ سیر میں اشتراک چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے منصب میں ترقی دیکر بقدر سجادہ نار میں انھیں حصہ دیا جائے۔ قاضی صاحب پر اس گفتگو کا بے حد اثر ہوا اور منصب قضا سے مستعفی ہوکر گوشہ نشین ہوگئے اور عمر کا آخری حصہ شیخ محمد کی خدمت فیض درجت میں گزرا[2] یہاں تک کہ تبریز میں انتقال فرمایا

---

[1] مراۃ الجنان جلد سوم ص ۲۱۹ [2] طبقات الکبریٰ جلد پنجم ص ۵۹ مفتاح السعادۃ جلد اول ص ۴۳۶

چرنداب کے قبرستان میں خواجہ ضیاء الدین یحییٰ کی تربیت سے جانب شرق مدفون ہوئے[1]

قاضی صاحب کے سنہ وفات کو مورخین نے اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے

سنہ ۶۴۱ھ مفتاح السعادۃ جلد اول صہ ۴۳۶

سنہ ۶۸۰ھ ہفت اقلیم صہ ۲۰۷

سنہ ۶۸۱ھ کشف الظنون جلد دوم صہ ۴۳۸

سنہ ۶۸۲ھ کشف الظنون جلد اول صہ ۱۶۲

سنہ ۶۸۵ھ مفتاح السعادۃ جلد اول صہ ۴۳۶ بحوالہ صلاح الدین الصفدی المتوفی ۷۶۴ھ
بغیۃ الوعاۃ للسیوطی صہ ۲۸۶ حبیب السیر جلد سوم جزو اول صہ ۷۷
کشف الظنون جلد اول صہ ۱۶۲ جلد دوم صہ ۱۴۸ تاریخ گزیدہ صہ ۸۱۱

سنہ ۶۹۱ھ بغیۃ الوعاۃ صہ ۲۸۶ تاج العروس جلد پنجم صہ ۱۱

سنہ ۶۹۲ھ مراۃ الجنان یافعی جلد چہارم صہ ۴۱۹ حبیب السیر جلد سوم جزو اول صہ ۷۷
بحوالہ امام یافعی - ہفت اقلیم صہ ۲۰۷

پہلی تاریخ یعنی سنہ ۶۴۱ھ یقیناً غلط ہے کیونکہ قاضی صاحب کا اس کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہنا ثابت ہے اور انھوں نے اپنی کتاب نظام التواریخ سنہ ۶۷۴ھ میں تصنیف کی ہے۔ سنہ ۶۹۲ھ کو صرف امام یافعی نے بیان کیا ہے اور ان کی تاریخ مراۃ الجنان سے خوندمیر نے حبیب السیر میں اور حبیب السیر سے امین رازی نے ہفت اقلیم تاریخ میں یہ تاریخ نقل کی ہے سنہ ۶۹۱ھ کو بیان کرنے والے بھی صرف ایک ہی مصنف یعنی امام سیوطی ہیں اور تاج العروس میں یہ تاریخ انھیں کی کتاب بغیۃ الوعاۃ سے اخذ کی گئی ہے۔ سنہ ۶۸۰ھ و سنہ ۶۸۱ھ اور سنہ ۶۸۲ھ کو اختلافی روایات کی حیثیت سے بیان کیا ہے لیکن اُن کی نسبت لکھنے والوں نے توثیق کے لئے کوئی سند نہیں بیان کی ہے۔ سنہ ۶۸۵ھ پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے اور یہ سن سب سے

[1] روضات الجنات صہ ۳۵۷

قدیم کتاب حمد اللہ مستوفی کی تاریخ گزیدہ میں ملتا ہے جو قاضی صاحب کی وفات کے (۴۵) سال بعد تصنیف ہوئی ہے سلسلہ یادگار گب میں اس کتاب میں جو مخطوط ذریعہ عکس شائع ہوا ہے اس میں خمس وستمائۃ درج ہے۔ (ص۸۱۱) لیکن حقیقت میں یہ کتابت کی غلطی ہے اور کاتب سے سہواً لفظ ثمانین چھوٹ گیا ہے، چنانچہ پروفیسر نکلسن نے اپنے انگریزی اقتباس میں اس کی تصحیح کر دی ہے (دیکھو جلد دوم ص۲۲۲) اور نیز ہم نے گزیدہ کے دو مخطوطے دیکھے ہیں ان میں صاف طور پر یہ تاریخ خمس وثمانین وستمائۃ یعنی ۶۸۵ھ لکھی ہوئی ہے۔
اس کے بعد اس تاریخ کے بیان کرنے والوں میں شیخ صلاح الدین الصفدی ہیں جن کا ۷۶۴ھ میں انتقال ہوا ہے[1] اور انھوں نے یہ تاریخ شیخ نجم الدین الدیلمی سے سنی ہے[2] جو قاضی صاحب کے معاصر اور دوست ہیں۔ اس بنا پر یہ تاریخ دوسری تاریخوں کے مقابلہ میں زیادہ صحیح اور قابل وثوق معلوم ہوتی ہے۔

قاضی صاحب نے مختلف علوم وفنون میں متعدد متون تصنیف کئے ہیں مثلاً

(۱) الغایۃ القصویٰ فی فروع الشافعیہ۔ یہ فقہ شافعی میں معتبر کتاب ہے۔ شیخ عبد اللہ بن محمد الفرغانی اور غیاث الدین محمد بن محمد الاقسرائی نے اس کی مبسوط شرحیں لکھی ہیں۔

(۲) منہاج الوصول الی علم الاصول تقریباً بیس علما نے اس پر شروح وحواشی لکھے ہیں منجملہ ان کے شیخ فخر الدین ابو المکارم احمد بن حسن الجاربردی المتوفی ۷۴۶ھ کی شرح جو سراج الوہاج کے نام سے موسوم ہے نہایت مشہور ہے۔

(۳) طوالع الانوار فی اصول الدین۔ تقریباً بیس بائیس علما نے اس پر بھی شروح وحواشی لکھے ہیں منجملہ ان کے شیخ شمس الدین محمود بن عبد الرحمن الاصفہانی المتوفی ۷۴۹ھ کی شرح مطالع الانظار جو ملک الناصر محمد بن قلاؤون المصری کے لئے لکھی گئی ہے۔ نہایت مشہور اور مقبول عام ہے۔ اس کے نسخے برٹش میوزیم و ۱۸۶ انڈیا آفس ۱۰۸ و رکتب خانہ ،

---

[1] ابجد العلوم ص۸۸۸ [2] مفتاح السعادۃ جلد اول ص۴۳۶

ملی پیرس ۱۲۵۵ میں محفوظ ہیں۔

(۴) مصباح الارواح فی الکلام۔ شیخ سعدالدین تفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ اور قاضی عبیداللہ العبیدی نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ علامہ تفتازانی کی شرح کا ایک نفیس نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے

(۵) لب الالباب فی علم الاعراب۔ علامہ جمال الدین حاجب المتوفی ۶۴۶ھ کی کتاب کافیہ فی النحو کا اختصار ہے۔ اس کا نسخہ کتب خانہ ملی میں محفوظ ہے عدد ۱۲۰۱۴ ملا محمد بیرکلی المتوفی سنہ ۹۸۱ھ اور بایزید بن عبدالغفار القونوی نے اس پر شروح لکھے ہیں۔ کشف الظنون جلد ۲ صہ ۳۵۳

(۶) رسالہ فی موضوعات العلوم۔ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ" میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب نے ان کے علاوہ متعدد متون پر مفید و نافع شروح و حواشی لکھے ہیں

(۱) امام حسین بن مسعود الفرا البغوی المتوفی سنہ ۵۱۶ھ نے المصابیح السنۃ کے نام سے ایک ضخیم کتاب حدیث میں لکھی ہے۔ اس میں کتب صحاح ستہ کے مکررات کو حذف کرکے چار ہزار سات سو انیس حدیثیں جمع کی ہیں منجملہ ان کے گیارہ سو اکاون حدیثیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ ہیں ان کے سوا تین سو چھیالیس صحیح بخاری سے اور آٹھ سو چھہتر صحیح مسلم سے اور باقی دوسری کتابوں سے منقول ہیں۔ قاضی صاحب نے اس کتاب کی مبسوط شرح لکھی ہے اور اس کے نسخے ایا صوفیہ اور جامع سلطان احمد کے کتب خانوں میں محفوظ ہے

(۲) ابن حاجب نے اصول فقہ میں ایک متن لکھا ہے جس کا نام منتہی السوال والامل فی علم الاصول والجدل ہے۔ قاضی صاحب نے اس کی شرح لکھی ہے اور اسے مرصاد الافہام الی مبادی الاحکام کے نام سے موسوم کیا ہے کشف الظنون جلد دوم صہ ۵۳۸

(۳) امام فخرالدین رازی المتوفی سنہ ۶۰۶ھ نے اصول فقہ محصول کے نام سے ایک کتاب لکھی پھر اس کا ایک خلاصہ مرتب کیا جو منتخب من المحصول کے نام سے مشہور ہے۔ قاضی صاحب نے اس منتخب کی شرح لکھی ہے اور اس کا نسخہ کتب خانہ ملی عدد ۷۹۵ میں محفوظ ہے

(۴) شیخ ابو اسحق ابراہیم بن علی الفقیہ الشیرازی المتوفی ۴۷۶ھ نے فروع شافعیہ میں ایک کتاب تنبیہ کے نام سے لکھی ہے۔ جو فقہ شافعیہ کی کتب خمسہ میں بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے قاضی صاحب نے اس پر چار ضخیم جلدوں میں شرح لکھی ہے اور اس کا ایک نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب کی تصنیفات میں اُن کی تفسیر "انوار التنزیل فی اسرار التاویل" نہایت مشہور اور مقبول بین الجمہور ہے۔ اس میں اعراب اور معانی و بیان کے مباحث امام ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری المتوفی ۵۳۸ھ کی تفسیر کشاف عن حقایق التنزیل سے تلخیص کئے ہیں۔ حکمت و کلام کے مسایل کو امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی المتوفی ۶۰۶ھ کی تفسیر مفاتیح الغیب سے لیا ہے۔ اشتقاق اور ادب کے لطائف و معارف امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل المعروف با الراغب الاصفہانی کی تفسیر سے اخذ کئے ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ اپنے نتایج افکار کو بھی درج کرکے کلام الٰہی کے اسرار و غوامض کو حل کیا ہے۔

یہ تفسیر بلاد یورپ میں بھی نہایت مشہور ہے۔ ایک جرمن مستشرق فلیشر نے اسے نہایت اہتمام کے ساتھ دو جلدوں میں بمقام لیپزگ ۱۸۴۸ء میں چھپوایا ہے۔ ایک اور مستشرق فل نے اس کی انڈکس بنائی ہے جو ۱۸۶۱ء میں طبع ہوی ہے۔ اس کے جو نسخے بلاد مشرق میں طبع ہوے ہیں اُن میں سے بعض ممتاز اشاعتوں کی تاریخیں یہ ہیں۔ دہلی ۱۲۷۱ھ دو جلدوں میں طہران ۱۲۷۲ھ ایک جلد میں بمبئی ۱۲۷۹ھ دو جلدوں میں۔ لکھنؤ ۱۲۸۲ھ دو جلدوں میں

عرب و عجم کے اکثر مشاہیر علما نے اس تفسیر پر حواشی اور تعلیقات لکھے ہیں جنکی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ اور ان کی تفصیل کا بیان کرنا اس مختصر میں دشوار ہے۔ منجملہ اُن کے بعض مشہور اور ممتاز حواشی یہ ہیں۔

(۱) وہ حواشی جو طبع ہو چکے ہیں اور عام طور پر دستیاب ہوتے ہیں۔

(۱) حاشیہ محی الدین محمد بن مصلح الدین مصطفٰے قوجوی المتوفی ۹۵۱ھ۔ آٹھ جلدوں میں

بمقام مصر ۱۲۹۲ھ میں چھپا ہے۔

(۲) حاشیہ شیخ اسمعیل القونوی المتوفی ۱۱۹۵ھ۔ سات جلدوں میں بہ مقام قسطنطنیہ ۱۲۸۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۳) حاشیہ مصلح الدین مصطفےٰ بن ابراہیم مشہور بابن التمجید معلم سلطان محمد فاتح۔ حاشیہ قونوی ۲ کے حاشیہ پر چھپا ہے۔

(۴) حاشیہ قاضی شہاب الدین خفاجی المتوفی ۱۰۶۹ھ اس کا نام عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی ہے اور آٹھ جلدوں میں بہ مقام بولاق ۱۲۸۳ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۵) حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ھ میں قسطنطنیہ میں چھپا ہے۔

(۲) وہ حواشی جن کے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

(۶) حاشیہ شیخ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ الموسوم بنواہد الابکار و شوارد الافکار کتب خانہ آصفیہ (فن تفسیر ۵۰) میں محفوظ ہے۔

(۷) حاشیہ ابو الفضل قرشی مشہور بہ خطیب کارزونی المتوفی ۹۴۰ھ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ (جلد اول صہ ۱۶۹ میں محفوظ ہے

(۸) حاشیہ محمد بن جمال الدین شیروانی اس کے نسخے کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۴ تا ۵۶) کتب خانہ خدیویہ (جلد اول صہ ۱۶۶ اور کتب خانہ بانکے پور (تفسیر ۲۶۱ میں محفوظ ہیں۔

(۹) حاشیہ ملا خسرو محمد بن فرامرز المتوفی ۸۸۵ھ۔ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔ جلد اول صہ ۱

(۱۰) حاشیہ عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ اسفرائینی المتوفی ۹۴۳ھ کتب خانہ آصفیہ فن تفسیر ۵۲ اور کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ۱۶۷ میں اس کے نسخے محفوظ ہیں۔

(۱۱) حاشیہ سنان الدین بن حسام الدین رومی المتوفی سنہ ۹۸۶ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صـ۱۶۵

(۱۲) حاشیہ بستان افندی مصطفےٰ بن محمد الرومی المتوفی سنہ ۹۷۷ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صـ۱۶۱

(۱۳) حاشیہ ملا حسین خلخالی المتوفی سنہ ۱۰۱۴ کتب خانہ خدیویہ جلد اول ص ۱۶۵

(۱۴) حاشیہ ابن کمال بادشاہ احمد بن سلیمان المتوفی سنہ ۹۴۰ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صـ۱۶۳

(۱۵) حاشیہ شیخ بہاء الدین محمد بن حسین آملی المتوفی سنہ ۱۰۳۰ کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۱) اور کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۶)

(۱۶) حاشیہ شیخ صدر الدین شیرازی — کتب خانہ خدیویہ (مجموعہ صـ۱۰)

(۱۷) حاشیہ قاضی نور اللہ شوستری — کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۸)

کتابیات

قاضی صاحب کے حالات کتب ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

کتب عربی

۱ **مراۃ الجنان** امام عفیف الدین ابو عبد اللہ اسعد الیافعی المتوفی سنہ ۷۶۸ ہجری طبع حیدر آباد جلد چہارم صـ۴۱۹

۲ **طبقات الکبریٰ** امام تاج الدین عبد الوہاب السبکی المتوفی سنہ ۷۷۱ طبع مصر جلد پنجم صـ۵۹

۳ **بغیۃ الوعاۃ** امام جلال الدین السیوطی المتوفی طبع مصر صـ۲۸۶

۴ **مفتاح السعادۃ** علامہ حسام الدین طاشکبری زادہ المتوفی سنہ ۹۶۲ حیدر آباد سنہ ۱۳۲۹ جلد اول صـ۴۳۶

۵ **کشف الظنون** حاجی خلیفہ علامہ مصطفےٰ رومی

۶- تاج العروس علامہ مرتضیٰ بلگرامی - طبع مصر، جلد پنجم صـ۱۱
۷- نزہتہ الجلیس عباس بن علی المکی طبع مصر ۱۲۹۳ھ جلد دوم صـ۸۹۸-۸۹
۸- روضات الجنات محمد باقر خناری طبع ایران ۔۔۔ صـ۳۵۴
۹- اکتفاء القنوع ایڈورڈ فاندیک طبع مصر صـ۱۱۱
۱۰- آداب اللغۃ العربیۃ جرجی زیدان طبع مصر جلد سوم صـ۲۴۶

فارسی اردو

۱۱- تاریخ گزیدہ حمد اللہ مستوفی لیڈن ۱۳۲۹ھ صـ۸۱۱
۱۲- حبیب السیر غیاث الدین خوندمیر طبع بمبئی ، جلد سوم صـ۶۶
۱۳- ہفت اقلیم امین احمد رازی طبع کلکتہ صـ۲۰۲
۱۴- محبوب الالباب فہرست کتب خانہ مولوی خدا بخش خاں طبع حیدرآباد ۱۳۰۰ھ صـ
۱۵- فضلاء الادب - مولوی ذوالفقار احمد طبع اگرہ صـ۳۳۷

جرمنی انگریزی

۱۶- تاریخ ادبیات عرب استاد بروکلمان جلد اول صـ۴۱۶
۱۷- تاریخ ہندوستان سرجان الیٹ جلد دوم صـ۲۵۲
۱۸- انسائکلوپیڈیا آف اسلام جلد اول صـ۵۹۱
۱۹- مخطوطات فارسی برٹش میوزیم ڈاکٹر چارلس ریو جلد دوم صـ۸۲۳
۲۰- مخطوطات فارسی انڈیا آفس ڈاکٹر ہرمن ایتھے نمبر ۱۹
۲۱- مخطوطات فارسی بوڈلین لائبریری ڈاکٹر ہرمن ایتھے نمبر ۱۸-۲۲
۲۲ مخطوطات مشرقیہ کتب خانہ وانا ڈاکٹر گستاو فلوگل جلد دوم صـ۹۰

(۲) نظام التواریخ

چنگیز خاں کی تاخت و تاز کے بعد مورخین عجم نے فارسی زبان میں جس قدر عمومی تاریخیں لکھی ہیں ان میں قدامت کے اعتبار سے نظام التواریخ کو خاص اہمیت حاصل ہے یہ کتاب ۶۷۴ھ میں تالیف ہوی ہے[۱]۔ اس کے ترتالیس سال بعد ۷۱۰ھ میں وزیر رشید الدین فضل اللہ ہمدانی نے جامع التواریخ لکھی[۲]۔ اس کے سات سال بعد ۷۱۷ھ میں فخر الدین ابو سلیمان داود بن محمد البناکتی نے روضۃ اولی الالباب فی تواریخ الاکابر والانساب مدون کی[۳]۔ اس کے تیرہ سال بعد ۷۳۰ھ میں حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کو تصنیف کیا[۴]۔ ان تینوں مصنفوں نے اپنی کتابوں کی ترتیب و تدوین میں نظام التواریخ کی تقلید کی ہے۔ اور اسے اپنے لئے دلیل راہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان چاروں کی ترتیب و تبویب کو باہم مقابلہ کرنے سے یہ امر بخوبی نمایاں ہوتا ہے۔

---

[۱] ریو۔ مخطوطات فارسی ص۸۲۴ [۲] ریو مخطوطات فارسی ص۷۴

[۳] ریو۔ مخطوطات فارسی ص۸۰ [۴] ریو مخطوطات فارسی ص۸۱

نظام التواریخ

قسم اول در احوال انبیا و اوصیا
قسم دوم ۔ در ذکر ملوک فارس
طبقہ اول ۔ پیشدادیان
طبقہ دوم ۔ کیانیان
طبقہ سوم ۔ اشکانیان
طبقہ چہارم ۔ ساسانیان

قسم سوم ۔ احوال محمد مصطفیٰؐ و خلفا
شرح احوال پیغمبر
طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین
طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ
طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس
قسم چہارم ۔ سلاطین عظام و ملوک کرام

جامع التواریخ

مقدمہ در آفرینش آدم
قسم اول ۔ بادشاہان پیش از اسلام
طبقہ اول ۔ پیشدادیان
طبقہ دوم ۔ کیانیان
طبقہ سوم ۔ ملوک الطوائف
طبقہ چہارم ۔ ساسانیان

قسم دوم ۔ در ذکر محمد مصطفیٰؐ و خلفا
شرح احوال پیمبر
طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین
طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ
طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس

تاریخ بناکتی

قسم اول در ذکر انبیا و اوصیا
قسم دوم ۔ در ذکر ملوک فارس
طبقہ اول ۔ پیشدادیان
طبقہ دوم ۔ کیانیان
طبقہ سوم ۔ اشکانیان
طبقہ چہارم ۔ ساسانیان

قسم سوم ۔ در ذکر محمد مصطفیٰؐ و خلفا
شرح نسب و احوال پیغمبر
طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین و ائمہ اطہار
طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ
طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس
قسم چہارم ۔ سلاطین عظام و ملوک کرام

تاریخ گزیدہ

فاتحہ در ذکر آفرینش کائنات
باب اول ۔ در ذکر انبیا و حکماء
باب دوم ۔ بادشاہان پیش از اسلام
طبقہ اول ۔ پیشدادیان
طبقہ دوم ۔ کیانیان
طبقہ سوم ۔ ملوک الطوائف
طبقہ چہارم ۔ ساسانیاں
باب سوم ۔ در ذکر محمد مصطفیٰؐ و خلفا
شرح نسب و احوال پیغمبر
طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین و ائمہ اطہار
طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ
طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس
باب چہارم ۔ بادشاہان بعد از اسلام

نظام التواریخ

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - دیلمیان
طبقہ پنجم - سلجوقیان
طبقہ ششم - سلغریان
طبقہ ہفتم - خوارزمیان
طبقہ ہشتم - مغول

جامع التواریخ

تاریخ غزنویاں
تاریخ سلجوقیاں
تاریخ خوارزمیان
تاریخ سلغریان
تاریخ اسمعیلیان

تاریخ بناکتی

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - دیلمیان
طبقہ پنجم - سلجوقیان
طبقہ ششم - خوارزمیان
طبقہ ہفتم - اسمعیلیان

تاریخ گزیدہ

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - غوریان
طبقہ پنجم - دیلمیان
طبقہ ششم - سلجوقیان
طبقہ ہفتم - خوارزمیان
طبقہ ہشتم - اتابکان شام و فارس
طبقہ نہم - اسمعیلیان
طبقہ دہم - قراختائیان
طبقہ یازدہم - اتابکان لرستان
طبقہ دوازدہم - مغول

مذکورۂ بالا تاریخوں سے صرف تاریخ گزیدہ پروفیسر براؤن کی سعی و کوشش سے طبع ہوئی ہے۔ جامع التواریخ کے بعض اجزا جو تاریخ مغولیہ سے تعلق رکھتے ہیں مختلف اوقات میں شائع ہوئے ہیں لیکن وہ حصہ جس میں تاریخ عمومی مذکور ہے اور تاریخ بناکتی دونوں نہایت نایاب و کمیاب ہیں۔ ان کے مخطوطے صرف بڑے بڑے کتب خانوں میں محفوظ ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانا عوام کی دسترس سے بالاتر ہے[1]

نظام التواریخ کی تالیف کے بعد مشرق میں جس قدر مورخ گزرے ہیں ان سب نے نظام التواریخ کو اپنا ماخذ قرار دیا ہے اور بہت وثوق کے ساتھ ملوک عجم کے انساب و سنین اپنی کتابوں میں اس تاریخ سے نقل کئے ہیں۔ حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کے دیباچہ میں اپنے ماخذات کی جو تفصیل بیان کی ہے اس میں نظام التواریخ کا نام بھی شامل ہے[2]۔ فخر الدین بناکتی نے اپنی تالیف میں ماخذات کی تفصیل نہیں بیان کی ہے لیکن تاریخ بناکتی اور نظام التواریخ دونوں کا مقابلہ کریں تو ثابت ہوتا ہے کہ بناکتی نے اغلب مطالب نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں بلکہ اکثر مقامات پر نظام التواریخ کی عبارتیں

[1] تاریخ گزیدہ کا مکمل نسخہ ۸۵۰ھ کا لکھا ہوا معتمد الدولہ حاجی فرہاد مرزا کے یہاں محفوظ تھا۔ پروفیسر براون نے اسے ایران سے حاصل کرکے اوقاف گب کی طرف سے ۱۳۲۸ میں عکس کے ذریعہ چھپوا کر شائع کیا ہے اس سے پہلے موسیو جولیس کانٹن نے صرف باب چہارم کو جس میں ملوک عجم بعد از اسلام کے حالات ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ سنہ ۱۹۰۳ء میں پیرس میں چھپوایا تھا۔

جامع التواریخ دو جلدوں میں منقسم ہے۔ جلد اول میں مغلوں کے حالات ہیں جلد دوم میں تاریخ عام تحریر ہے ان دونوں جلدوں سے صرف جلد اول کے بعض اجزا شائع ہوئے ہیں چنگیز خاں کے فتوحات اور آبا و اجداد کے حالات موسیو برزین نے سنہ ۱۸۸۸ء میں پیٹرزبرگ میں چھپوائے۔ آل چنگیز کی تاریخ موسیو بلوشے سلسلہ اوقاف گب کے ذریعہ سنہ ۱۳۲۳ء میں شائع کی۔ ہلاکو خاں کا تذکرہ موسیو کاترمر کے اہتمام سے سنہ ۱۸۳۶ء میں پیرس میں طبع ہوا۔ تاریخ عام تاحال طبع نہیں ہوئی ہے

[2] تاریخ گزیدہ ص [illegible]

بھی لفظاً بلفظاً نقل کر لی ہیں۔ چنانچہ تاریخ بناکتی سے اس نوعیت کے دو مقام بطور نمونہ
ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) در تذکرہ کیومرث اول بادشاہ فرس۔ صـ ۲۴

باتفاق ارباب تواریخ اول کسی که بادشاهی کرد و نام بادشاهی آنجهان
آورد کیومرث بود ۔ و مغان گویند که او آدم است و غزالی در کتاب
نصائح الملوک آورده است که او برادر شیث است

مقابلہ کرو نسخہ حاضرہ سے صـ سطر ۹ تا سطر (۱۱)

(۲) در تذکرہ سلطان مسعود بن محمود غزنوی۔ صـ ۱۹۵

سلطان محمود وصیت کرده بود تا سلطنت خراسان و عراق مسعود را باشد
و ممالک هند و غزنه محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را در خطبه شهید گرداند
محمد اجابت نکرد مسعود آهنگ غزنه کرد و پیش از وصول او یوسف
بن سبکتگین محمد را اسیر کرده به قلعه تکیناباد فرستاد مسعود برسید و یوسف
را نیز محبوس کرد و تمامت ممالک پدر در حکم خود آورد و بانفراد در آن
تصرف نمود و در ایام او آل سلجوق از جیحون بگذشتند و به خراسان آمدند
مسعود را با ایشان محاربات بسیار شد و آخرالامر در سنه اثنین و ثلثین
و اربع مائة از ایشان منهزم گشت و روی به غزنه نهاد و محمد در ایام انتقال
اشتغال او به اخلاص استقلالی یافته بود چون مسعود برسید محمد او را
به قلعه فرستاده و پسرش احمد بن محمد نزد او رفت و او را هلاک کرد در سنه
ثلث و ثلثین و اربع مائة مدت بادشاهی او سیزده سال بود سلطان
محمد بن محمود بعد از برادر بادشاه شد مودود بن مسعود اسباب او کرد
و غالب آمد و به قصاص پدر او را با تمامت اولاد به قتل آورد و در سنه

اربع وثلثین واربعمایۃ [1]

عز الدین فضل اللہ شیرازی نے امیر نصرت الدین احمد بن رکن الدین یوسف شاہ
ہزار اسپی اتابک لرستان (۶۹۵ھ تا ۷۳۳ھ) کے عہد میں المعجم فی آثار ملوک العجم کے نام سے
ایران قدیم کی تاریخ لکھی ہے۔ اس مصنف نے کہیں بھی اپنے ماخذ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ لیکن
نظام التواریخ کو اس کے ساتھ پہلو بہ پہلو مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں بیشتر مطالب
نظام التواریخ سے منقول ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر تاریخ معجم سے مقامات ذیل پیش کئے جاتے ہیں۔ [2]

(۱) جاویدان خرد اور اس کی عربی تلخیص و تضمین کا تذکرہ صفحہ ۹۰ سطر ۴ تا ۱۵

(۲) جمشید کے عہد میں عمارت اصطخر کی تجدید۔ آبادی کی وسعت۔ آثار باقیہ
اور قیام جشن نوروز کی کیفیت صفحہ ۱۳۲ سطر ۹ تا ۱۸

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کا آہنگ کیخسرو کے خلاف صفحہ ۱۳۴ سطر ۷

نویں صدی کے اخیر ایام میں جبکہ آل تیمور کو انحطاط شروع ہو گیا تھا وسط ایشیا
میں دو جامع تاریخیں لکھی گئی ہیں جنکے نام روضۃ الصفا فی سیر الانبیا والملوک والخلفاء اور
حبیب السیر فی اخبار افراد البشر ہیں۔ روضۃ الصفا کو امیر برہان الدین میر خوند بن خاوند
شاہ بلخی المتوفی ۹۰۳ھ نے وزیر معظم نظام الدین علی شیر کی فرمائش سے لکھا ہے۔
دوسری کتاب حبیب السیر میر غیاث الدین خوندمیر المتوفی ۹۴۱ھ کی تصنیف ہے جو وزیر
سترگ خواجہ کریم الدین حبیب اللہ کے لئے لکھی گئی ہے۔ ان دونوں کتابوں کے ماخذ میں
نظام التواریخ بھی شامل ہے اور ان مصنفوں نے ملوک عجم کی نسبت اختلافی روایات کو
بیان کرنے کے بعد قاضی بیضاوی کے اقوال کو راجح قرار دیا ہے۔ روضۃ الصفا جلد اول صفحہ ۱۵

۱؎ اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے صفحہ (۱۰۴) سطر ۸ سے صفحہ (۹۱) سطر (۲۱) تک مقابلہ کیجئے۔

۲؎ ان بیانات کو علی الترتیب نسخۂ حاضرہ کے صفحات ذیل سے مقابلہ کیجئے۔

(۱) صفحہ ۸ سطر (۱۱) تا (۱۳) (۲) صفحہ ۱ سطر ۱۶ تا ۲۱ (۳) صفحہ ۱۵ سطر ۱۱ تا ۱۴

ص۲ س۲۶ ص۲۱ س۶ ص۱

ص۱۲ س۷ ص۲۱۹ سنہ حبیب السیر جلد اول جزو دوم

س۴۶ ص۴۹۔

سنہ ۱۰۰۲ھ کے حدود میں امین احمد رازی نے ہفت اقلیم کے نام سے جغرافیہ اور تاریخ و تراجم کا ایک مبسوط انسائکلوپیڈیا مرتب کیا ہے۔ اور اس میں اغلب مقامات پر نظام التواریخ سے مطالب اخذ کئے ہیں۔ اقلیم خامس کے تحت میں خاقانی شیروانی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے ممدوح شروان شاہ ملک فخر الدین منوچہر کا نسب قاضی بیضاوی کی سند سے نقل کیا ہے۔

قاضی ابوسعید عبداللہ البیضاوی در نظام التواریخ آوردہ کہ ملوک شیروان از نسل بہرام چوبین اند و نسب او چند پشت باردشیر بابکان می رسد[1]

اس کے دو سال بعد سنہ ۱۰۰۴ھ میں ملا عبدالقادر بدایونی نے سلاطین دہلی کی تاریخ لکھی ہے جس کا نام منتخب التواریخ ہے۔ اس میں مصنف نے ملوک غزنویہ کی نسبت اختلافی واقعات نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں اور محمد بن محمود اور اس کے بھائی مسعود بن محمود کے ایام حکومت کا تذکرہ الفاظ ذیل میں نظام التواریخ سے نقل کیا ہے ص۲ س۲۰

اما قاضی بیضاوی نوشتہ کہ در سنہ ۴۳۲ھ اثنی و ثلثین و اربعمائۃ مسعود از پیش سلاجقہ منہزم شدہ بغزنہ رفت۔ امیر محمد کہ در ایام استقلال استقلالی یافتہ بود اورا بہ قلعہ فرستاد و پسرش احمد بن محمد بن محمود بی او بقلعہ رفتہ اورا ہلاک کرد۔ حکومت سلطان مسعود یازدہ سال بود۔ مخفی نماند کہ وفات مسعود بن محمود را قاضی بیضاوی در سنہ ۴۳۳ھ ثلث و ثلثین و اربعمائۃ آوردہ و نوشتہ کہ محمد بن محمود چہاردہ سال در ولایت غزنہ بادشاہی کرد

---

[1] اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے ص۲۲ س۱۲ سے مقابلہ کرو۔

یکسال بعد از وفات پدر و نہ سال در زمان برادر و چہار سال بعد از برادر[۱]

ملا صاحب نے ملوک غزنویہ کی مدت حکومت قاضی بیضاوی کی روایت کے بموجب اس طرح بیان کی ہے۔

قاضی بیضاوی مدت ملک غزنویہ را از سلطان محمود تا خسرو شاہ صد و شصت و یک سال داشتہ بدست دوازدہ نفر[۲]

نظام التواریخ اگرچہ مختصر سی کتاب ہے لیکن اس میں تاریخ عجم کے متعلق تمام ضروری سوانحات جمع ہیں۔ خاندانوں کا عزل و نصب۔ ہر عہد کے سیاسی انقلاب۔ اہم واقعات۔ بیرونی حملے۔ بلاد و بقاع کی آبادانی۔ عمارات و ابنیہ کی تعمیر و تجدید اسی نوعیت کی اور بہت سی باتیں جو ہر ملک کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں۔ قاضی صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ بالاختصار بیان کی ہیں۔ ان کے علاوہ واقعات کے ذکر کرنے میں تاریخی تسلسل کو احتیاط کے ساتھ قائم رکھا ہے۔ ملوک و امرا کے انساب اور ان کے ایام حکومت بالالتزام بیان کئے ہیں۔

اس کتاب میں بظاہر ایک کمی نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اکثر مقامات پر بادشاہوں کے سنین جلوس اور تواریخ وفات ترک ہو گئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ کوئی اہم فروگذاشت نہیں ہے کیونکہ ایام حکومت کی رو سے حساب لگایا جائے تو یہ سنین بہ آسانی برآمد ہو جاتے ہیں چنانچہ فخر بناکتی۔ قاضی غفاری اور ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی تاریخوں میں قاضی صاحب کے حوالہ سے اسی طرح سنین و تواریخ کا استخراج کیا ہے۔

(۴۳) متن مطبوعہ

نظام التواریخ کا متن مطبوعہ دو مخطوطوں پر مبنی ہے۔ ان کے علاوہ تاریخ کی بعض مطبوعہ اور خطی کتابوں سے بھی اس کا مقابلہ کیا گیا ہے جن کی فہرست اس مقدمہ کے آخر میں لگا دی گئی ہے۔

پہلا مخطوط جس پر اس متن کی بنیاد قائم ہے کتب خانہ آصفیہ میں محفوظ ہے دوسرا مخطوط ہماری ذاتی ملک ہے اور اس سے ہم نے جگہ جگہ مشکوک عبارتوں کی اصلاح کی ہے۔

پہلا مخطوطہ چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۶۹ ورق ہیں خط نسخ ہے ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۵۷ھ میں کتابت ہوی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے اسے کسی ایسے نسخہ سے نقل کیا ہے جو آٹھویں صدی میں یا اس کے بعد نویں صدی کے اوایل میں مکتوب ہوا ہوگا اور بلاد ماوراء النہر میں اس کی کتابت ہوی ہوگی۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی خصوصیات موجود ہیں جو آٹھویں صدی کے ترکستانی مخطوطات میں بالعموم پائی جاتی ہیں۔

اولاً فارسی حروف کو عربی حروف کے مانند لکھا ہے۔ پ ۔ چ ۔ ژ ۔ گ اور ب ج ۔ ز ۔ ک میں کوئی فرق نہیں کیا ہے مثلاً پیش ۔ قراچہ ۔ کھندژ ۔ اور گشتاسب کو بیش قراجہ ۔ کہندز ۔ کشتاسب لکھا ہے یا کہیں کہیں ب کو ف سے اور گ کو ج سے تبدیل کردیا ہے جیسے ارجاسپ کو ارجاسف اور گودرز کو جودرز

ثانیاً حرف اضافت ہر جگہ غیر منفصل لکھا ہے۔ مثلاً ببغداد ۔ برستم ۔ بدست ۔

ثالثاً بحالت اضافت الف کے بعد ہمزہ مکسورہ کے عوض یائے مجہول لکھی ہے جیسے بناے اوست - بالاے در وغیرہ

رابعاً - کلمات آنکہ - بلکہ - چنانچہ - آنچہ کو آنک - بلک - چنانچ آنچ لکھا ہے اور آخر کی ہائے مختفی حذف کر دی ہے۔

خامساً باستثناء چند مقامات کے بالعموم حروف روابط ساقط کر دیئے ہیں۔

دوسرا مخطوطہ یہ بھی چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۵۲ ورق ہیں خط نستعلیق ہے اوراق ۴۰ سے ۴۲ تک تلف ہوگئے ہیں۔ کرم خوردہ اور فرسودہ ہونے کی وجہ سے اکثر اوراق کا زیریں حصہ ناقص ہوگیا کہیں کہیں سوراخ بھی پڑ گئے ہیں اور ان نقائص کے باعث عبارت کا مسلسل پڑھا جانا غیر ممکن ہے۔ یہ نسخہ ۱۲۰۱ھ میں مکتوب ہوا ہے محمد علی جبل رودی[1] نے اس کی کتابت کی ہے اس میں کوئی خصوصیت قابل ذکر نہیں ہے

دونوں مخطوطوں میں کاتبوں نے صحت اسماء کا بہت کم لحاظ رکھا ہے بعض جگہ سلسلہ انساب میں اضافت ابنیہ ترک کر دی ہے ولد و والد دونوں کے نام بلا فصل لکھ دیے ہیں مثلاً عمرو بن لیث - محمد بن تکش اور سعد بن زنگی کو عمرو لیث - محمد تکش سعد زنگی لکھا ہے ان اغلاط کی تا امکان تصحیح کر دی اور حسب موقع اضافت ابنیہ زیادہ کر کے اس ابہام کو بھی رفع کر دیا ہے پہلے مخطوطے میں ایک ورق (۱۱ ، ۱۲) گم ہوگیا ہے۔ دوسرے مخطوطے میں جو حصہ گم ہے

---

(۱) محمد علی جبل رودی سلطان عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ھ تا ۱۰۸۳ھ) کے زمانہ کا ممتاز مصنف ہے ۱۰۴۳ھ میں ولایت سے گولکنڈہ آیا۔ پیشوائے سلطنت امیر شمس الدین محمد بن خاتون کی فرمائش سے فارسی امثال مدون کیے۔ اور ان کے تلمیحات کی توضیح و تشریح لکھ کر ایک ضخیم کتاب مرتب کی اور اس کا نام جامع التمثیل رکھا۔ یہ کتاب ۱۲۹۱ھ میں بمبئی میں خیر الحاج احمد بن ابراہیم کاشی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔

اس میں یہ ورق شامل ہے۔ ہمارے مکرم پروفیسر محمد شفیع ایم اے پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے اسے پنجاب یونیورسٹی کے مخطوطے سے نقل کرا کے ارسال فرمایا جس کے باعث یہ نقص رفع ہو گیا ہم ان کی اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دونوں مخطوطوں میں دیباچہ کی عبارت ابتدا سے فہرست ابواب تک کسی قدر مختلف ہے خصوصاً حمد و نعت میں صریحاً اختلاف ہے۔ لیکن نظام التواریخ کے جو مخطوطے انڈیا آفس اور دوانا کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں ان کے ساتھ دوسرے مخطوطے کی عبارت مطابق ہو جاتی ہے اس لئے ہم نے دیباچہ کے نقل کرنے میں آخر الذکر مخطوطہ کو ترجیح دی ہے۔

فہرست کتب

جن سے متن مطبوعہ کی تصحیح میں مدد لی گئی ہے

	کتاب	مصنف	طبع
۱	تاریخ سنی ملوک الارض	حمزہ بن حسن الاصفہانی	طبع کلکتہ ۱۸۶۶ء
۲	الکامل	ابن اثیر الجزری	طبع مصر ۱۳۰۱ھ
۳	معجم البلدان	یاقوت الحموی	طبع مصر ۱۳۲۵ھ
۴	المختصر	ابوالفدا الحموی	طبع مصر ۱۳۰۶ھ
۵	زین الاخبار	عبدالحی گردیزی	طبع برلن ۱۹۲۸ء
۶	طبقات ناصری	منہاج الدین جوزجانی	طبع کلکتہ ۱۸۶۴ء
۷	تاریخ جہانگشائے	علاؤ الدین جوینی	طبع لندن ۱۹۱۱ء
۸	المعجم فی آثار ملوک العجم	فضل اللہ شیرازی	طبع لاہور ۱۸۹۲ء
۹	تاریخ بناکتی	فخر الدین بناکتی	نسخہ خطی
۱۰	تاریخ گزیدہ	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن ۱۹۱۰ء
۱۱	نزہۃ القلوب	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن ۱۹۲۳ء

۱۲	فارس نامہ	ابن بلخی	طبع لندن ۱۳۳۹ھ
۱۳	روضۃ الصفا	میرخوند بلخی	طبع بمبئی ۱۲۷۰ھ
۱۴	حبیب السیر	غیاث الدین خوندمیر	طبع بمبئی ۱۲۷۱ھ
۱۵	نگارستان	احمد غفاری	طبع بمبئی ۱۲۶۵ھ
۱۶	ہفت اقلیم	امین احمد رازی	طبع کلکتہ ۱۹۱۶ء
۱۷	طبقات اکبری	نظام الدین احمد ہروی	طبع لکھنؤ ۱۲۹۲ھ
۱۸	منتخب التواریخ	عبدالقادر بدایونی	طبع لکھنؤ ۱۲۸۴ھ
۱۹	تاریخ فرشتہ	محمد قاسم فرشتہ	طبع لکھنؤ ۱۲۸۱ھ

(۴) متون مورخین عرب و عجم در احوال مصنف

من کتاب مرآۃ الجنان للامام عفیف الدین ابو عبداللہ اسعد الیافعی المتوفی سنہ ۷۶۸ھ

سنۃ ۶۹۲ - توفی الامام العلم علم العلماء الاعلام ذو التصانیف المفیدۃ المحققۃ والمباحث الحمیدۃ المدققۃ قاضی القضاۃ ناصر الدین عبداللہ ابن الشیخ الامام قاضی القضاۃ امام الدین عمر ابن العلامۃ القاضی القضاۃ فخر الدین محمد ابن الامام صدر الدین علی القدوۃ الشافعی البیضاوی۔ تفقہ بابیہ وتفقہ والدہ بالعلامۃ مجیر الدین محمود بن ابی المبارک البغدادی الشافعی وتفقہ مجیر الدین بالامام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی وتفقہ ھو بالامام زین الدین حجۃ الاسلام ابی حامد الغزالی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ قلت

ونسبة الغزالی فی الفقہ الی الشافعی معروفتہ وکذالک نسبتہ
ونسبتہ اخیہ الشیخ الامام احمد الغزالی فی التصوف معروفتان
وقد ذکرت شیوخ الخرقۃ فی کتاب نشر الریحان فی فضل المتحابین
فی اللہ الاخوان وللقاضی ناصر الدین المذکور مصنفات عدیدۃ
ومولفات مفیدۃ منہا الغایۃ القصوی فی الفقہ علی مذہب
الشافعی ولہ شرح المصابیح وتفسیر القران ومنہاج الوصول
الی علم الاصول فی اصول الفقہ والطوالع فی اصول الدین وکذالک
المصباح ولہ المطالع فی المنطق وقیل ذالک مما شاع فی البلدان
وسارت بہ الرکبان وتخرج بہ ائمہ کبار رحمہم اللہ تعالی رحمۃ الابرار

من کتاب طبقات الکبری للامام تاج الدین عبد الوہاب السبکی المتوفی ۷۷۱ھ

عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابو الخیر القاضی ناصر الدین البیضاوی
صاحب الطوالع والمصباح فی اصول الدین والغایۃ القصوی
فی الفقہ والمنہاج فی اصول الفقہ ومختصر الکشاف فی التفسیر
وشرح المصابیح فی الحدیث کان اماما مبرزا نظارا صالحا متعبدا
زاہدا ولی قضاء القضاۃ بشیراز ودخل تبریز وناظر بہا و
صادف دخولہ الیہا مجلس درس قد عقد بہا لبعض الفضلاء
فجلس القاضی ناصر الدین فی اخریات القوم بحیث لم یعلم بہ احد
فذکر المدرس نکتۃ زعم ان احدا من الحاضرین لا یقدر علی
جوابہا وطلب من القوم حلہا والجواب عنہا فان لم یقدروا فالحل
فقط فان لم یقدروا فاعادتہا فلما انتہی من ذکرہا شرع القاضی

ناصر الدين فی الجواب فقال له لا اسمع حتی اعلم انک فهمتها بین
اعادتها بلفظها او معناها فبهت المدرس وقال اعدها بلفظها
فاعادها ثم حلها وبین ان فی ترکیبه ایاها خللا ثم اجاب عنها وقابلها
فی الحال بمثلها ودعا المدرس الی حلها فتعذر علیه ذلک
فاقامه الوزیر من مجلسه واذناه الی جانبه وساله من انت
فاخبره انه البیضاوی وانه جاء فی طلب القضا بشیراز فاکرمه
وخلع علیه فی یومه ورده وقد قضی حاجته

من کتاب مفتاح السعادة للمولی طاش کبری زاده خیر الدین احمد الرومی المتوفی ٩٦٢ھ

الامام القاضی ناصر الدین ابو الخیر عبد الله بن عمر بن محمد بن علی
الشیرازی البیضاوی من قریة یقال لها البیضا من عمل شیراز
قال الاسنوی فی طبقات الشافعیة کان عالما بعلوم کثیرة
صالحا خیرا صنف التصانیف المشهورة فی انواع العلوم منها
مختصر الکشاف ومختصر الوسیط فی الفقه المسمی بالغایة والمنهاج
فی اصول الفقه والطوالع فی علم الکلام وتولی قضاء القضاة
باقلیمه وتوفی سنة احدی واربعین وستمائة وقال الصلاح
الصفدی مات بتبریز سنة خمس وثمانین وقال القاضی تاج الدین
السبکی فی طبقات الکبری کان اماما مبرزا نظارا صالحا الخ
وقال الصلاح الصفدی فی تاریخه قال لی الحافظ نجم الدین

سعید الدهلی توفی القاضی ناصر الدین البیضاوی سنة خمس وثمانین وستمائة بتبریز ودفن بها وهو صاحب التصانیف المشهورة البدیعة منها المنهاج فی الاصول وشرحه ایضاً وشرح مختصر ابن حاجب فی الاصول وشرح الکافیة فی النحو لابن الحاجب وشرح المنتخب فی الاصول للامام فخر الدین وشرح المطالع فی المنطق۔

از کتاب تاریخ گزیدہ تصنیف حمد اللہ متوفی در ۷۳۰ھ

القاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن محمد بن علی البیضاوی تبریز در سنہ خمس و ثمانین وست مائة درگذشت۔ تفسیر قاضی وشرح مصابیح و غایة القصوری و منهاج وطوالع ومصباح در کلام و مرصاد در اصول فقہ از مصنفات اوست۔

از کتاب حبیب السیر تصنیف امیر غیاث الدین خوندمیر المتوفی ۹۴۱ھ

ودیگری از جملہ اعیان علما و اعلام و اشراف فضلا و لازم الاحترام قاضی القضاة ابو سعید ناصر الدین عبد اللہ البیضاوی با ارغون خان معاصر بود و همواره بدرس علوم معقول ومنقول وتحقیق مسائل فروع واصول مشغولی می فرمود و پدر قاضی بیضاوی امام الدین عمر بن فخر الدین محمد بن صدر الدین علی الشافعی است و آنجناب نزد والد خود امام الدین تحصیل علوم دین فرموده بود و سند امام الدین بہ دو واسطہ بحجة الاسلام ابی حامد الغزالی می رسد و قاضی ناصر الدین بیضاوی را مولفات مفیدہ ومصنفات پسندیدہ بسیار است تفسیر قرآن وغایة القصوی وشرح مصابیح ومنهاج وطوالع ومطالع ومصباح و مرصاد ونظام التواریخ از انجملہ است انتقال قاضی ناصر الدین بیضاوی بمتنزهات عالم آخروی

بروایت شیخ جزری در سنہ خمس و ثمانین وستمائہ اتفاق افتادہ بقول امام یافعی آنصورت درسنہ اثنی وتسعین وستمائہ دست داد

از کتاب ہفت اقلیم تصنیف امین احمد رازی در ۱۰۰۲ھ

ایضاً قاضی ناصرالدین است کہ ہموارہ بدرس علوم معقول ومنقول وتحقیق مسائل فروع واصول مشغولی داشتہ۔ والد وی قاضی امام الدین عمر بن فخرالدین علی است کہ بدہ واسطہ بحجۃ الاسلام ابوحامد الغزالی می پیوندد۔ وقاضی ناصرالدین مولفات پسندیدہ بسیار دارد مثل تفسیر وغایۃ القصوری وشرح مصابیح ومنہاج ومتن طوالع ومطالع ومصباح درکلام مرصاد دراصول فقہ وشرح تنبیہ درچہار مجلد وشرح منتخب وشرح محصول۔ فوتش درشش صد وہشتاد یا نود ودو بودہ۔

(۵) تصحیحات وتنبیہات

جس وقت نظام التواریخ کی کتابت وطباعت کا کام شروع ہوا تو راقم الحروف تاریخ سلطان محمد قطب شاہی کی تصحیح وتبیض میں مصروف تھا جس کی وجہ سے اسکی کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور یہ کام میں نے اپنے ایک کارکن کے تفویض کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متن کی قابل اطمینان تصحیح نہ ہوسکی اور اکثر جگہ غلطیاں باقی رہ گئیں۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے آخر میں ایک غلط نامہ لگادیا گیا ہے سوا اس کے انساب وسنین کی فہرستوں میں اسماء کی صحت کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے ان کی جانب رجوع کرنے سے بھی متن کی اکثر غلطیاں بآسانی درست ہوجاتی ہیں۔

قاضی صاحب نے سلاطین غزنویہ کے بارہ نام شمار کئے ہیں۔ لیکن دیگر تاریخوں سے ان کی تعداد چودہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے انساب کے تحت میں چودہ نام درج کئے ہیں۔

ملوک دیالمہ سے اکثر بادشاہ یکے بعد دیگرے برسرِ حکومت نہیں ہوئے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاصر ہیں۔ اور وقت واحد میں ملک کے مختلف قطعات میں ان کی حکومت رہی ہے۔ اس کی توضیح کے لئے انساب و سنین کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

قاضی صاحب نے ملوک سلاجقہ کے چودہ نام شمار کئے ہیں لیکن ان کی تفریق نہیں بیان کی ہے۔ ان میں سے پہلے چھ فرماں روا سلاجقہ اعظم کہلاتے ہیں۔ آخر کے آٹھ فرمانروا سلاجقہ کی اس شاخ سے تعلق رکھتے ہیں جس کی حکومت عراق میں قائم تھی۔

حکیم سید شمس اللہ قادری

انساب و سنین

ملوکِ عجم

آلِ فریدون

(۱) فریدون

- سلم
- تور
  - زادشم
  - پشنگ
  - افراسیاب
- ایرج
  - دختر
- دختر
  - منوچہر (از دختر ایرج و پشنگ پشتنگ)

- پشنگ پشتوریار
- دختر

(۲) منوچہر

- نودر
  - ناب
- طہماسپ
  - زو
  - گرشاسپ

شاہانِ کیانیہ

ملوکِ اخمینیہ

(۱) کیقباد

- (۲) کیکاؤس
  - سیاوش
    - (۳) کیخسرو
  - فریبرز
  - طوس
- کیمش
  - ارونذ
  - (۴) لہراسپ
  - (۵) گشتاسپ
  - اسفندیار
  - (۶) بہمن اردشیر
    - (۷) ہمانی
    - (۸) داراب
      - (۹) دارا اصغر
        - اشک مورث اشکانیان

ملوک اشکانیہ

دارا اصغر
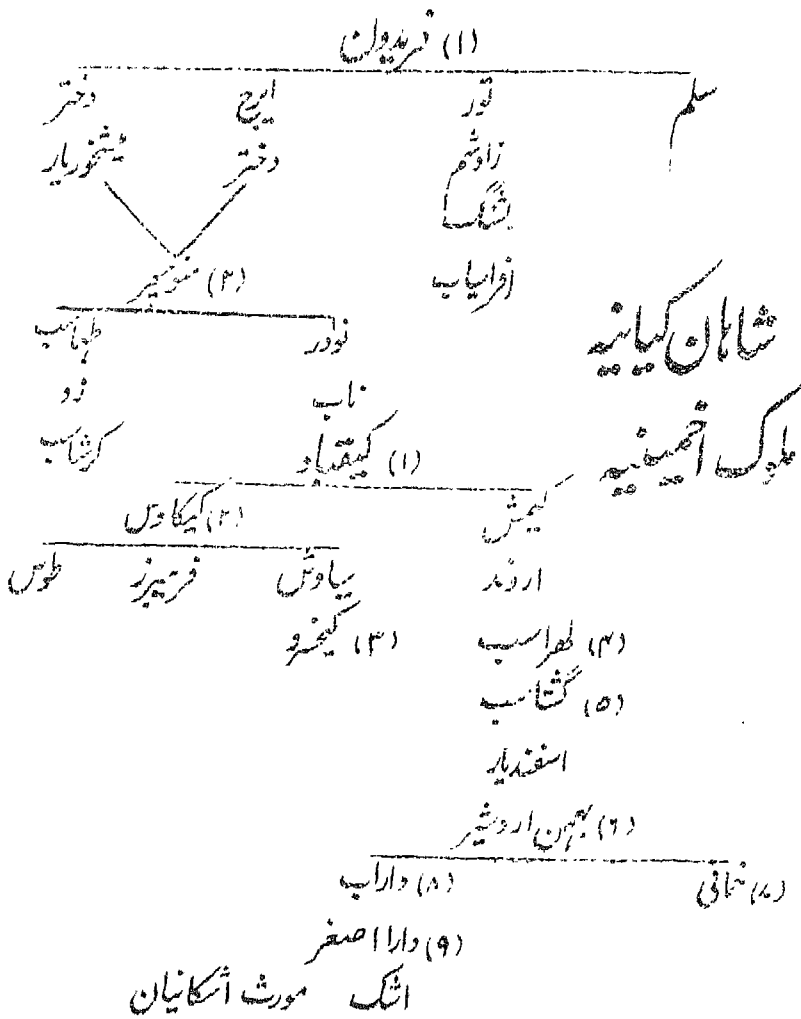
(۱) اشکان

(۲) اشک ؁
۳ شاپور بزرگ
۴ بہرام گودرز ؁
۵ بلاس

۶ ہرمز ؁ — نرسی
۷ بہروز یا فیروز — بلاس
۸ بلاس ؁ — ۹ خسرو

۱۰ خسرو — بلاسان ؁

۱۱ اردوان اول

اشغ

۱ اردوان دوم — ۲ خسرو — ۳ بلاس

۴ گودرز اول
۵ جیرک
۶ نرسی
۷ گودرز دوم
۸ اردوان سوم

ملوک ساسانیہ

سنہ ۲۳۱ء — سنہ ۶۵۱ء

۱ - اردشیر بابکان — سنہ ۲۳۱ء - سنہ ۲۴۵ء
۲ - شاپور اول بن اردشیر بزرگ — سنہ ۲۴۵ء - سنہ ۲۷۶ء
۳ - ہرمز اول بن شاپور اول — سنہ ۲۷۶ء - سنہ ۲۷۸ء
۴ - بہرام اول بن ہرمز — سنہ ۲۷۸ء - سنہ ۲۸۱ء
۵ - بہرام دوم بن بہرام اول — سنہ ۲۸۱ء - سنہ ۲۹۸ء
۶ بہرام سوم بن بہرام دوم — سنہ ۲۹۸ء - سنہ ۳۱۲ء
۷ - نرسی بن شاپور بزرگ — سنہ ۳۱۲ء - سنہ ۳۲۰ء
۸ - ہرمز دوم بن نرسی — سنہ ۳۲۰ء - سنہ ۳۲۸ء
۹ - شاپور دوم بن ہرمز دوم — سنہ ۳۲۸ء - سنہ ۴۰۰ء
۱۰ - اردشیر دوم بن ہرمز دوم — سنہ ۴۰۰ء - سنہ ۴۰۴ء
۱۱ - شاپور سوم بن شاپور دوم — سنہ ۴۰۴ء - سنہ ۴۰۹ء
۱۲ - بہرام چہارم بن ہرمز دوم — سنہ ۴۰۹ء - سنہ ۴۲۰ء
۱۳ - یزدجرد اول بن بہرام چہارم — سنہ ۴۲۰ء - سنہ ۴۴۲ء
۱۴ - بہرام گور پنجم بن یزدجرد اول — سنہ ۴۴۲ء - سنہ ۴۶۵ء
۱۵ - یزدجرد دوم بن بہرام گور — سنہ ۴۶۵ء - سنہ ۴۸۳ء
۱۶ - فیروز بن یزدجرد دوم — سنہ ۴۸۳ء - سنہ ۴۸۷ء
۱۷ بلاس بن فیروز — سنہ ۴۸۷ء - سنہ ۴۹۱ء
۱۸ قباد بن فیروز — سنہ ۴۹۱ء - سنہ ۵۳۴ء
۱۹ جاماسب بن فیروز — سنہ ۵۳۴ء - سنہ ۵۳۷ء
۲۰ خسرو نوشیروان بن قباد — سنہ ۵۳۷ء - سنہ ۵۷۷ء
۲۱ ہرمز سوم بن نوشیروان — سنہ ۵۷۷ء - سنہ ۵۹۸ء
۲۲ خسرو پرویز دوم بن ہرمز سوم — سنہ ۵۹۸ء - سنہ ۶۲۲ء
۲۳ شیرویہ بن خسرو پرویز — سنہ ۶۲۶ء - سنہ
۲۴ اردشیر سوم بن پرویز — سنہ ۶۲۶ء - سنہ ۶۲۷ء
۲۵ خسرو بن ارسلان — سنہ ۶۲۷ء
۲۶ خسرو سوم بن قباد بن ہرمز سوم — سنہ ۶۲۷ء - سنہ ۶۲۹ء
۲۷ پوران دخت بنت پرویز — سنہ ۶۲۹ء - سنہ ۶۳۰ء
۲۸ پرویز خشتو شنید — سنہ ۶۳۰ء - سنہ ۶۳۱ء
۲۹ آزرمی دخت بنت پرویز — سنہ ۶۳۱ء
۳۰ فرخ زاد بن پرویز — سنہ ۶۳۱ء
۳۱ - یزدجرد سوم بن شہریار بن پرویز — سنہ ۶۳۱ء - سنہ ۶۵۱ء

ملوک ساسانیه

۱- اردشیر بابکان

۲- شاپور اول
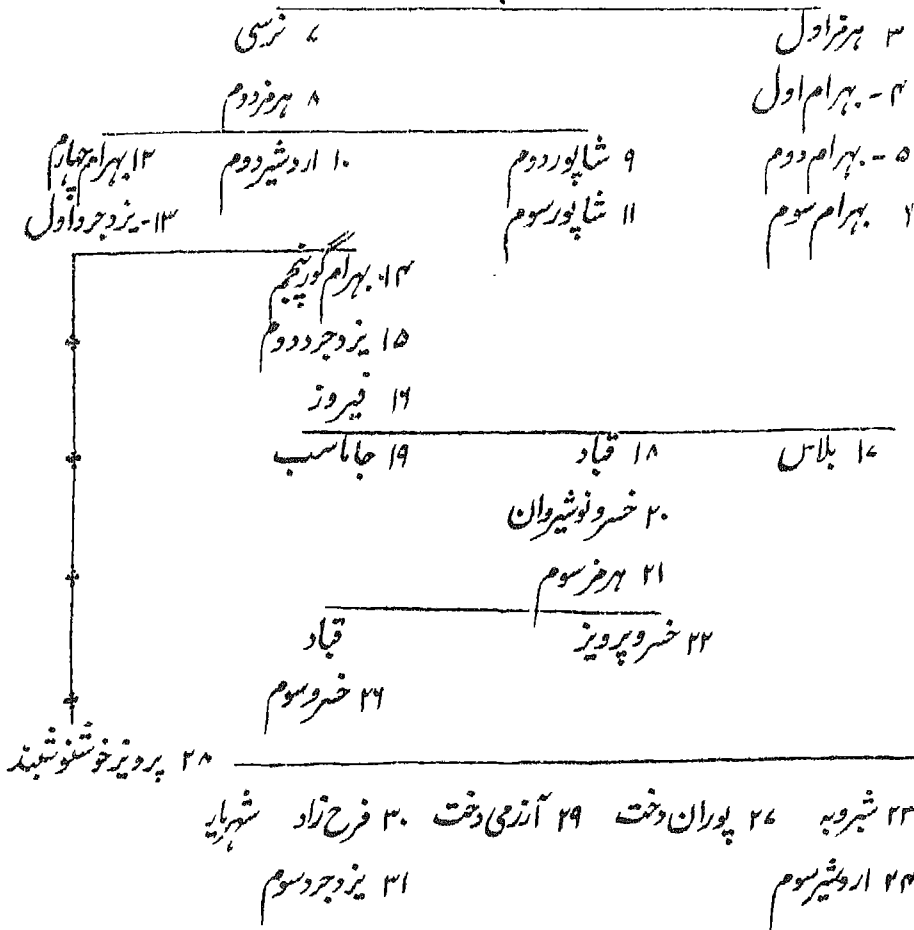
۳ هرمز اول

۴- بهرام اول

۵- بهرام دوم

۶ بهرام سوم

۷ نرسی

۸ هرمز دوم

۹ شاپور دوم

۱۱ شاپور سوم

۱۰ اردشیر دوم

۱۲ بهرام چهارم

۱۳- یزدجرد اول

۱۴ بهرام گور پنجم

۱۵ یزدجرد دوم

۱۶ فیروز

۱۷ بلاش

۱۸ قباد

۱۹ جاماسپ

۲۰ خسرو نوشیروان

۲۱ هرمز سوم

۲۲ خسرو پرویز

قباد

۲۶ خسرو سوم

۲۸ پرویز خوشنوشنبد

۲۳ شیرویه

۲۴ اردشیر سوم

۲۷ پوران دخت

۲۹ آزرمی دخت

۳۰ فرخ زاد

شهریار

۳۱ یزدجرد سوم

خلفائے اربعہ

١۔ امیر المومنین ابوبکر الصدیق رضؓ	سنہ ١١ھ	سنہ ١٣ھ
٢۔ امیر المومنین عمر الفاروق رضؓ	سنہ ١٣ھ	سنہ ٢٣ھ
٣۔ امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضؓ	سنہ ٢٣ھ	سنہ ٣٥ھ
٤۔ امیر المومنین علی المرتضیٰ رضؓ امام اول	سنہ ٣٥ھ	سنہ ٤٠ھ

ائمہ اثنی عشر

		ولادت	وفات
١۔ حسن بن علی المرتضیٰ	امام دوم	سنہ ٣ھ	سنہ ٤٩ھ
٢۔ حسین بن علی المرتضیٰ	امام سوم	سنہ ٤ھ	سنہ ٦١ھ
٣۔ السجاد زین العابدین علی بن حسین	امام چہارم	سنہ ٣٦ھ	سنہ ٩٤ھ
٤۔ الباقر محمد بن علی بن حسین	امام پنجم	سنہ ٥٧ھ	سنہ ١١٧ھ
٥۔ الصادق جعفر بن محمد بن علی بن حسین	امام ششم	سنہ ٨٣ھ	سنہ ١٤٨ھ
٦۔ الکاظم موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین	امام ہفتم	سنہ ١٢٨ھ	سنہ ١٨٣ھ
٧۔ الرضا علی بن موسیٰ بن جعفر الصادق	امام ہشتم	سنہ ١٥١ھ	سنہ ٢٠٣ھ
٨۔ التقی محمد بن علی الرضا	امام نہم	سنہ ١٩٥ھ	سنہ ٢٢٠ھ
٩۔ النقی علی بن محمد التقی	امام دہم	سنہ ٢٢٤ھ	سنہ ٢٥٤ھ
١٠۔ العسکری حسن بن علی النقی	امام یازدہم	سنہ ٢٣٢ھ	سنہ ٢٦٠ھ
١١۔ المہدی محمد بن حسن العسکری	امام دوازدہم	سنہ ٢٥٥ھ	سنہ ٢٦٤ھ مقام سامرا غائب ہو گئے

خلفائے اربعہ رض

شجرہ قریش

غالب

لوی

کعب

- مرہ
  - کلاب
    - قصی
    - عبدالمناف
      - عبدالشمس
        - امیہ
          - ابی العاص
            - عفان
            - عثمان ذوالنورین
            - امیرالمومنین
            - خلیفہ سوم
          - حرب
            - ابوسفیان
            - معاویہ
            - مورث خلفائے بنی امیہ
      - ہاشم
        - عبدالمطلب
        - ابوطالب
        - علی المرتضیٰ
        - امیرالمومنین
        - خلیفہ چہارم
  - تیم
    - سعد
    - کعب
    - عامرہ
    - عثمان
    - ابوبکر الصدیق
    - امیرالمومنین
    - خلیفہ اول
- عدی
  - زراح
  - قرط
  - عبداللہ
  - ریاح
  - عبدالعزی
  - نفیل
  - خطاب
  - عمر الفاروق
  - امیرالمومنین
  - خلیفہ دوم

ائمہ اثنا عشرؑ

ہاشم

عبدالمطلب

عباس	ابوطالب	عبداللہ
عبداللہ	علی المرتضیٰ	محمد رسول اللہ
علی	امام اول	
محمد	خلیفہ چہارم	فاطمۃ الزہراؑ

سفاح — منصور

ابوالعباس عبداللہ — ابوجعفر عبداللہ

خلفائے بنی عباس

۲ حسنؑ

۳ حسینؑ

۴ علی زین العابدینؑ

۵ محمد باقرؑ

۶ جعفر صادقؑ

اسمٰعیل — محمد

۷ موسیٰ کاظمؑ

۸ علی رضاؑ

۹ محمد تقیؑ

۱۰ علی نقیؑ

۱۱ حسن عسکریؑ

۱۲ محمد مہدیؑ

خلفائے بنی امیہ

سنہ ۴۱ھ — سنہ ۱۳۲ھ

خلیفہ	مدت	خلیفہ	مدت
۱ - معاویہ بن ابی سفیان	سنہ ۴۱ھ سنہ ۶۰ھ	۷ - عمر بن عبدالعزیز بن مروان	سنہ ۹۹ھ سنہ ۱۰۱ھ
۲ - یزید اول بن معاویہ	سنہ ۶۰ھ سنہ ۶۴ھ	۸ - یزید دوم بن عبدالملک	سنہ ۱۰۱ھ سنہ ۱۰۵ھ
۳ - مروان اول بن الحکیم	سنہ ۶۴ھ سنہ ۶۵ھ	۹ - ہشام بن عبدالملک	سنہ ۱۰۵ھ سنہ ۱۲۵ھ
۴ - عبدالملک بن مروان	سنہ ۶۵ھ سنہ ۸۶ھ	۱۰ ولید دوم بن یزید دوم	سنہ ۱۲۵ھ سنہ ۱۲۶ھ
۵ - ولید اول بن عبدالملک	سنہ ۸۶ھ سنہ ۹۶ھ	۱۱ یزید سوم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ
۶ سلیمان بن عبدالملک	سنہ ۹۶ھ سنہ ۹۹ھ	۱۲ ابراہیم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ سنہ ۱۲۷ھ

۱۳ - مروان دوم بن محمد بن مروان سنہ ۱۲۷ھ سنہ ۱۳۲ھ

خلفائے بنی امیہ

امیہ

حرب — ابوالعاص

ابوسفیان — حکم

۱ - معاویہ اول — ۳ مروان

۲ یزید اول

عبدالعزیز — ۴ عبدالملک — محمد

۷ عمر

۵ ولید اول — ۶ سلیمان — ۸ یزید — ۹ ہشام

۱۱ یزید سوم — ۱۲ ابراہیم — ۱۰ ولید دوم

۱۳ مروان

خلفائے بنی عباس

۱۔ السفاح ابوالعباس عبداللہ سنہ ۱۳۲ھ تا ۱۳۶ھ
۲۔ المنصور ابوجعفر عبداللہ سنہ ۱۳۶ھ تا ۱۵۸ھ
۳۔ المہدی ابوعبداللہ محمد بن المنصور سنہ ۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ
۴۔ الہادی ابومحمد موسیٰ بن المہدی سنہ ۱۶۹ھ تا ۱۷۰ھ
۵۔ الرشید ابوجعفر ہارون بن الہادی سنہ ۱۷۰ھ تا ۱۹۳ھ
۶۔ الامین محمد بن الہارون سنہ ۱۹۳ھ تا ۱۹۸ھ
۷۔ المامون ابوالعباس عبداللہ بن الہارون سنہ ۱۹۸ھ تا ۲۱۸ھ
۸۔ المعتصم ابوالحسن محمد بن الہارون سنہ ۲۱۸ھ تا ۲۲۷ھ
۹۔ ابوالواثق ابوجعفر ہارون بن المعتصم سنہ ۲۲۷ھ تا ۲۳۲ھ
۱۰۔ المتوکل ابوالفضل جعفر بن المعتصم سنہ ۲۳۲ھ تا ۲۴۷ھ
۱۱۔ المستنصر ابوجعفر محمد بن المتوکل سنہ ۲۴۷ھ تا ۲۴۸ھ
۱۲۔ المستعین ابوالعباس احمد بن محمد بن المعتصم سنہ ۲۴۸ھ تا ۲۵۱ھ
۱۳۔ المعتز ابوعبداللہ زبیر بن المتوکل سنہ ۲۵۱ھ تا ۲۵۵ھ
۱۴۔ المہتدی ابواسحق محمد بن الواثق سنہ ۲۵۵ھ تا ۲۵۶ھ
۱۵۔ المعتمد ابوالعباس احمد بن المتوکل سنہ ۲۵۶ھ تا ۲۷۹ھ
۱۶۔ المعتضد ابوالعباس احمد بن طلحہ بن المتوکل سنہ ۲۷۹ھ تا ۲۸۹ھ
۱۷۔ المکتفی ابوعلی محمد بن المعتضد سنہ ۲۸۹ھ تا ۲۹۵ھ
۱۸۔ المقتدر ابوالفضل جعفر بن المعتضد سنہ ۲۹۵ھ تا ۳۲۰ھ
۱۹۔ القاہر ابومنصور محمد بن المعتضد سنہ ۳۲۰ھ تا ۳۲۲ھ
۲۰۔ الراضی ابوالعباس محمد بن المقتدر سنہ ۳۲۲ھ تا ۳۲۹ھ
۲۱۔ المتقی ابواسحق ابراہیم بن المقتدر سنہ ۳۲۹ھ تا ۳۳۳ھ
۲۲۔ المستکفی ابوالقاسم عبداللہ بن المکتفی سنہ ۳۳۳ھ تا ۳۳۴ھ
۲۳۔ المطیع ابوالقاسم فضل بن المقتدر سنہ ۳۳۴ھ تا ۳۶۳ھ
۲۴۔ الطائع ابوبکر عبدالکریم بن المطیع سنہ ۳۶۳ھ تا ۳۸۱ھ
۲۵۔ القادر ابوالعباس احمد بن اسحق بن المقتدر سنہ ۳۸۱ھ تا ۴۲۲ھ
۲۶۔ القائم ابوجعفر عبداللہ بن القادر سنہ ۴۲۲ھ تا ۴۶۷ھ
۲۷۔ المقتدی ابوالقاسم عبداللہ بن القائم سنہ ۴۶۷ھ تا ۴۸۷ھ
۲۸۔ المستظہر ابوالعباس احمد بن المقتدی سنہ ۴۸۷ھ تا ۵۱۲ھ
۲۹۔ المسترشد ابومنصور فضل بن المستظہر سنہ ۵۱۲ھ تا ۵۲۹ھ
۳۰۔ الراشد ابومنصور جعفر بن المسترشد سنہ ۵۲۹ھ تا ۵۳۰ھ
۳۱۔ المقتفی ابوعبداللہ محمد بن المستظہر سنہ ۵۳۰ھ تا ۵۵۵ھ
۳۲۔ المستنجد ابوالمظفر یوسف بن المقتفی سنہ ۵۵۵ھ تا ۵۶۶ھ
۳۳۔ المستضی ابومحمد حسن بن المستنجد سنہ ۵۶۶ھ تا ۵۷۵ھ
۳۴۔ الناصر ابوالعباس احمد بن المستضی سنہ ۵۷۵ھ تا ۶۲۲ھ
۳۵۔ الظاہر ابونصر محمد بن الناصر سنہ ۶۲۲ھ تا ۶۲۳ھ
۳۶۔ المستنصر ابوجعفر منصور بن الظاہر سنہ ۶۲۳ھ تا ۶۴۰ھ
۳۷۔ المستعصم ابومحمد عبداللہ بن المستنصر سنہ ۶۴۰ھ تا ۶۵۶ھ

خلفائے بنی عباس

- عباس
  - عبداللہ
    - علی
      - محمد
        - ابراہیم
        - ۱۔ السفاح
        - ۲۔ المنصور
          - ۳۔ المہدی
            - ۴۔ الہادی
            - ۵۔ الرشید
              - ۶ الامین
              - ۷ المامون
              - ۸۔ المعتصم
                - ۹ الواثق
                  - ۱۴ المہتدی
                - ۱۰ المتوکل
                  - ۱۱ المستنصر
                  - ۱۳ المعتز
                  - ۱۵ المعتمد
                  - ابواحمد طلحہ
                    - ۱۶ المعتضد
                      - ۱۷ المکتفی
                        - ۲۲ المستکفی
                      - ۱۸ المقتدر
                        - اسحق
                          - ۲۵ القادر
                            - ۲۶ القایم
                              - ۲۷ المقتدی
                                - ۲۸ المستظہر
                                  - ۲۹ المسترشد
                                    - ۳۰ الراشد
                                  - ۳۱ المقتفی
                                    - ۳۲ المستنجد
                                      - ۳۳ المستضی
                                        - ۳۴ الناصر
                                          - ۳۵ الظاہر
                                            - ۳۶ المستنصر
                                              - ۳۷ المستعصم
                        - ۲۰ الراضی
                        - ۲۱ المتقی
                        - ۲۲ المطیع
                          - ۲۴ الطایع
                      - ۱۹ القاہر
                - محمد
                  - ۱۲ المستعین

ملوک صفاریہ

۱۔ یعقوب بن لیث سنہ ۲۵۴ سنہ ۲۶۵ | ۲ عمر بن لیث سنہ ۲۶۵ سنہ ۲۸۷

۳ طاہر بن محمد بن عمر سنہ ۲۸۷ سنہ ۲۹۰

ملوک سامانیہ

۱۔ اسمٰعیل بن احمد	سنہ ۲۷۹	سنہ ۲۹۵
۲ احمد بن اسمٰعیل	سنہ ۲۹۵	سنہ ۳۰۱
۳ نصر بن احمد	سنہ ۳۰۱	سنہ ۳۳۱
۴ نوح بن نصر	سنہ ۳۳۱	سنہ ۳۴۳
۵ عبدالملک بن نوح	سنہ ۳۴۳	سنہ ۳۵۰
۶ منصور اول بن نوح اول	سنہ ۳۵۰	سنہ ۳۶۶
۷ نوح دوم بن منصور	سنہ ۳۶۶	سنہ ۳۸۷
۸ منصور دوم بن نوح دوم	سنہ ۳۸۷	سنہ ۳۸۹
۹ عبدالملک بن نوح دوم	سنہ ۳۸۹	سنہ ۳۹۰
۱۰ اسمٰعیل بن نوح دوم	سنہ ۳۹۰	سنہ ۳۹۳

ملوک سامانیہ

احمد

۱ اسمٰعیل

۲ احمد

۳ نصر

۴ نوح اول

۵ عبدالملک اول — ۶ منصور اول

۷ نوح دوم

۸ منصور دوم — ۹ عبدالملک دوم — المنتصر اسمٰعیل

ملوک غزنویہ

۱	محمود بن سبکتگین	سنہ ۳۸۷ھ – سنہ ۴۲۱ھ
۲	محمد بن محمود	سنہ ۴۲۱ھ
۳	مسعود اول نصر الدولہ بن محمود	سنہ ۴۲۱ھ – سنہ ۴۳۲ھ
۴	محمد بن محمود مکرر	سنہ ۴۳۲ھ – سنہ ۴۳۲ھ
۵	مودود بن مسعود	سنہ ۴۳۲ھ – سنہ ۴۴۱ھ
۶	مسعود ثانی بن مودود	سنہ ۴۴۱ھ
۷	علی بن بہاء الدولہ مسعود اول	سنہ ۴۴۱ھ
۸	عبد الرشید بن محمود	سنہ ۴۴۱ھ – سنہ ۴۴۴ھ
۹	فرخ زاد بن جمال الدولہ	سنہ ۴۴۴ھ – سنہ ۴۵۰ھ
۱۰	ابراہیم ظہیر الدولہ بن مسعود	سنہ ۴۵۰ھ – سنہ ۴۹۲ھ
۱۱	مسعود سوم بن ابراہیم	سنہ ۴۹۲ھ – سنہ ۵۰۸ھ
۱۲	شیرزاد بن مسعود	سنہ ۵۰۸ھ
۱۳	ارسلان شاہ بن سلطان الدولہ مسعود	سنہ ۵۰۹ھ – سنہ ۵۱۲ھ
۱۴	بہرام شاہ	سنہ ۵۱۲ھ – سنہ ۵۴۷ھ
۵	خسرو شاہ معز الدولہ	سنہ ۵۴۷ھ – سنہ ۵۵۵ھ

ملوک غزنویہ

سبکتگین

نصر — محمود — یوسف

محمد عماد الدولہ — مسعود اول — عبد الرشید

احمد

مودود — علی — فرخ زاد — ابراہیم

مسعود دوم — مسعود سوم

شیرزاد — ارسلان — بہرام شاہ

خسرو شاہ

ملوک دیالمہ

نمبر	نام	از	تا
۱	عماد الدولہ علی	سنہ ۳۲۲	سنہ ۳۳۸
۲	رکن الدولہ حسن	سنہ ۳۲۳	سنہ ۳۶۶
۳	معز الدولہ احمد	سنہ ۳۳۴	سنہ ۳۵۶
۴	عضد الدولہ ابو شجاع فناخسرو	سنہ ۳۳۸	سنہ ۳۷۲
۵	عز الدولہ علی	سنہ ۳۶۷	
۶	موید الدولہ	سنہ ۳۶۶	سنہ ۳۷۳
۷	عز الدولہ بختیار	سنہ ۳۵۶	سنہ ۳۶۷
۸	فخر الدولہ ابو الحسن علی	سنہ ۳۷۳	سنہ ۳۸۷
۹	مجد الدولہ ابو طالب رستم	سنہ ۳۸۷	سنہ ۴۲۰
۱۰	شرف الدولہ ابو الفوارس	سنہ ۳۷۲	سنہ ۳۷۹
۱۱	صمصام الدولہ ابو کالیجار مرزبان	سنہ ۳۷۲	سنہ ۳۸۸
۱۲	بہاء الدولہ ابو نصر خسرو	سنہ ۳۷۹	سنہ ۴۰۳
۱۳	سلطان الدولہ	سنہ ۴۰۳	سنہ ۴۱۵
۱۴	مشرف الدولہ	سنہ ۴۱۱	سنہ ۴۱۶
۱۵	عز الملوک ابو کالیجار مرزبان	سنہ ۴۱۵	سنہ ۴۴۰
۱۶	الملک الرحیم ابو نصر خسرو فیروز	سنہ ۴۴۰	سنہ ۴۴۸
۱۷	ابو منصور فولاد ستون	سنہ ۴۴۰	سنہ ۴۴۸
۱۸	ابو علی کیخسرو	سنہ ۴۴۸	سنہ ۴۸۷

ملوک دیالمہ

بویہ

۱۔ عماد الدولہ علی　　۲ رکن الدولہ حسن　　۳ معز الدولہ احمد

۷ عز الدولہ بختیار

۴ عضد الدولہ خسرو　　۵ عز الدولہ علی　　۶ موید الدولہ　　۸ فخر الدولہ علی

مجد الدولہ رستم　　شمس الدولہ محمد　　عز الدولہ

شرف الدولہ　　صمصام الدولہ　　بہاء الدولہ

جلال الدولہ　　مشرف الدولہ　　سلطان الدولہ

عز الملوک ابو کالیجار مرزبان

ابو نصر خسرو　　فولاد ستون　　ابو علی کیخسرو

ملوک سلجوقیہ

۱۔ رکن الدین ابو طالب طغرل بک ۴۲۹ھ – ۴۵۵ھ	۸۔ رکن الدین طغرل ۵۲۵ھ – ۵۲۹ھ
۲۔ عز الدین ابو شجاع الپ ارسلان ۴۵۵ھ – ۴۶۵ھ	۹۔ غیاث الدین ابو الفتح مسعود ۵۲۹ھ – ۵۴۷ھ
۳۔ معز الدین ابو الفتح ملک شاہ ۴۶۵ھ – ۴۸۵ھ	۱۰۔ مغیث الدین ابو الفتح ملک شاہ ۵۴۷ھ
۴۔ رکن الدین ابو المظفر برکیارق ۴۸۵ھ – ۴۹۸ھ	۱۱۔ غیاث الدین ابو شجاع محمد ۵۴۸ھ – ۵۵۵ھ
۵۔ غیاث الدین محمد ۴۹۸ھ – ۵۱۱ھ	۱۲۔ معز الدین ابو الحارث سلیمان شاہ ۵۵۵ھ
۶۔ معز الدین ابو الحرث سنجر ۵۱۱ھ – ۵۵۲ھ	۱۳۔ رکن الدین ارسلان بن محمد ۵۵۶ھ – ۵۷۳ھ
۷۔ مغیث الدین ابو القاسم محمود ۵۱۱ھ – ۵۲۵ھ	۱۴۔ مغیث الدین طغرل ۵۷۳ھ – ۵۹۰ھ

ملوک سلجوقیہ

سلجوق

میکائیل

طغرل — چغر

الپ ارسلان

ملک شاہ

برکیارق — سنجر

محمود — طغرل — مسعود

ملک شاہ — مسعود — محمد

سلیمان شاہ

ارسلان

طغرل

اتابکان سلغریہ

۱۔ مظفر الدین سنقر	سنہ ۵۴۳ھ سنہ ۵۵۶ھ	۶۔ مظفر الدین ابوبکر	سنہ ۶۲۳ھ سنہ ۶۵۸ھ
۲۔ مظفر الدین زنگی	سنہ ۵۵۶ھ سنہ ۵۷۱ھ	۷۔ مظفر الدین سعد	سنہ ۶۵۸ھ
۳۔ مظفر الدین تکلہ	سنہ ۵۷۱ھ سنہ ۵۹۱ھ	۸۔ مظفر الدین محمد	سنہ ۶۵۸ھ سنہ ۶۶۰ھ
۴۔ مظفر الدین طغرل	سنہ ۳ھ	۹۔ مظفر الدین	سنہ ۶۶۰ھ
۵۔ مظفر الدین سعد	سنہ ۵۹۱ھ سنہ ۶۲۳ھ	۱۰۔ مظفر الدین سلجوق شاہ	سنہ ۶۶۰ھ سنہ ۶۶۲ھ
		۱۱۔ مظفر الدین آبش	سنہ ۶۶۲ھ سنہ ۶۸۶ھ

اتابکان سلغریہ

مودود

۱۔ سنقر ۲۔ زنگی

۴۔ طغرل ۳۔ تکلہ ۵۔ سعد

۶۔ ابوبکر ۸۔ محمد سلغر

۷۔ سعد

۱۱۔ ابش خاتون ۱۰۔ سلجوق ۹۔ محمد

شاہان خوارزم شاہیہ

۱۔ خوارزم شاہ محمد	سنہ ۴۹۰ھ سنہ ۵۲۱ھ	۴۔ سلطان شاہ بن ارسلان	سنہ ۵۶۳ھ
۲۔ خوارزم شاہ اتسز	سنہ ۵۲۱ھ سنہ ۵۵۱ھ	۵۔ سلطان علاء الدین تکش	سنہ ۵۶۸ھ سنہ ۵۹۶ھ
۳۔ ارسلان بن اتسز	سنہ ۵۵۱ھ سنہ ۵۶۸ھ	۶۔ سلطان محمد بن تکش	سنہ ۵۹۶ھ سنہ ۶۱۷ھ

۷۔ سلطان جلال الدین بن محمد سنہ ۶۱۷ھ سنہ ۶۲۸ھ

شاہان خوارزم شاہ

نوشتگین

۱ محمد

۲ اتسز

۳ ارسلان ——— تکش

۴ سلطان شاہ

محمد

جلال الدین غیاث الدین

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد وثنا و آفرین بی منتها آفریدگاری را که بیک امر کن عالم ارواح و اشباح پیدا کرد
و اجرام فلکی و اجسام عنصری از عدم بفضای وجود آورد. صانعی که طباق افلاک برافراشت
و بساط خاک را باز هار و انوار بیاراست. قادری که از صخره صما گل رعنا بر ویانید و در تضاعیف
سحاب آتش و آب تعبیه گردانید. و بر صفحات لعاب صورت جانوران بنگاشت. و آدمی زاد
را بزیور عقل و زینت نطق اختصاص داد. تا بدان تاج کرامت و خلعت خلافت یافت.
و او را از نتایج الوان و موالید ارکان برگزید. و زمین و زمان را در ربقه تسخیر ایشان کشید.
و درود بی شمار بر پیغمبر محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم که جهانیان را از بادیه بطالت و ضلالت
برهانید. و بر آنانی که وی را پی کردند و ما را راه نمودند.

اما بعد چنین گوید امام معظم عالم و فاضل ناصر الحق و الدین ابوسعید عبدالله بن قاضی
القضات المغفور امام الدین ابوالقاسم عمر بن امام السعید فخر الدین ابی الحسن علی البیضاوی که
این مختصریست مشتمل بر ذکر مشاهیر انبیا و سلاطین عظام و ملوک کرام و شطری از احوال ایشان
بر وجه ایجاز چنانک خواننده ملول نباشد و انچه این علم را لابداست تمامت ایراد کرده آمد
و این را از تاریخهای معتبر فراهم آوردم و نظام التواریخ نام کردم و در ان سلسله حکام و ملوک
ایران زمین که طول آن از فرات ست تا بجیحون بلکه از دیار عرب تا حدود خجند چنانک یاد کرده اند
من الآن آدم علیه السلام الی یومنا هذا و هو الحادی و العشرون فی شهر الله الحرام المحرم سنه اربع

وسبعین وستمائه من الهجرة النبویه بر سبیل اتصال آوردم و آن را بر چهار قسم نهادم ۔ و بزبان فارسی ساختم تا فوائد آن عام تر باشد ۔ واللہ سبحانه هو الموفق والهادی ۔

و هذا فهرست الکتاب

قسم اوّل

دربیان احوال و شرح آثار انبیاء و اصفیا و اوصیاء و حکماء که از اوّل دور آدم تا آخر ایام نوحؑ بوده اند

عدد ایشان ده تن و مدت ایشان قریب دو هزار و پانصد سال

آدم صفی الله علیه السلام
شیث بن آدم
انوش بن شیث
قینان بن انوش
مهلائیل بن قینان
یرد بن مهلائیل
اخنوخ بن یرد و هو ادریس علیه السلام
متوشلخ بن اخنوخ
لمک بن متوشلخ
نوح بن لمک علیه السلام

آدم صفی الله علیه السلام

علماء تواریخ آورده اند که آدم و حوا علیهما السلام چون از عالم علوی بعالم سفلی نقل کردند و از بهشت باقی بدین جهان فانی پیوستند. و بزمین هند فرود آمدند و آنجا تکیه مقام ساختند و نهصد و چند سال زیستند و حوا هی نوبت که آبستن شدی پسری و دختری آوردی و ماده هر بطنی با نر بطن دیگر دادی پس خواست که توام قابیل در ربقهٔ نکاح هابیل آرد و قابیل با وی میل داشت و مانع گشت و او را هلاک کرد و هابیل بیست ساله بود و قابیل بیست و پنج ساله و سنت قتل در بنی آدم نهاد

وآدم علیہ السّلام بداغ فراق سوختہ شد و متحیر و مبتلا در جہان می گردید و بزبان سُریانی شعری میخواند
کہ ترجمہ آن اینست شعر

تغیّرت البلاد و من علیہا ۔۔۔ و وجہ الارض مُغبر قبیح
تغیّر کل ذی لون و طعم ۔۔۔ و قل بشاشتہ الوجہ الملیح

تا باری تعالیٰ شیث بوی واد بدان تسلّی گشت۔

چون سال وی از نہصد بگذشت یازدہ روز مریض شد پس بجوار حق پیوست وحوا بعد از
وی سالی دیگر بزیست و ہر دو را در زمین ہند دفن کردند، و گویند بکوہ ابو قُبیس و طائفی گویند کہ نوح
علیہ السّلام بوقت طوفان اجزاء ایشان برداشت با خود و بعد از زوال آن بزمین بیت المقدس
دفن کرد و قصہ آفرینش وی و سجدہ ملائکہ و وسوسہ ابلیس و اخراج ایشان از بہشت مشہور است
و در قرآن مجید مذکور، و آن از شرح مستغنی وہی خلیفۃ اللہ۔

شیث بن آدم

آدم چون اجلش در رسید، و خطاب ارجعی بگوش ہوش شنید، شیث را وصی کرد و دیگیان
را بطاعت و متابعت او فرمود، و باری تعالیٰ او را خلعت رسالت داد، و تاج نبوت بر تارک
میمونش نہاد، و مدت چہل و دو سال عالم را با نوار شرع و آثار عدل منور و مزین گردانید، و سالش
بہ نہصد و دوازدہ سال کشید، عمرش بفرجام رسید، و در جوار آدم نیز دفن کردند۔

انوش بن شیث

چون شیث آثار ضعف و انکسار در خود بدید، انوش را وصی گردانید، و ریاست
اولاد آدم باو داد، و زمام امور ریاست در قبضہ تصرف وی نہاد، و برعایت رعیت وصیت
فرمود پس قریب ششصد سال بدان قیام نمود آنگاہ عمرش بسری شد و گویند عمرش ہم نہصد بود۔

قینان بن انوش

بحکم وصیت برجای پدر بایستاد، و بمراسم پیشوائی و سرداری قیام نمود، و هیچ قدر از متابعت و اقتفار آثار آبار بزرگوار تجاوز و انحراف نکرد، و قریب نود و پنج ساله دران بسر برد، و در وقت وفات پسر بزرگ ترین را عقد وصایت و عهد ولایت استوار کرد، و درگذشت و گویند عمر او نهصد و ده سال بوده است۔

مهلائیل بن قینان

در زمان او بنی آدم بسیار شده بودند، و از انبوهی در زحمت بودند، بس مهلائیل ایشان را در اقطار زمین متفرق گردانید، و خود با ولاد شیث علیه السلام بزمین بابل آمد و شهر سوس ساخت و بابل نیز گویند که وی آباد کرده است، و پیش از وی شهر نساخته بودند، و ماوای بنی آدم در مغارها و بیشه‌ها بودند نهصد و بست و شش سال بزیست، و یرد را وصی کرد، و درگذشت و در بعضی تواریخ آورده اند که عمر او هشتصد و نود و پنج سال بود۔

یرد بن مهلائیل

بعد از پدر خلافت وی قیام نمود، او را فرزند بسیار بودند، و از ایشان یکی اخنوخ بود و مدت عمر او نهصد و شصت و دو سال بود و در آخر عمر اخنوخ را وصی کرد۔

اخنوخ بن یرد

چنین گویند که در ایام یرد بتها ساختند و به عبادت آن مشغول شدند، بس باری تعالی باخنوخ که او را ادریس گویند، وحی فرستاد، تا مردمان را دعوت کند و از بت پرستی باز دارد،

وچنین گویند که سنت جهاد وحی وی نهاد که با اولاد قابیل مقابله کرد و زنان و کودکان ایشان را برده آورد و استنباط خیاطت او کرده است، وچون سیصد وشصت پنج سال از عمر او بگذشت باری تعالی او را بآسمان برد، و آنجاست۔

متوشلخ بن اخنوخ

مرد موحد بود و بسیاری بواسطہ ارشاد او از بت پرستی تبرا نمودند۔

نوح بن لمک

چنین گویند ابن عباسؓ که چون عمر نوح به چهارصد وهشتاد سال رسید، او را وحی آمد و مدت صد وبیست سال دعوت خلق کرد، و درین مدت هشتاد تن بوی ایمان آوردند، پس باری تعالی طوفان فرستاد، او باین هشتاد تن در کشتی نشستند و خلاص یافتند، و بعد از طوفان سیصد سال دیگر بزیست، و ازین هشتاد تن سه تن پسر نوح بودند، سام و حام و یافث، سام پدر ایرانیان و اهل عجم، حام پدر هندیان و زنگیان و حبشیان و بربریان، و یافث پدر ترکان و باقی اولاد شیث علیہ السلام بودند، او را پسر دیگر بود یام نام او کافر بود، در طوفان هلاک شد، و چنین گویند که این جمعے که با نوح بودند ایشان نیز بعد از طوفان وفات یافتند و نوح با این سه پسر بماند و انتشار بنی آدم بعد از طوفان با این سه تن است و العلم عند اللہ۔

قسم دوم

در ذکر ملوک فارس و مشاهیر انبیاء و اکابر علماء که در ایام ایشان بوده اند

اتفاق ست که جمله ملوک فرس چهار طبقه اند، همه از یک اصل، و عدد ایشان با ضحاک علوانی و افراسیاب تورانی، هفتاد و یک تن و مدت ملک ایشان تا روزگار انطیخس رومی چهار هزار و صد و هشتاد و یک سال و چند ماه بود و طبقات ایشان این ست۔

طبقه اول۔ پیشدادیان با ضحاک و افراسیاب یازده تن مدت ملک ایشان دو هزار و پانصد و شصت و هشت سال۔

طبقه دوم۔ کیانیان عدد ایشان نه تن مدت ملک ایشان هفصد و سی و هشت سال

طبقه سیوم۔ اشغانیان عدد ایشان بیست تن مدت ملک ایشان چهار صد و بیست و سه سال۔

طبقه چهارم۔ ساسانیان عدد ایشان سی و یک بادشاه مدت ملک ایشان چهار صد و بیست و نه سال۔

طبقه اوّل - در ذکر پیشدادیان

(۱) کیومرث	چهل سال	(۲) هوشنگ	چهل سال
(۳) طهمورث	سی سال	(۴) جمشید	هفصد و شانزده سال
(۵) ضحاک	هزار سال	(۶) افریدون	پانصد سال
(۷) منوچهر	صد و بیست سال	(۸) نوذر پسر منوچهر	شست سال
(۹) افراسیاب	دوازده سال	(۱۰) زو بن طهماسب	سی سال
(۱۱) گرشاسب	بیست سال		

کیومرث

پادشاه اول ست، باتفاق ارباب تواریخ اول کسی که پادشاهی کرد و این پادشاهی بجهان آورد کیومرث بود و مغان گویند که او آدم است و دیگر مورخان ایشان را از اولاد شمارند، و امام جهان ابو حامد محمد الغزالی قدس الله روحه در کتاب نصایح الملوک آورده است که وی برادر شیث علیه السّلام است و جمعی دیگر گویند که اولاد نوح است علیه السّلام و این ظاهر تر ست از برای آنکه اتفاق است که ابراهیم خلیل علیه السّلام در زبان ضحاک علوانی بوده است، و از ایام ضحاک تا عهد کیومرث قریب هزار سال ست، و از دور ابراهیم خلیل تا زمان طوفان قریب هزار و چهار صد سال، و همچنین اتفاق کردند که موسیٰ علیه السّلام در ایام دولت منوچهر بوده است و از دور او تا زمان کیومرث بقول عجم قریب دو هزار و دویست سال است، و بقول علماء بنی اسرائیل از ایام موسیٰ تا وقت طوفان قریب این مقدار باشد دوم آنکه نسابهٔ عجم ضحاک را نسبت به عاد برند که پدر عرب بوده است

وهوشنگ از نبیرگان کیومرث که اصل عجم بوده است، و نسابه عرب نسبت او به ارم برند از اولاد سام
بن نوح که پدر عرب بود، برادر ارفخشد که پدر فرس بوده است، و توافق میان این هردو نقل آنست
که هوشنگ ارفخشد، و کیومرث حام بن یافث است، و این قول ضعیف است که یافث پدر ترک
است والعلم عندالله فی الجمله باجماع کیومرث اول پادشاهانست و گویند که ابتداء بنیاد کردن
شهر او کرد، و در جهان دو شهر بنیاد نهاد یکی اصطخر که بیشتر اوقات آنجا مقام ساختی، دوم شهر دماوند
که گاه گاه آنجا نیز بودی و او را پسری بود سیامک نام بر دست دیوان کشته شد، پس کیومرث لشکر
کرد و پسرزاده را هوشنگ با خود ببرد و دیوان را هلاک کرد و مدت هزار سال بزیست اما قریب
چهل سال پادشاهی کرد، و بعد از خود نبیره را هوشنگ بن سیامک ولی عهد کرد.

هوشنگ

پادشاهی بود با علم و داد و کتابی در حکمت عملی دارد و آن را جاویدان خرد گویند و شطری
از آن خواجه حسن بن سهیل وزیر مامون یافته و بزبان عربی آورده و شیخ ابوعلی مسکویه در کتاب
اداب العرب والفرس تضمین کرده و مطالع آن دلیلی ظاهر است بر حصافت نفس و کمال فضل
او، و عجم دعوی کنند که پیغامبر بوده و از غایت معدلتش "پیش داد" لقب کردند و مدت چهل سال
پادشاهی کرد و تاج بر سر نهاد و از سنگ آهن بیرون آورد، و از آن سلاح ساخت و در عمارت
اصطخر که دارالملک بود بیفزود، و دو شهر دیگر بنا کرد سوس و بابل و جمعی گویند که بابل ضحاک ساخته
است و در بعضی از تواریخ آورده اند که او طریق تجرد سپردی و همواره در کوهسار بعبادت مشغول
بودی جمعی از دیوان در حالت سجود سنگی بر سر وی زدند و ویرا هلاک کردند پس طهمورث مدتها تفحص
میکرد و نمی شکیبید، تا شبی در خواب از حال وی آگاهی یافت و روزگار آهنگ آن جمع کرد
و از ایشان کینه باز خواست و ایشان را هلاک کرد، و در مقام شهری بنا کرد و آن شهر
بلخ است.

طهمورث بن انوجهان

چون هوشنگ درگذشت نبیرهٔ وی طهمورث که ولیعهد وی بود بر جای وی بنشست
و برعایت خلائق و حمایت ولایت قیام نمود و طریق عدل و نصفت در پیش گرفت و مدت سی سال
پادشاهی کرد، و شهر نشاپور از فارس و کهندژ از مرو و در خطهٔ اصفهان شهر جی و ساروبه بنا کرد
و اندر زمان وی قحطی پیدا گشت و منعمان را فرمود که بطعام شبانگاه قناعت کنند و خورش بامداد
بدرویشان دهند و سنت روزه بنهاد و چنین گویند که وبائی عظیم ظاهر گشت و هر کرا عزیزی
می رفت صورتی می ساخت و بدعت بت پرستی از آن برخاست، و گویند نوشتن و خواندن
او بنیاد کرد، و در تاریخی چنان یافته شد که بعد از هوشنگ ششصد سال جهان را پادشاهی
و کدخدا نبود، تا او جمعی را تبع خود گردانید و پادشاهی بدست آورد.

جمشید بن انوجهان

طهمورث را فرزند نبود جمشید برادر وی بود و بروایت برادرزاده، و بغایت جمال
و فر و بها بود، و در علم و عقل مشار الیه علمای فرس بر وی جمع شدند، و او را بپیشوائی و ملک گردانیدند
و کمر طاعت او بستند پس او بتدبیر امور و ترتیب ادوات و آلات حرب و استنباط صنائع
مشغول شد و شهر اصطخر را که دار الملک بود بزرگتر گردانید، چنانکه طول آن از صحرای حد خضر که
بود تا آخر رامجرد بقدر دوازده فرسنگ در طول ده فرسنگ در عرض و بنائی عظیم در آن بساخت
و امروز طاق و ستونهای آن مانده و آن را چهل مناره خوانند و کس در جهان مثل آن عمارت
نشان نداده است و چون این عمارت تمام گشت جمله ملوک و اکابر اطراف بخواند و در آن
ساعت که آفتاب بنقطهٔ اعتدال ربیعی رسید در آن خانه بر تخت نشست و همگنان را بعدل
و شفقت وعده داد، و آن روز را "نوروز" نام کردند و مدت پادشاهی وی قریب بهفتصد سال

رسید و در طلب نعمت گرفت و سودای حماقت و تجبر بر وی غلبه کرد، و جهانیان را بعبادت خویش فرمود، و بتان بصورت خویش بساخت، و باقالیم فرستاد تا آن را می پرستند، پس باری تعالی شداد عاد را غلبه داد تا برادر زاده خود ضحاک بن علوان را بفرستاد، تا جمشید را قمع کرد، و پاره پاره کرد۔

حکایت عادیان، بدانکه ارم برادر ارفخشد را هفت پسر بود عاد و ثمود و صحار و طسم و جدیس و جاسم و بار، عاد به یمن شد و ثمود بمیان حجاز و شام مقام ساخت و طسم بعمان و بحرین فرود آمد و جدیس بزمین یمامه و صحار باراضی طی و جاسم بمیان حرم و بار بزمینی که بروی واخوانند و اولاد عاد بسیار شدند و مستولی گشتند و مهتر ایشان عملیق بن عاد بود چون وی درگذشت از پسران وی شداد و شدید پادشاه گشتند و بر جهانیان غلبه کردند و ضحاک را بزمین فارس و بابل فرستادند تا جمشید را قهر کند و آنجا نگه فرو گرفت و آغاز ستم و جور کردند پس باری تعالی هود بن خالد بن الخلود بن عوص بن عملیق پیغامبری فرستاد و عادیان را دعوت کرد و شداد بوی التفات نکرد تا بلای آسمانی بوی رسید و با دیگر معاندان به ریح العقیم هلاک شدند و مرثد بن شداد بنشست و هود علیه السلام بگروید و بادی در حضرموت می بود و از انجا درگذشتند۔

فریدون بن اثفیان

از اسباط جمشید بود و پدران او از ضحاک گریخته بودند و در میانه شبانان می بودند چنین گویند که چون قرب هزار سال ضحاک بادشاه ایران زمین بود و بهوان بر رعیت ستم میکرد و نیز در آخر الامر دو سلعه بشکل دو مار از دو شهار وی بر آمد و وجع آن بمغز سر آدمی ساکن میشد، و آن برای طلا آن خلقی بسیار بقتل آوردند، کاوه آهنگر از اصفهان بجهت آنکه دو پسر وی کشته بود خروج کرد، و پوست آهنگران بر سر چوب کرد، و ضحاک را دشنام داد، و خلقی بسیار

بروی جمع شدند، وروی بضحاک کردند، وضحاک از ایشان بگریخت، پس ایشان فریدون را طلب کردند و به پادشاهی نشاندند، وضحاک را باز دست آوردند، وقتل کردند، وآن چوب را بفال داشتند، ودرفش کاویان لقب کردند وفریدون آهنگر عاویان را امیر کرد و ایشان را متفرق گردانید، وبر مملکت ایشان مستولی گشتند، وعزم دیگر مواضع کرد و بیشتر معمورهٔ عالم بگشود وتمامت رعیت درظل رافت ومعدلت خویش بداشت، جمله ممالک به پسران سگانه قسمت کرد، روم ومغرب تا حدودچین بسلم داد وترکستان وچین بتور، وپارس وعراق و قهستان وخراسان با یرج داد سبب آنکه اورا دوست تر می داشت پس ایشان هردو متفق شدند وایرج را بکشتند، بعد از مدتی منوچهر که از نژاد وایرج بود با شارت فریدون برفت، وچون جدا از ایشان باز خواست، پس عمر فریدون سپری شد ومدت ملکش پانصد سال بود۔

منوچهر

جمعی گویند که دختر زادهٔ ایرج بوده است، وجمعی گویند پسر زاده۔ چون پسر فریدون درگذشت منوچهر بحکم ولی عهدی بپادشاهی بنشست۔ وبه هر اقلیمی پادشاهی وبه هر دهی دهقانی فرستاد۔ ونهر فرات را حفر کرد۔ وآب بعراق آورد۔ وبستانها ساخته وانواع اشجار ورياحين از بیشه‌ها وکوهها بدان نقل کرد۔ وبعمارت مشغول بود وایام دولتش بشصت سال رسید۔ ودرآن ایام افراسیاب از نسل تور بود آهنگ وی کرد با لشکر عظیم۔ منوچهر از وی بگریخت بطبرستان شد۔ وافراسیاب از پی نتوانست رفت پس صلح کردند۔ برآنکه ماوراء جیحون افراسیاب را باشد وترکستان وختن منوچهر را باز گشت۔

دهم در زمان وی باری تعالی شعیب را علیه السلام با ولاد مدین بن اسمعیل بن ابراهیم فرستاد وموسی وهرون علیهما السلام بفرعون، ونام این فرعون ولید بن مصعب

و از اولاد عادیان بود که شداد او را بجاکمی مصر فرستاده بود۔ و قصہ ایشان مشہور است۔
افراسیاب بعد از وفات منوچہر بفارس آمد و مدت دوازدہ سال بقتل و خرابی
مشغول شد۔

زاب بن طہماسب

از اسباط منوچہر بود۔ چون خروج کرد افراسیاب از و بگریخت و باز و رحد و د خود رفت
و اصلاح فساد و خرابی افراسیاب مشغول شد۔ و رود آب بعراق آورد کہ آن را زابین
گویند و سی سال بعدل و رای بسر برد پس مملکت برادرزاد او را داد۔

کرشاسف

برادرزادہ زاب بیست سال بادشاہی کرد۔ رستم دستان از نسل او بود۔ مادرش
از نسل بنیامین بن یعقوب ؑ با۔

طبقہ اول۔ در ذکرِ کیانیان

مدت ملک ایشان ہفت صد و سی و ہشت سال بود۔ و عدد ایشان نہ بادشاہ
و اسکندر رومی در آخر ایام ایشان بودہ است و مدت ملک او سیزدہ سال بودہ است۔

(۱) کیقباد	صد و بیست سال	(۲) کیکاؤس	صد و پنجاہ سال
(۳) کیخسرو	شصت سال	(۴) لہراسف	صد و بیست سال
(۵) گشتاسف	صد و بیست سال	(۶) بہمن	صد و دوازدہ سال
(۷) ہمای بنت بہمن	سی و نہ سال	(۸) دارا بن بہمن	دوازدہ سال

(۹) دارا بن دارا چهارده سال

کیقباد

او اول کیانیان ست۔ واز اسباط نوذر بن منوچهر بوده است ومدت صد وبیست سال بادشاهی کرد وهمواره برکنارهٔ جیحون بودی وباترک محاربت کردی واز پیغمبرانی که در زمان او بوده اند حزقیل والیاس والیسع وسموئیل علیهم السلام بوده اند۔

کیکاؤس

پسر زادهٔ کیقباد۔ در بلخ مقام داشت۔ مدت صد وپنجاه سال بادشاهی کرد۔ در کمال شجاعت یگانه بود۔ گویند پسر کیکاؤس ولی عهد او بود۔ ونام او سیاوش واز رستم دستان تربیت یافته بود۔ وزن کیکاؤس بروی عاشق شد۔ وپدر بروی متغیر شد۔ پس سیاوش پیش افراسیاب رفت ودختری وی را زن کرد وبرادر افراسیاب سعایت وی کرد۔ تا او را بقتل آوردند وزنش بعد از دو سه ماه پسری آورد ونامش کیخسرو کرد۔ او در ترکستان پرورش یافت۔ تا بحد بلوغ رسید۔ آنگاه گیو در از اصفهان برفت واو را با مادرش بفارس آورد۔ وچنین گویند که موی فروگذاشتن وجامه کبود پوشیدن مردان وزنان بتعزیت سیاوش در میان خلق باقی مانده است واز پیغمبران وحکیمان که در زمان وی بوده اند داود وسلیمان ولقمان علیهم السلام بوده اند، واز آثار وی آنست در صد در بابل بساخت واین ساعت آن را تل عقرقون گویند۔

کیخسرو

بن سیاوش۔ چون کیخسرو بدین جانب آمد کیکاؤس بغایت پیر بود وبادشاهی بوی

بازگذاشت - واو بر تخت بنشست وخطبه کرد - کیخسرو چون بپادشاهی بنشست همگنان را بعدل وعاطفت وعده داد - وعم خویش فریبرز وطوس را که از ابنا ملوک بود با لشکر تمام بجنگ افراسیاب فرستاد ویک نوبت دیگر خود برفت - وایشان از مقاومت عاجز آمدند پس رستم دستان را با جمعی دیگر بمعاونت ایشان فرستاد - ونیز گویند که کیخسرو ومیان ایشان محاربات عظیم رفت وباخر الامر شید پسر افراسیاب با لشکری تمامتر پیش خوارزم آمد وکیخسرو را بمبارزت خواند - کیخسرو با وی محاربت کرد - وباول ضربت شید را هلاک کرد - وآن حرب را خوارزم خواندند وآن زمین را بدان نام کردند - پس افراسیاب بگریخت وبآذربایجان رفت وآنجا بگه گرفتار شد - وکیخسرو او را بقتل آورد - ودل از کینه صافی کرد - پس چون ایام دولتش بشصت سال رسید لهراسب را وصی وولی عهد کرد - وخود کرانه گرفت وناپیدا گشت - بوجه که کس ندانست او متابع سلیمان علیه السّلام بود - وبدین وی بود - واز غایت خداپرستی بکوه بعبادت رفت ودر رمه بمرد - وجمعی گویند که سلیمان علیه السّلام آهنگ وی کرد - واو از اضطر بگریخت وببلخ رفت وآنجا هلاک شد واز مشاهیر حکما که در مصر وی بوده اند فیثاغورث بوده است تلمید داؤد نبی ولقمان حکیم بود است -

لهراسب

نبیرهٔ برادر کیکاؤس است، ومقام او بیشتر ببلخ بودی، وهموار بتسخیر ملوک وممالک مشغول بودی، تا بیشتر ممالک بکشود وایام بادشاهی وی بصد وبیست سال رسید، وضعف پیری بروی اثر کرد پس پسر خویش را قائم مقام خویش گردانید، واز مشاهیر انبیا که در عهد وی بوده اند عزیز وارمیا ودانیال علیهم السّلام رحبعم بن سلیمان بن داؤد نبیّ بخت نصر بن کیولی را بمحاربت رحبعم بن سلیمان رفت وبیت المقدس را دو نوبت با زمین راست کرد، کاشته وی بود بزمین بابل گویند بخت النصر دانیال نبی را اسیر کرد وبعد ازان او را رها کرد، وبنی اسرائیل باز به بیت المقدس

فرستاد، ایشان بیت المقدس را باز عمارت کردند، ولشکر کشیدند بحرب بخت نصر بطرف
خراسان گریخت وبقلعه سوس متحصن شد، ودانیال عقب او رفت ودر انجا دانیال را اجل
فرا رسیده مدفن او اکنون آنجاست والعلم عند الله۔

گشتاسب بن لہراسب

در زمان وی زردشت بدین مجوسی دعوت کرد، ومردمان را از دین صابیان
باز داشت، ودر کوه نخشب از اصطخر مقام ساخت، ودرین کوه وحوالی آن صورتها ودخمها
باشد، ومدفن ملوک عجم بیشتر آنجا بگاه است، وگورهای ملوک عجم که پیش از اسلام بوده اند برگونه
باشد، بعضی در غارها ودخمها که در کوهها ساخته اند وچند در ما بین کوه نهاده اند، وسنگ
بسیار بر سر آن ریخته اند، چنانکه یکی گشته، وبعضی دیگر در خمها نهاده وخم در زیر زمین تعبیه کردند،
پس گشتاسب بدو بگروید وباصطخر آمد، وبر آن کوه نشست، وبژند خواندن مشغول گشت
وآتشکدها ساختن فرمود، لہراسب پدرش سخت پیر بود ودر بلخ بود که ارجاسب ملک ترک
خراسان را خالی یافت آهنگ بلخ کرد ولہراسب را بکشت ودختران گشتاسب ببرد، گشتاسب
ازین حال خبردار شد، پسر خویش اسفندیار را بفرستاد وبا ارجاسب ملک ترک جنگ کرد، واو
را بکشت وبسی از ترکستان خراب کرد وخواهران را باز ستد، وپادشاهی باولاد غریزت بن پشنگ
برادر افراسیاب داد که از پیغمبرانش شمرده اند وخیروی در ترک پیغمبر نبرده، ودر دست ایشان
بماند تا زمان اسکندر، وگشتاسب چون اسفندیار، بجنگ سیفرستاد واز قلعه اصطخر فرستاد
وبا او گفت البته ای پسر می باید که چون پدرم لہراسب باز خواهی وباز نگردی تا درس
کادیان که آنرا عزیز سید اشتند باز ستانی اسفندیار رهپیمان کرد وخواست وغارت بسیار
آورد وچون بازگشت از پدر پادشاهی خواست وپدرش اجابت نکرد واو را بجنگها
سیفرستاد ومظفر ومنصور باز می آمد ودر آخر کار که وعده، پادشاهی از حد گذشت گفت یک حرب

دیگر مانده است اگر از اتمام کنی بادشاهی بتو سپارم، او را جنگ رستم دستان فرستاد و اسفندیار از وی بسی مردانه تر بود، اما بحیل او را بگشت گشتاسپ از فرستادن پشیمان گشت و ولی عهد به پسر اسفندیار بهمن داد، و از آثار گشتاسب بیضا ست و از حکما که در روزگار وی بوده اند سقراط عابد تلمیذ فیثاغورث و جاماسب که در علم نجوم بی نظیر بوده و مدفن وی در شهر خضر است از فارس و از حوادث زمان وی آن بود که تبع ملک یمن کنعان بدست فرو گرفت و مستولی گشت۔

بهمن بن اسفندیار

چون بتخت نشست بکینه پدر لشکر فرستاد، و زاولستان خراب کرد، و برادر رستم را بکشت، رستم نمانده بود، و بلیشصر بن بخت النصر از بابل معزول کرد و کیرش که از اسباط لهراسپ بود و مادرش دختری از انبیای بنی اسرائیل بود بعوض وی فرستاد و بفرمود تا بنی اسرائیل جمله را به بیت المقدس فرستد و کسی که ایشان خواهند بر سر ایشان گمارد کیرش ایشان را جمع کرد و دانیال پیغامبر علیه السلام را باتفاق ایشان ریاست بنی اسرائیل کرد، و ملک شام بوی داد، و ایشان را با مقام خویش گسیل کرد، و بیت المقدس را عمارت فرمود، و مادر بهمن از اولاد طالوت بود، و زنش از نژاد رحبعم بن سلیمان علیه السلام واو را دو پسر بود ساسان و دارا و سه دختر خمانی و فرنگیس و بهمن دخت، ساسان زهد و عبادت اختیار کرد، و از خلق کرانه شد، و دارا خورد بود و بهمن خمانی را ولی عهد کرد، و بعضی گویند که بهمن رنجور شد، و خمانی که او را چهار نام بود از پدرش آبستن بود و دارا بدین مجوس، تاج بر شکم وی نهاد، ساسان از آن کوفته شد و زهد بیش گرفت، و ملوک و اکابر چون تاج بر شکم زن دیدند بیعت کردند، و از آثار بهمن در فارس بند گوار ست که برود سیگان بسته و منبع این رود از دهنیت از کوهستان گنجوسه، و امیر سعید مقرب الدین بر آن رباطی ساخته بر راه بغداد ست و صحرای زربان وقف کرده و شهر قسار، جهرم و برشکان و مدت ملک از صد و دوازده سال بود و از اکابر علما و سلاطین و حکما

که در عصر وی بوده اند دیمقراطیس حکیم و بقراط طبیب و ارسطاطالیس۔

خمانی بنت بهمن

زنی با خود بوده است و سیرتی و رائی پسندیده داشته شده است و مدت سی سال بادشاهی کرد و باخر الامر ملک بدارا تفویض کرد، و بعضی گویند چهل منارا و خانه عظیم، که در وسط اصطخر بوده است، و مسلمانان آنرا این ساعت مسجد ساخته اند، و این مسجد خراب شده است واللہ اعلم۔

دارا ابن بهمن

بادشاہی بود باعدل و رائی، و بیشتر ملوک آفاق و یرا مطاع و منقاد بوده اند، و وزیری باعقل و رای داشت رستین نام، و بیشتر مقام دارا پارس بوده شہر دارا جرد و کوره که بدان منسوب است وی ساخته و مدت ملک او دوازده سال بود و از حکمار عصر وی افلاطون تلمیذ سقراط عابد بوده است

دارا ابن دارا

و جمعی او را اردشیر میگویند چون پدرش در گذشت و ملک بروی مقرر گشت، رستین وزیر متغیر شد، چون رستین آگاه شد، وکس فرستاد نزد اسکندر رومی تا بروی عاصی شد، و خراجی که پدر را اسکندر رمی فرستاد، باز گرفت و ہر سال چون خراج می فرستاد در میان تحف بیضۂ زرین می نهاد چون یک سال نفرستاد دارا کس فرستاد که پدر تو باجی فرستادند چرا تو نمی فرستی، او جواب فرستاد که آن مرغ که خاید زرین می نهاد بمرد یعنی پدرش و اکنون میان ما جراست، و حرب ساخت، و دو مرد ہمدانی، از لشکر دارا فریب قبول کردند، ایشان دارا را زخم زدند و در لشکر اسکندر رگریختند اسکندر دران حال بیاید، و سروی بر زانو نهاد، و سوگند خورد که من نفرموده م

وقصد تو نکرد هم دارا از وی التماس کرد تا کشتگان وی بکشند و دختر او زن کند و بر اولاد ملوک فرس بیگانه نگمارد و اسکندر از وی پذیرفت و بدان وفا کرد و ازین جهت ملوک طوایف بگماشت که فحواست که مخالفت عهد کرده از اقارب دارا کسی قائم مقام او داشتن مبادا مستولی شود و از وی یا از اولاد وی کینه خواهد و نیز گویند که ارسطاطالیس تلمیذ افلاطون او را بدین امر اشارت کرد۔

اسکندر الملقب بذی القرنین

این اسکندر پسر فیلقوس الیونانی بوده نبیره عیص بن اسحاق النبی علیه السّلام و جمعی گویند که دارا بن بهمن دختر فیلقوس خواست چون بوی رسید از بوی وی نفور گشت و او را باز پیش پدر فرستاد و با سکندر از وی آبستن بود سی و شش سال بزیست و سیزده سال در جمله جهان بگردید و تمامت معموره زمین در تحت امور خود آورد چند شهر بنا کرد و از آن جمله آن شهرستان مرو و هراة و اصفهان و اسکندریه و سد یاجوج و ماجوج گویند این اسکندر غیر از ذو القرنین بوده است و بوقت مراجعت در شهر روز و جمعی گویند که در بابل از دنیا رحلت کرد و بجوار حق رسید و ملک بر پسرش عرض کردند و قبول نکرد و بعلم و عبادت مشغول گشت پس بطلمیوس بجای اسکندر داشتند و العلم عند الله۔

طبقه سیوم اشکانیان و ملوک طوایف

اسکندر چون فارس بگشود ابنا ملوک جمع کرد و محبوس گردانید و نامه بارسطاطالیس نوشت که این فتح که مرا افتاد از تائید آسمانی و توفیق ربانی بود و آن ملوک زادگان مردانی با فرو بها اند و از گذاشتن ایشان می اندیشم ارسطاطالیس جواب کرد که بمجرد استشعار ایشان را نشاید کشتن و بی جنایتی خون نشاید ریختن شرعاً و عقلاً و اگر تو ایشان را هلاک کنی باری تعالی کسانی دیگر بگمارد تا تلافی از خاندان تو بکنند بس صواب آنست که هر یکی را بر صوبی گماری تا پیوسته با یکدیگر

مشغول باشند، اسکندر همچنین کرد و ممالک ایران بر ایشان قسمت کرد و فارس که دار الممالک اصلی بوده است وزمین عراق وجزیره که متاخر ممالک رومیان بوده است با نیطخس رومی داد، وقریب چهار سال باوی بماند پس اشک بن دارا خروج کرد و انطیخس را هلاک کرد و متصرفات وی بدست فرو گرفت وبا دیگر ملوک طوایف بساخت وباتفاق ایشان ممالک ایران از رومیان خالی کرد، وایشان او را با خویشاوندان وخاندان او را بپیوسته موجب ومعظم داشتند وجمعی گویند اشک دختر دارا خروج کرد، وچون وی درگذشت اشک خال وی بود، واز نسل برادر کیخسرو او قائم مقام وی گشت، ومدت ملک اشغانیان ودیگر ملوک طوایف قریب دویست وپنجاه سال بود وجمعی گویند چهارصد وسی سال وبیشتر مورخان ذکر ایشان بتفصیل بدین طریق بیاورده اند اما اشغانیان چون تختگاه داشته اند وممالک ایشان فسیح تر بوده است وبر دیگران مقدم بوده اند اسمار ایشان مفصل بازگشم واز انبیاء بزرگ که در زمان وی بوده جرجیس بوده است در جزیره، ذکریا علیه السلام وعیسی ویحیی در شام، واز حوادث واقعه اصحاب الکهف ودیس درا مین از ملوک طوایف بوده اند بجانب خراسان، وعدد ایشان وزمان ملکت ایشان بدین موجب بوده۔

(۱) **اشکان بن دارا۔** اول اشغانیان بوده وجمله ایشان بوی نسبت کنند ومدت ملک او ده سال۔

(۲) **اشک بن اشکان۔** شصت سال بادشاهی کرد وعیسی علیه السلام در زمان وی مبعوث گشت۔

(۳) **بهرام بن شاپور۔** یازده سال بادشاهی کرد۔

(۴) **بلاس بن بهرام۔** او هم یازده سال بادشاهی کرد۔

(۵) **هرمز بن بلاس۔** چهل سال بادشاهی کرد۔

(۶) **بهروز بن هرمز۔** هفده سال۔

(۷) بلاس بن فیروز۔ دوازده سال۔

(۸) خسرو بن بلاس۔ پسر عم فیروز چهل سال بادشاهی کرد۔

(۹) خسرو بن بلاس بن فیروز۔ بیست و چهار سال۔

(۱۰) اردوان بن بلاسان۔ سیزده سال۔

(۱۱) اردوان بن اشغان۔ ابن عم اشک بیست و سه سال۔

(۱۲) خسرو بن اشغان۔ یازده سال۔

(۱۳) بلاس بن اشغان۔ دوازده سال۔

(۱۴) گودرز بن اشغان۔ سی سال بادشاهی کرد و این جودرز بود که بشام رفت بسبب کشتن یحیی بن ذکریا جهود و جهودان را جمع کرد، و ذلیل گردانید و ایشان را برده کرد۔

(۱۵) بیژن بن جودرز۔ بیست سال بادشاهی کرد۔

(۱۶) جودرز بن بیژن۔ یازده سال۔

(۱۷) اردوان۔ سی و یک سال بادشاهی کرد و این اردوان آخر اشغانیان است که اردشیر بابکان بر وی خروج کرد و ویرا هلاک کرد۔

طبقهٔ چهارم۔ ساسانیان

مدت ملک ایشان چهار صد و سی سال عدد ایشان سی و یک نفر۔

(۱) اردشیر بابک چهارده سال و دو ماه (۲) شاپور اردشیر سی و یکسال و نیم

(۳) هرمز بن شاپور دو سال (۴) بهرام بن هرمز سه سال و سه ماه

(۵) بهرام بن بهرام هفده سال (۶) بهرام بن بهرام بن بهرام سیزده سال

(۷) نرسی بن بهرام بن هرمز هفت سال و نیم (۸) هرمز بن نرسی بن بهرام هشت سال و نیم

(۹) شابور بن هرمز هفتاد و دو سال (۱۰) اردشیر بن هرمز چهار سال
(۱۱) شابور بن شابور بن هرمز پنج سال (۱۲) بهرام بن شابور بن هرمز یازده سال
(۱۳) یزدجرد بن بهرام بیست و یکسال و پنج ماه (۱۴) بهرام گور بن یزدجرد بیست و سه سال
(۱۵) یزدجرد بن بهرام گور هجده سال و پنج ماه (۱۶) فیروز بن یزدجرد چهار سال
(۱۷) بلاس بن فیروز چهار سال (۱۸) قباد بن فیروز چهل و سه سال
(۱۹) جاماست بن فیروز سه سال (۲۰) کسری نوشیروان بن قباد چهل و هفت سال
(۲۱) هرمز بن کسری نوشیروان یازده سال و چهار ماه (۲۲) پرویز بن هرمز سی و هشت سال
(۲۳) شیرویه بن پرویز هشت ماه (۲۴) اردشیر بن شیرویه یک سال و شش ماه
(۲۵) کسری بن ارسلان یک سال و پنج ماه (۲۶) کسری بن قباد بن هرمز سه سال
(۲۷) پوران دخت کسری بنت پرویز یک سال و چهار ماه (۲۸) پرویز بن بهرام شش ماه
(۲۹) آزرمی دخت بنت پرویز چهار ماه (۳۰) فرخ زاد پرویز شش ماه
(۳۱) یزدجرد بن شهریار بیست سال آخر ملوک فرس است۔

آمدیم با سر حدیث ایشان چگونه بوده اند

اردشیر بابکان

نبیرهٔ ساسان بن بهمن است در روزگار اردوان خروج کرد، و اصطخر فرو گرفت بسبب آنکه پدر مادرش بابک آنجایگه حاکم بود، و گردان که پیوسته لشکر فرس ایشان بوده اند باوی متفق شدند بجهت آنکه ساسان در میان ایشان بود، و نیز از ظلم ملوک طوایف تباه شده بودند و اردوان را بکشتند، و دیگر ملوک را قمع و قهر کردند، و چنین گویند که از ملوک چهارگانه که جمله جهان را در تحت حکم خود آورده اند یکی اردشیر بود و در عدل و سیاست قاعده نهاد که پیش از وی ننهاده بودند و او را وصایا و عهود است بغایت خوب و از آثار وی کوزهٔ اردشیر است از

پارس و اصل ان کوزه فیروزآباد است که بقدیم انرا جور گویند، و بعد از اردشیر خراب گشت و شاه فیروز آن را عمارت کرد، و فیروزآباد نام کرد، و شهری قدیم است و در میان اخره افتاده است و آنرا سوری محکم بوده چون اسکندر بانجا رسید عاجز شد از گرفتن آن، پس رودی که از بالای آن می آید و بر سر کوه میرود و در آنجایگه انداخت و خراب کرد، و از آن آب بتوام آنجایگه میرفت و منفذی نمی یافت و جمع میگشت تا همچون دریا گشت اردشیر مهندسان بفرمود تا سبب آن طلب کردند و کوه ببریدند و از ان خالی کردند، و شهر مدور بنیاد نهادند، و در آنجایگه عمارتها غریب و بناهای عالی ساختند و آن هنوز مانده است، و شهر یزد شیر که آنرا کواشیر گویند و از کرمان، و اهواز از خوزستان و جزیره از موصل از بنای اوست و خضر رود مهرقان هم وی کرده و مدت سی سال رایت بادشاهی برافراخت حکم او در اکثر ربع مسکون نفاذ یافت.

شابور بن اردشیر

بادشاهی بود با عدل و سخاوت و رای و شجاعت مدت سی و یک سال و چند ماه بادشاهی کرده و در جهان بسیار عمارت کرد، و از جمله شهر نشاپور که طهمورث بنا کرده و اسکندر آن را خراب کرده بود آبادان گردانید و در صوب آن غاری هست و صورت شابور از سنگ تراشیده، چنانکه بشکل ستونی در میان غار ایستاده است و بر سه شعب صورتی چند کرده اند، و در میان شهر ایستاده ساخته اند و بلاد شاپور را از جبل جیلوی از اعمال فارس، و جند شابور از خوزستان و شارداوان شاپور از ارمینان از آثار اوست.

هرمز بن شابور

مردی بود با جمال و قوت و بها علم و داد مدت دو سال بادشاهی کرد رامهر از خوزستان و دستکره که در میان بغداد و خوزستان بوده است وی بنا کرده است.

بهرام بن هرمز

چون بهرام پادشاه گشت شیعه مانی کرم واشت و از خوزستان نزدیک کرد تا مانی بروی آمد وواثق شد واتباع او را جمله باز دست آورد و آنگاه علماء را حاضر کرد تا با وی بحث کردند و ملزمش گردانیدند، و کفر وی مبین گشت، و توبه بر وی و امتش عرضه کردند، و قبول نکردند، پس بفرمود تا پوستش بیرون کردند و بکاه آگندند و پوست را بیاویختند و نائیبان آن را هلاک کردند، و از ایشان هرکه دعوی کرده بود بفرمود تا در زندان محبوس داشتند و مذهب وی جملگی از آن طرف کشته شد و چنین گویند که اثر آن در صین مانده است و مدت ملک او سه سال و سه ماه بود۔

بهرام بن بهرام

مردی بغایت نیکو سیرت بوده است و از آثار وی چیزی مشهور نیست و مدت پادشاهی وی هفده سال بوده است و مقام بجندشاپور داشت۔

بهرام بن بهرام

واو را انشکان شاه گویند سبب آنکه در زمان پدر پادشاه سجستان بوده، و مدت ملک او سیزده سال و نیم بوده است و درین مدت بجندشاپور بوده است۔

نرسی بن بهرام

سیری نیکو داشت و هم بر جای پدر مقام داشت و مدت ملک وی هفت سال و نیم بود۔

هرمز بن نرسی

مردی بود بدخلق ذلک عدل داشت و مقام او نیز بجند شابور بود و مدت ملک وی
هفت سال و پنج ماه۔

شابور بن هرمز المعروف بذی الاکتاف

هرمز چون وفات یافت فرزندی نداشت اما زنش آبستن بود پس امرا و اکابر و موبدان
جمع شدند و تاج از بالا سر آن زن بیاویختند و مطاوع وی گشتند تا آن زمان که شاپور در
وجود آمد و بزرگ شد پس وزرا بخدمتش شدند و خطوطی که از حدود ممالک آورده بودند بشکایت
از تغلب و تعدی عرب و غیرہم عرضه داشته شابور خود با لشکری عظیم آهنگ عرب کرد و خلقی تمام
از ایشان هلاک کرد
و بیشتر چاههای ایشان انباشته کرده آواره گردانید و چهار قوم از ایشان که امان خواستند
آهنگ بجانبی فرستاد، بنی تغلب بجانب بحرین فرستاد بنی قیس و بنی تمیم بهجر و یمامه و بنی
بکر بن وایل به عمان و حدود کرمان و بنی حنظله بجانب اهواز و بصره و بعد از آن آهنگ روم
کرد و قسطنطین یونانی ملک روم را ضعیف کرد و خراج از وی بستد و باز گشت و مداین ساخت
و ایوان بنا کرد و دار الملک بساخت و از آثار او فیروز شابور ست که آنرا انبار گویند و طیسفون
از حد ود بغداد و شادروان و سوس و نیشابور از خراسان و چند شهر از سجستان و چند شهر دیگر
در هند بساخت و مدت ملک او هفتاد و دو سال بود۔

شابور بن شابور

مردی شفق بود نیکو خلق و مدت پنج سال و پنج ماه بادشاهی کرد پس روزی در زیر خیمه
ادیم نشسته بود و بادی برآمد گردهی گویند که طناب گسسته شد و خیمه بروی آمد و درگذشت۔

بهرام بن شاپور بن شاپور

واو را کرمانشاه گویند سبب آنکه در زمان پدر و برادر ملک کرمان بود و همواره بخود مشغول بود و بتدبیر ملک نپرداختی و مدت ملک او یازده سال بود۔

یزدجرد اثیم بن بهرام

مردی بوده است بداندیش و دانشمندان را ترحیب نکردی و اکابر را خوار داشتی و باد فی بهانه استیصال مردم بردی، و بیست و یک سال بادشاهی کرد پس روزی اسبی بغایت نیکو بیامد، و نزدیک قصروی ایستاد، و مردمان سعی کردند، تا آن اسب بیگیرند و میسر نشد یزدجرد از غایت حرص خود بیرون آمد و نزدیک اسب رفت اسب بایستاد و یزدجرد او را بگرفت و زین بخواست و بدست خود بدان نهاد چون خواست که پاردم راست کند جفته بسینهء وی زد، و در حال او را ہلاک کرد، و ناپدید گشت، لاشک عاقبت ظالمان چنین باشد۔

بهرام بن یزدجرد الملقب بگور

یزدجرد وی را به نعمان بن منذر لخمی سپرد تا او را تربیت کند و چون یزدجرد نماند مردم از وی بستوه آمده بودند و گفتند پسر او در میان عرب پرورش یافته است و آداب فرس نداند پس کسرئ نامی را هم از اولاد اردشیر به بادشاهی نشاندند، بهرام نعمان منذر را با لشکر بفرستاد بطلب ملک، چون کسری از فرس است بغایت ترسیدند و کشتن کردند، بزرگان فرس رسولی به منذر فرستادند تا پسر را باز گرداند منذر گفت من محکوم و حاکم آنست که بهرام فرماید، رسول به بهرام رفت و با وی بگفت بهرام جواب داد که ملک حق منست و لابد طلب آن خواهم کرد رسول گفت صواب آنست که بهرام بسرحد آید تا بزرگان عجم او را ببینند بهرام و منذر با سی هزار سوار بسرحد آمدند و امرا و معارف به بهرام آمدند و او را خدمت کردند و از پدرش شکایت کردند، و ستمهای وی برشمردند

وگفتند تا بدین سبب نظر در دیگری زدیم بهرام ایشان را مصدق داشت و بعدل و شفقت وعنایت
و رعایت وعده داد، بزرگان او را دعا گفتند، و بیرون آمدند، و دو گروه گشتند و میان ایشان
منازعت ظاهر گشت، بهرام گفت ملک میراث منست و امروز دیگری دارد من و وی بیکدیگر را
کنید هر که چیره آید ملک ویرا بود یا تاج میان دو شیر گرسنه بنهند هر آنکس که بردارد ملک ویرا باشد
مردم دانستند که کسری نه مرد جنگ و نبرد نیست و بدوم راضی گشتند و کسری و بهرام حاضر شدند
و تاج میانه دو شیر نهادند کسری گفت تو بدعوی آمده بیشتر رو بهرام پیش خرامید شیر و و پیه در روی
نهاد او بر پشت شیر نشست و با وی در میان شیر بیفشرد و بگرزی که داشت سرش بکوفت و هلاک
کرد پس هر ان شیر دیگر حمله کرد و یک ضرب بوی زد و پایش گرفت و بر سر آن دیگر میزد تا هلاک
گشت کسری چون بدید بر پای او بوسه داد و از وی عذر خواست و همگنان بخدمت وی کمر بستند
و بادشاهی بر وی مقرر گردانیدند، و بعد مدتی خاقان با دویست و پنجاه هزار مرد از جیحون بگذشت
و پارسیان بغایت خوفناک شدند و هرچند که بهرام را میگفتند التفات نمی کرد و عشوه میداد و پس
هفت صد کس از اقارب خود و سیصد مرد از سپهبدان با تمامت هزار مرد مبارز برگزید
و برادرش نرسی را نیابت داد و گفت من با این جماعت باذربایجان خواهم رفت تا آتشگاه را
زیارت کنم و از انجایگه بشهر ارمینیه بشکار روم چون بازگردم تدبیر کار خاقان کنم و بزرگان فرس نجا قان
نامه کردند، که بهرام بگریخت، و با محکومیم باید که بسکون می آیی تا مردم از تو بترسند، خاقان خرم
و فارغ گشت و با اهنی تمام می آید، بهرام برفت و زیارت آتشخانه بکرد و و دو روزه براه ارمینیه
رفت پس راه بگردانید بسوی خوارزم چون بجوانی آنجایگه رسید جامه ترکان بپوشید و بتعجیل تمام
بتاخت چون بیک منزلی خاقان رسید فرود آمد و جاسوس بفرستاد و از حال و جای خاقان
تفحص کرد پس در شبانه بر سر وی شبخون کرد و خود با دویست مرد بر سر خاقان رفت و از هر جانب
دویست مرد بداشت تا چون خاقان از لشکر بر آید نام بهرام یاد کنند و طبل باز زنند و هر کس
که بر ایشان گذرد بکشند و او با آن جماعت خواص بر آمدند و بر در خیمه خاقان رفتند و جامیانرا

بکشتند و اندر خیمه رفتند و خاقان را مست خفته بر سر تخت یافتند سرش بریدند و خلقی بسیار بکشتند و بعضی را اسیر کردند و باقی بگریختند چون روز بر آمد لشکرگاه از اتراک خالی دید و غنیمت فراوان یافت در حال بشارتها باطراف فرستاد و خود آهنگ هند کرد، ملک هند چون از آمدن وی آگاه شد رسول فرستاد و باوی صلح کرد و دختر بزنی بهرام داد و دبیل و مکران بوی تسلیم کرد، بعد از ان قصد جانب یمن و حبشه کرد، و نرسی را بروم فرستاد و هر دو برادر مظفر باز گشتند پس روی بنخچیر نهاد و در زمینی شوره افتاد، و اسپ دران براند، فرو رفت و ناپدید شد و مدت ملک وی بیست و سه سال بود۔

یزدجرد بن بهرام

بادشاهی عادل نیکو سیرت بود و از غایت لطف و حلم که داشت او را یزدجرد نرم خواندندی و مدت ملک او هژده سال و پنج ماه بود۔

هرمز بن یزدجرد

پسر کوچکتر یزدجرد بود، بر برادر بزرگتر غلبه کرد، و ملک بقهر فرو گرفت برادرش به ملک هیاطله التجا کرد و بمدد وی بعد از مدت اندک بادشاهی باز شد و هرمز را اسیر کرد۔

پیروز بن یزدجرد

مردی خیر و دین دار بود، و در اول بادشاهی او قحط عظیم ظاهر گشت و مدت هفت سال خراج از خلق بینداخت، و بسیار مال از خزینه بهر کس داد، و از آثار وی فیروز رام ست از اعمال وی دوش فیروز از جرجان، و رام فیروز از بلاد هند و شهر نو اصفهان و شاد فیروز از آذربایجان و دیواری پنجاه فرسنگ میان ایران و توازن و کام فیروز از اعمال فارس،

و مدت ملک وی بیست و شش سال بود و سبب هلاک او آن بود که در زمین ترک از دنباله ایشان میرفت و ملک ترک در راه وی خندقی ساخته بود و پنهان کرده او در آن افتاده و هلاک شد و نیز گویند بهرام میان ایران و توران مناره ساخت و حد ترک پدید کرد تا هیچ مداخلت با یکدیگر نکنند و فیروز بفرمود و بیدان بیاوردند و گرد او ها ساخت و بینداخت سبب جنگ از این افتاد

بلاس بن فیروز

چون به بادشاهی بنشست برادرش قباد گریخت و بترکستان رفت و از خاقان مدد خواست، خاقان وی را مدد داد، و با وی لشکر گران فرستاد چون بنشاپور رسید خبر مرگ برادرش بشنید و لشکر باز گردانید و بیامد و بپادشاهی نشست۔

قباد بن فیروز

در زمان وی مزدک ظاهر گشت و اباحت پدید آورد و آنرا مذهب عدل نام کرد و عبادت از خلق برداشت، و مردمان را رخصت داد، تصرف کنند در مال و زن یکدیگر و بدین سبب زن و بسیار بروی جمع شدند، و قباد را نیز بفریفت و مطیع خود کرد، و بقوت وی مال از منعمان می کشید و بدیگران میداد، خلق از آن مضطرب شدند و از قباد برگشتند و ویرا بگرفتند و بادشاهی ببرادرش جاماسب دادند مزدک بگریخت و باذربایجان رفت و خواهر قباد بحیل او را بجهانید و ببلاد ترک رفت و از ایشان استمداد کرد و باز گشت و بادشاهی باز ستد و باز در زمان وی شمر ذو الجناح از ملوک یمن خروج کرد، و قباد از مقاومت او عاجز آمد، و با وی صلح کرد، و او را تحفها داد و معاونت کرد تا بگذشت و بماوراء النهر رفت و انجا یکه بگرفت و از آثار قباد جوزه است و اصل آن شهر ارجان ست و حلوان و هفتاد آن از عراق و شهر آباد در جانب جرجان و جابور از دیار موصل و چند ناحیت از طبرستان و مدت چهل سال بادشاهی کرد

وبآخر الامر بجانب روم شد ومظفر بازگشت وملک به پسر سپرد۔

انوشیروان بن قباد العادل

داد عهود و وصایا و عدل از اردشیر بیش نهاد و بدان کار بند شد و بوزرجمهر را وزارت
داد و بادی دیگر مدبر آن در کار مزدک مشورت کرد، و رای ایشان بر آن قرار گرفت که وی را بمکر
وحیل بر باید داشتن پس او را بخود نزدیک کرد و مغرور گردانید و بلطائف الحیل از وی تفصیل
اتباع و اعوان خواست و بهر جایگاه بنواب خط فرستاد با بروز مهرخان کسان وی که انجا یگه باشند
همه را هلاک کنند و روز مهرخان مزدک و اعیان وی را بر مایده حاضر کرد و ایشان را هلاک کرد،
و انوشیروان بدست خود مزدک را زخم زد، و بعد از مدتی عزیمت روم کرد و ملک روم بگرفت
پس باز او را بادشاهی داد بمقرر آنکه هر چند سال بدرگاه اید و از انجا یگه بازگشت و بماوراءالنهر
رفت و با خاقان صلح کرد بشرط آنکه تا فرغانه انوشیروان را باشد و دختر وی بخواست و باتفاق
بمحاربه هیاطله رفتند و ایشان را قهر کردند، و بجانب هند و چین رفت و ایشان صلح کردند و
مال و مواضع بر خود گرفتند و چون بازگشت از دربند خبر آمده بود که قبچاق مستولی شده اند و دربند
را مختل و خراب کرده اند پس انوشیروان آهنگ ایشان کرد و ایشان را قمع کرد و دربند معمور
کرد و جمعی از لشکریان آنجا بداشت تا نگاه دارند و بفرمود تا حصنها بساختند و پلها عمارت
کردند و راهها نگاه داشتند، از دزدان و مفسدان و در ایام وی سیف ذوالیزن از ابنا
ملوک حمیر بر وی آمد بر مسروق بن ابرهه که سورة الفیل در شان پدرش آمده است و مدد کرده
یمن از وی مستخلص گردانید و پیغمبر ما محمد المصطفیٰ بن عبدالله بن عبدالمطلب الهاشمی صلوات
الله علیه در آخر زمان وی در وجود آمد و در آن ساعت آتش و آتشکده ها مرده گشت و دریا ر
ساوه خشک شد، و دوازده کنگره از ایوان انوشیروان بیفتاد انوشیروان از آن متفکر شد و سطیح
کاهن را بگفت، سطیح گفت آن حال دلیل کند بولادت نبی عربی، و استیلاء امت وی بر جمله

آتشکده‌ها و بعد و هر کنگره که افتاده است یکی از ملوک فرس پادشاهی کند پس ملک از ایشان
منقطع شود، از بناها او رومیه است که بشکل انطاکیه ساخته است بجانب مداین پیوسته در بارگاه
وی چهار کرسی زرین بودی یکی از برای بوزرجمهر دوم برای قیصر و سیوم برای ملک چین و
چهارم برای ملک قبچاق، و مدت ملک او چهل و هفت سال و هفت ماه بوده است۔

هرمز بن انوشیروان

پادشاهی بوده است بعدل و رای امام دوم اصل را نتوانستی دید و پیوسته مردم
دون را تربیت کردی و در زمان وی شابه بن خاقان ترک بخراسان آمد و رسول بهرمز فرستاد
که عزیمت روم دارم بگو تا پولها را عمارت کنند و علوفه در منازل و مراحل مهیا کنند، هرمز بهرام
چوبین را که از نژاد ملوک است، و اسفهدار لشکر بود با لشکری تمام بفرستاد، و بتعجیل بر وقت
ناگاه بر سر وی رسید، و چند روز در برابر یکدیگر نشستند و هر روز از طرفین سولان می آمدند و
میرفتند و بآخر الامر بهرام فرصتی یافت و چوبه تیر بر سینه شابه زد و او را کشت و لشکرش تباراج
داد، بعد از آن پسرش پرمود، بیامد، با لشکری تمام و بهرام با وی چون حرب کرد و بقتل آورد،
مال و غنیمت بهرمز فرستاد، و عزیمت آن ساخت که ببلاد ترک در رود، و هرمز را این معنی
منصوب نیامد، و در حق بهرام سخنان درشت گفت، و بهرام از آن آگاهی یافت پس عیان
لشکر با خود متفق گردانید بتقریر آنکه وی پادشاه باشد تا زمانی که پرویز با ایشان رسد این
حال بهرمز و پرویز رسید پرویز بگریخت و بآذربایجان رفت و هرمز لشکر بجنگ بهرام فرستاد
و اتفاقاً شکسته شدند چون خبر هزیمت برسید اکابر فرس هرمز را اسیر کردند و چشمهاش کور گردانیدند
و این حال در سال هفدهم بود از مولد حضرت رسالت و در نوزدهم او را بقتل آوردند و
گویند مدت ملکش سیزده سال و چهار ماه بود۔
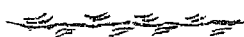
پرویز بن هرمز

چنین گویند که چون خبر حبس پدر بوی رسید، بازمداین آمد و بر تخت نشست، و تاج بر سر نهاد و از پدر عذر خواست، و پدر از وی درخواست کرد، تا کینه وی باز خواهد، دران نزدیکی بهرام آهنگ وی کرد پرویز کوچ کرد، و بآب نهروان به بهرام رسید پرویز دانست که طاقت وی نیارد کس سوی پدر فرستاد و مشورت کرد، هرمز صواب آن دید که زنان و خزاین در حصنی مضبوط گرداند و خود استمداد را روی بملک روم نهد، پرویز بتدبیر آن مشغول شد و او را دو خال بود بندویه و بسطام و از جمله زنان بودند که هرمز را گرفته بودند و از وی می ترسیدند با پرویز گفتند، مبادا که در غیبت تا هرمز ملجاج انچه با وی رفت بهرام بیاورد، و مملکت بوی سپارد مصلحت آنست که او را بکشیم، پرویز هیچ جواب نداد ایشان از خاموشی رضا فهم کردند، برفتند و هرمز را بزه کمان بکشتند پس پرویز با ایشان چند سوار رسید و فرات را عبور کردند و براه بیابان نیل براندند تا نزدیک دیری رسیدند و بانجایگه فرود آمدند تا ایشان آسایشی یابند که لشکر بهرام از دور بدیدند، بندویه با پرویز گفت که جامه و ساز خویشتن مرا ده و تو با دیگر سواد روم برانید که من ایشان لشکر از شما باز دارم پرویز جامه بوی داد و خود برفت بندویه جامه بپوشید و در دیر استوار کرد، و خود بر بالای دیر رفت و لشکر چون در رسیدند بندویه با آن جامه و زیب یافتند پنداشتند که پرویز است چه در آن زمان کس را یارا نبودی که زیب و زینت پادشاهان داشتی بیرون دیر فرود آمدند بندویه گفت من پرویزم و دانید که مرا ازینجایگه راه گریز نیست خواهم که امروز و امشب مرا مهلت دهند تا بعبادت و استغفار مشغول شوم انگاه بیرون آیم لشکر اجابت کردند روز دیگر نیز مهلت خواست تا شبگاه پس بیرون آمد لشکر چون بندویه دیدند از حیل او آگاه گشتند، او را بنزد بهرام بردند بهرام کشتن او نا روا خواست چه خویش و اتباع بسیار داشت و او را محبوس کرد پس بندویه بگریخت و بآذربایجان رفت

و انجا یکه می بود تا پیر ویز روم رفت و مریم دختر قیصر زن کرد و لشکری تمام بستد و براه آذربائیجان باز گشت و بند و یه باوی بعراق آمد و با بهرام محاربت کرد و ظفر وی را بود بهرام هزیمت یافت و بخراسان رفت و انجا ثبات نیافت و بترکستان رفت و آنجا مقام کرد پرویز کس بزن خاقان فرستاد با تحفه بسیار و استدعا کرد تا بفرمودی آگاهی خاقان بهرام را بکشتند وچنین گویند که ملوک شیروان از نژاد وی آمد و پرویز بدرجه رسید در بزرگواری و جباری و تنعم و کامگاری که هیچ ملک مانند او نبود و قریب سی و هشت سال باد شاهی کرد و بر ملوک جهان تفوق نمود تا آفتاب دولتش غروب کرد و گلبرگ حشمت از تند باد نکبت فرو ریخت و اعظم اسباب آن بود که پیغامبر ما صلّی اللہ علیہ وسلم بملوک اطراف نامه نوشت و ایشان را باسلام دعوت کرد چون نامه با پرویز رسید نام پیغامبر بالای نام خود دید طیره کرد و نامه بدرید خبر آن به پیغامبر رسید بر وی دعا کرد و گفت مزق اللہ ملکہ وکما مزق کتابی و دعا مستجاب گشت و پرویز بباذان که عامل یمن بود نامه کرد که کس فرست تا این مرد که در تهامه دعوی پیغامبری کند باز دین قوم خود رود و الا او را برمن فرست باذان فیروز دیلمی را با چند معروف دیگر فرستاد چون ایشان این حکایت در حضرت رسالت عرضه داشتند رسول علیه السّلام جواب داد که پرویز دوش کشتند شما این حکایت از بهر که میکنید ایشان تاریخ ضبط کردند بعد از مدتی خبر قتل وی برسید و موافق قول رسول آمد و آن جماعت جمله مسلمانان شدند و سبب کشتن پرویز آن بود که پرویز بدخوی بود و بزرگان را خوار داشتی و بگناه اندک عذاب سخت فرمودی و در او اخر بنیاد و مصادره و تا واجب بنهاد و همگنان از وی نفور شدند و اکابر در سر بایکدیگر مواطاه کردند و شیرویه بر وی بیرون آوردند و او را بر آن داشتند تا پدر محبوس کرد و از وی راضی نشدند تا بفرمود و او را بنیره کمان هلاک کردند و مدت ملک وی سی و هشت سال بود۔

شیرویه بن پرویز

چون پدر را بکشت هفده تن از برادران و برادرزادگان را بکشت پس رنجور شد و علت طاعون بروی ظاهر گشت و او بیشتر بزرگان فرس بران هلاک شدند و مدت ملک او هشت ماه بود۔

اردشیر بن شیرویه

چون پدرش درگذشت کسی دیگر نبود که استعداد پادشاهی داشت و او هفت ساله بود و بلیسفون بود و از آنجا یگه وی را بر تخت نشاندند بی مشورت شهریار فراهین و او اسفهداری بزرگ بود خشم گرفت و اردشیر را بگفت و به پادشاهی بنشست پوران دخت پرویز جمعی بگماشت تا او را ناگاه زخمی زدند و هلاک کردند و مدت ملک او یک سال و شش ماه بود۔

کسری بن خاقان

از نسل ارسلان بن ساسان بن بهمن است چون دیگری نیافتند او را پادشاهی دادند و یک سال و پنج ماه بیشتری ست۔

کسری بن قباد بن هرمز

پرورش او بترکستان بود و باتفاق اکابر فرس پادشاهی بوی دادند و باقی عمرش بیش از سه ماه نبود۔

پوران دخت بنت کسری پرویز

زنی عاقل عادل بود و در زمان وی لشکر اسلام خروج کردند و مدت ملک او یکسال چهار ماه بود۔

فیروز بن خوشنوشبند

از نژاد یزدجرد اثیم است و مادرش از نژاد انوشیروان و مدت شش ماه پادشاهی کرد۔

آزرمی دخت بنت پرویز

زنی عاقله بوده است و فرخ زاد از اسپهبدان خراسان خواست که او را زن کند، او با کرد
اما وعده داد که بسی بخلوت او را راه دهد فرخ بوعده برفت آزرمی دخت بفرمود تا او را بکشتند، و رستم
پسر فرخ بکینه آزرمی دخت را زهر داد و مدت ملک از چهار ماه بود۔

فرخ زاد خسرو بن پرویز

دران وقت که شیرویه برادران میکشت وی خرد بود و بدان سبب خلاص یافت اما
عقل و رای نداشت و مدت شش ماه بود که به پادشاهی نشسته بود که یزدجرد از فارس بیاوردند
و پادشاهی بوی دادند۔

یزدجرد بن شهریار بن پرویز

چون شیرویه خویشان را میکشت دایه یزدجرد او را پنهان بفارس آورد و بزرگان فارس
او را در اصطخر می پروردند پس چون شنیدند که فرخ زاد در مداین به پادشاهی نشسته است و
استعداد ندارد یزدجرد را بمداین بردند و به پادشاهی بنشاندند و همه اطراف مملکت متغلبان
فرو گرفته بودند، و استیلاء مسلمانان را بود، و مدت هشت سال بمداین بود چون سعد بن ابی وقاص
قادسیه را بگرفت رستم بن فرخ را بجنگ وی فرستاد و تاج انوشیروان را با جوهری چند به چین
فرستاد بودیعت و خود به نهاوند آمد چون بشنید که رستم کشته شد و لشکر هزیمت گشت و عرب فرا پیش آمد

باصفهان رفت ومدتی آنجا بگه بود ماهویه که نائب او بود دران طرف سبب خیانتی که کرده بود
می اندیشید، بس ملک هیاطله وگویند که خاقان را برسروی آورد، برآنکه بمعاونت وی آیند تا عرب
بردارند یزدجرد چون بدانست که عذر نخواهد کرد بگریخت، و درآسیائی شد، آسیابان او را بشناخت
وبرطمع جامه وزینت او را هلاک کرد، وملک او را ملوک فرس بکلی منقطع گشت، ومسلمانان را اسلم
گشت . و این واقعه درخلافت امیرالمومنین عثمان بود، ومدت ملک ایزدجرد
بیست سال بود، ومدت عمرش سی وپنج سال، هلاکت او درسنه احدی وثلثین هجری بود۔

قسم سیوم

در شرح احوال خلفاء و غیرہم

مدت ملک ایشان ششصد و چهل و پنج سال بود و ایشان سه طبقه بوده اند

جمله از قریش از نسل اسماعیل بن ابراهیم علیهم السّلام و ایشان با ملوک فرس بار فخشد بهم
می رسند و ار فخشد را بالفرس هوشنج گویند و ایران گویند۔

و بشیتر سطری از احوال پیغامبر ما علیه الصلوة و السّلام یاد کنیم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
از قریش اند و مادرش از اولاد یعرب بن قحطان که بعد از سلیمان علیه السّلام ملوک یمن بوده اند
و پیغامبر علیه السّلام چون سال وی بچهل رسید باری تعالی او را بوحی مشرف کرد، و برسالتش
بجمله خلق فرستاد، و بفرمود، تا بشیتر اقارب خویش را دعوت کند، و اول کسی که بروی گرویدا از مردان
ابو بکر صدیق رضی الله عنه بود و از کودکان علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و از زنان خدیجه رضی الله
عنها و بواسطهٔ دعوت ابو بکر بسیاری از اکابر صحابه مسلمان شدند، و لکن نیارستند اظهار کردن نماز
و جماعت و پیغامبر علیه السّلام دعا میکرد، تا باری تعالی اسلام را بابوجهل یا عمر قوی گرداند، و در
حق عمر مستجاب گشت، عمر رضی الله عنه چون مسلمان شد، پیغامبر علیه السّلام را با جماعت در مسجد
آورد و نماز بگزاردند، قریش در خروش افتادند و قصد هلاک وی کردند، اما به سبب آنکه ابو طالب رئیس
قریش بود و بر همگنان مقدم بود، و حمایت پیغامبر علیه السّلام و همگنان میکرد، شکایتی نتوانستند
کرد، چون ابو طالب درگذشت و عباس مردی حلیم بود، و دفع قریش از وی نتوانست کرد، د

پیغامبر علیہ السّلام و مسلمانان بانواع متاذی می شدند آہنگ ہجرت فرمود، وصحابہ را بتفاریق بمدینہ فرستاد، وخود از پی ایشان با ابوبکر صدیق برفت، در سال سیزدہ از بعثت، و در مدینہ اسلام ظاہر و قوی گشت و مدت دہ سال آنجا بزیست و آیت سیف آنجا نازل شد و پیغامبر علیہ السّلام بنفس خویش در بیست و ہفت غزا حاضر شدہ بود، و در جملہ مظفر آمد و در احد اگرچہ بسبب غدر منافقان نکایتی رسید و حمزہ عم رسول در آن شہید گشت، اما در صدمہ اوّل ظفر او را بود، و شرح معجزات و غزوات و حالات او بسیار است و کتابہا مطول در آن ساختہ اند و چون روی در نقاب کشید، و بجوار حق رسید، سال او شصت و سہ بود، روز دیگرش در حجرۂ عائشہؓ دفن کردند، وگویند روز سیوم صلّی اللہ علیہ وسلّم وعلی الہ والتابعین لہم باحسان۔

طبقۂ اول خلفاء راشدین

و ایشان شش نفر اند چہار آنند کہ بیعت ایشان تمام شد و مدت خلافت ایشان قریب سی سال بودہ است۔

خلیفۂ اوّل ابوبکر الصّدیق رضی اللہ عنہ

چون پیغامبر صلّی اللہ علیہ وسلّم از حضیض ہستی باوج قدسی ارتقا فرمود انصار در دار السقیفہ جمع شدند، و بسعد بن عبادہ اتفاق کردند کہ پیشوا گردانند، ابوبکر و عمر در مسجد حاضر بودند، و این خبر بایشان رسید، از محاربت و مخالفت مسلمانان اندیشیدند، برخاستند و بپیش ایشان رفتند و سخن از ہر باب براندند، و باخر الامر جملہ بخلافۂ ابوبکر صدیق راضی شدند و با وی بیعت کردند، وکار خلافت بروی مقرر گشت، و بزرگواری و مساعی او در اسلام ظاہر است، و اندر زمان وی دوازدہ طایفہ از عرب مرتد گشتند و دہ را او کفایت کرد، و در دیگر عمرو لشکر بجانب شام فرستاد و اغلب شام بگشود و مدت خلافت وی دو سال بود۔

خلیفه دوم امیرالمومنین عمر الخطاب العدوی رضی الله عنه

وشهامت و معدلت و رای او جهانیان را متواتر گشته و یکسان را معلوم و مبرهن شده و در جهان چون وی بادشاهی نشان نداده اند، دین محمدی بدایت و نهایت از وی قوت یافت، و رایات اسلام در مشارق و مغارب برافراشت، و تمامت ممالک شام و روم کشود و اکاسره را قمع کرده و فارس و عراق از ایشان مستخلص گردانید، او را غلامی خالد بن ولید ضربه زد و شهید گشت و مدت خلافت وی ده سال و نیم بود۔

خلیفه سیوم امیرالمومنین عثمان رضی الله عنه

چون عمر را طعنه زدند شش کس برخلافت معین کردند عثمان، و علی و عبدالرحمن و طلحه و زبیر و سعد وقاص پس عثمان رضی الله عنه معین شد و پدر وی و پدر پیغامبر پسر عمان بوده اند، و دو دختر پیغامبر در نکاح او برده اند، ازین جهت وی را ذوالنورین میگویند، و مدت خلافت وی دوازده سال بوده است و در ایام وی خراسان و آذربایجان و طبرستان و کرمان کشوده شد، و مصر و صعید و مغرب و اکثر بلاد روم بستدند و اول فتنه که در اسلام افتاد خروج جمعی از مسلمانان بود و شهید کردن وی۔

خلیفه چهارم امیرالمومنین علی بن ابی طالب الهاشمی کرم الله وجهه

در نیم روز که امیرالمومنین عثمان رضی الله عنه شهید شد بر وی بیعت کردند، و اغلب مسلمانان بروی متفق شدند، و عائشه و طلحه و زبیر از وی جدا گشتند، و بروی قتل عثمان نسبت کردند و بجانب بصره رفتند و علی رضی الله عنه از پی ایشان بشد و محاربت کرد، و عائشه را باز بمدینه آورد و طلحه و زبیر کشته شدند در جنگ، و معاویه در مطاوعت ننمودن هم بدین عذر

تمسک ساخت، و میان ایشان محاربات عظیم رفت، و خلقی بی حد از طرفین کشته شدند، و
باخر الامر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بکوفہ آمد و انجا یگ مقیم شد، و معاویہ باز بشام شد، و آن
دیار جملہ بدست فرو گرفت، و دعوی خلافت کرد، پس از خوارج سہ کس اتفاق کردند، تا ہر کس
بجانبی روند و علی و معاویہ و عمرو عاص را سحرگاہ بیست و ہفتم رمضان ہلاک کنند، عبد الرحمٰن ملجم
لعنۃ اللہ بیامد و علی در نماز بود او را زخم زد دیگر کہ بشام رفتہ بود معاویہ را زخم زد اما کارگر نبود
و قضاء اللہ عمرو عاص آن روز بیرون نیامد، و برادر زادہ را فرستاد و کشتہ شد، و مدت خلافت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ چہار سال و نہ ماہ بود۔

سبط رسول اللہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

چون امیر المومنین علی شہید گشت، اہل عراق با حسن بیعت کردند، و معاویہ بمحاربت
وی برخاست، و آہنگ وی کرد، حسن رضی اللہ عنہ از غدر اہل عراق اندیشہ کرد، و با وی
مصالحت کرد و بجانب حجاز رفت، و چنین گویند کہ زنش او را وی زہر داد و او نماند۔

البسط الاخر الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

چون معاویہ وفات یافت اہل عراق بیعت نامہ سوی حسین فرستادند او قصد
کوفہ کرد عبید اللہ بن زیاد برادر زادہ معاویہ امیر کوفہ بود، و لشکر پیش وی باز فرستاد، تا او را
دست گیر کنند و در دشت کربلا بہم رسیدند و دو سہ شبانروز محاربہ و مقاتلہ
رفت کہ لشکر حسین آنچہ بود بقتل آمدند، یک پسر کوچک داشت در گہوارہ میگریست حسین
آواز او بشنید و دلش برجوشید و او را بخواست و در کنار گرفت ناگاہ یک حربہ زدند، و
آن طفل ہلاک شد، و حسین بن علی رضی اللہ عنہ گفت انا للہ و انا الیہ راجعون و از کنار
بزمین نہاد انگاہ تشنگی بر حسین رضی اللہ عنہ غلبہ کرد و بر آب فرات رفت کہ آب خورد چون

آب در دہن کرد یک تیر در دہن حسین زدند خون آلود گشت آب از دہن بریخت و باز آمد و از قوت فرو ماند و در شب دہم محرم بخسپید چون چشم در خواب رفت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید گفت یا حسین غم مخور کہ فردا تو نزد من خواہی بود، روز دیگر حسین بن علی بقتل آوردند و اہل بیت حسین را ہمہ برہنہ پا و علی بن حسین را کہ ماندہ بود، پیش یزید علیہ اللعنہ فرستادند، سر و پای برہنہ و جامہ دریدہ و سر حسین نیز ببریدن، چون پیش وی بردند فرمود کہ ابن علی را نیز بکشند و سر حسین در طشت نہادند و پیش خود بنہاد و چوبی کہ در دست داشت بر لب حسین می مالید، اکابر کہ پیش وی حاضر بودند منع کردند کہ لبی کہ پیغامبر علیہ السلام بوسہ دادہ باشد نشاید کہ تو چوب زنی، و این پسر کوچکست چہ از دست وی برآید رہا کرد و از نسل حسین او ماندہ۔

طبقہ دوم۔ بنی امیہ

مدت ملک ایشان نود و پنج سال عدد ایشان سیزدہ نفر و ہذا اسامہم

(۱) معاویہ بن ابی سفیان
(۲) یزید بن معاویہ
(۳) مروان بن الحکم
(۴) عبد الملک بن مروان
(۵) ولید بن عبد الملک
(۶) سلیمان بن عبد الملک
(۷) عمر بن عبد العزیز
(۸) یزید بن عبد الملک
(۹) ہشام بن عبد الملک
(۱۰) ولید بن یزید
(۱۱) یزید بن ولید
(۱۲) ابراہیم بن ولید
(۱۳) محمد بن مروان الحکم۔

معاویہ بن ابی سفیان

از دہاۃ عرب بود و از ایام عمر رضی اللہ عنہ در جانب شام امیر بود اما استقلال

کار و استبداد در تدبیر ممالک اسلام مدت بیست سال یافت بعد از وفات علی رضی اللہ عنہ۔

یزید بن معاویہ

چون معاویہ درگذشت یزید بر جای وی ایستاد و مدت چہار سال بادشاہی کرد، و در آخر عہد وی عبداللہ بن زبیر خروج کرد، بحجاز، و چون یزید درگذشت کار وی قوی گشت و جملہ عراق با وی اتفاق کردند، و بر وی بماند، تا ایام عبدالملک بن مروان، پس او حجاز یوسف را بفرستاد، و با وی محاربت کرد و او را بیاویخت۔

مروان بن الحکم

چون یزید درگذشت و پسرش خالد خرد بود بنی امیہ بر مروان اتفاق کردند و شام از عبداللہ بن زبیر نگاہ داشتند، چون نہ ماہ بگذشت زن یزید کہ زن او شدہ بود او را زہر داد و ہلاک کرد۔

عبدالملک بن مروان

چون پدرش درگذشت اہل شام با وی بیعت کردند و او حجاج بن یوسف را بمقاتلہ ابن زبیر فرستاد چون از آن فارغ شد، و بجانب عراق و فارس آورد و برادرش محمد را بفارس فرستاد و شہر شیراز او ساختہ است کہ پیش ازین در اصطخر شہرستان بودہ و مدت ملک او بیست و یکسال بود۔

ولید بن عبدالملک

نہ سال و چند ماہ بادشاہی کرد و در ایام وی بیشتر ماوراالنہر کشودہ شد۔

سلیمان بن عبدالملک

واو را مفتاح الخیر خواندندی چه ولید ظالم بود، و در ایام وی باران اندک بود، و قحطی عظیم پیدا شد، چون بادشاهی بسلیمان رسید عدل پیشه کرد، باری تعالی باران تمام بفرستاد و فراخی در عالم ظاهر گشت، و مدت ملک وی قریب دو سال و هشت ماه بود۔

عمر بن عبدالعزیز

بعد از خلفاء راشدین چون وی خلیفه بعلم و دیانت و تقوی نبوده و پیوسته با اهل بیت بتقریب حسبی چون نام امیرالمومنین علی شنیدی تعظیم داشتی و مردمان را از زشت وی منع کردی، و مادر وی از اسباط امیرالمومنین عمر بوده و در خلافت دو سال و نیم مهلت یافت۔

یزید بن عبدالملک

بادشاهی با جمال بود و ایام خلافت وی چهار سال بود، و در اثنار آن مدت عبدالله بن محمد بن علی بن عبدالله بن العباس آغاز دعوت کرد، و ابومسلم الخراسانی را که از انبار ملوک فرس است فرمود، تا در خراسان او را دعوت کند۔

هشام بن عبدالملک

مردی صاحب رای بوده و بادشاهی او مدت نوزده سال و هفت ماه بود۔

ولید بن یزید بن عبدالملک

سال و سه ماه بادشاهی کرد آنگاه محمد بن الخالد القشیری او را خلع کرد، و بایزید بیعت کرد۔

یزید بن ولید بن عبدالملک

مادرش شاه آفریده بود دختر فیروز بن یزدجرد بن شهریار جوانی عادل نیکو سیرت بود و مدت ملک او شش ماه بود۔

ابراهیم بن الولید

ولی عهد برادر بود و مدت سه ماه و چند روز بادشاهی کرد پس مروان بروی خروج کرد و از وی بستد۔

مروان بن محمد بن مروان الحکم

از ایام ولید بن عبدالملک امیر حمص بود و چون با وی بیعت کردند بر قرار آنجا که بود تا اولاد عباس بروی خروج کرد، و آفتاب دولت بنی امیه غروب کرد و مدت ملک او پنج سال و دو ماه بود۔

طبقه سیوم۔ خلفا بنی العباس

عدد ایشان سی و هفت نفر مدت خلافت ایشان پانصد و بیست سال بود و هذا اسماؤهم

(۱) ابو العباس السفاح عبدالله بن محمد بن علی بن عبدالله بن العباس (۲) المنصور ابو جعفر بن محمد بن علی بن عبدالله المعروف بدوانیقی

(۳) المهدی ابو عبدالله محمد بن عبدالله	(۴) الهادی ابو محمد موسی بن محمد
(۵) الرشید ابو جعفر هارون بن محمد	(۶) الامین محمد بن هارون
(۷) المامون عبدالله بن هارون	(۸) المعتصم بالله ابو اسحق محمد بن هرون
(۹) الواثق بالله هرون بن المعتصم	(۱۰) المتوکل علی الله جعفر بن المعتصم
(۱۱) المنتصر بالله ابو العباس محمد بن المتوکل	(۱۲) المستعین بالله احمد بن محمد بن المعتصم
(۱۳) المعتز بالله ابو عبدالله محمد بن المتوکل	(۱۴) المهتدی بالله محمد بن هرون

(۱۵) المعتمد علی اللہ احمد بن المتوکل (۱۶) المعتضد باللہ احمد بن طلحۃ بن المتوکل

(۱۷) المکتفی باللہ علی بن المعتضد (۱۸) المقتدر باللہ جعفر بن المعتضد

(۱۹) القاہر باللہ محمد بن المعتضد (۲۰) الراضی باللہ احمد بن احمد بن المقتدر

(۲۱) متقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر (۲۲) المستکفی باللہ عبداللہ بن علی بن احمد

(۲۳) المطیع للہ ابوالقاسم عبداللہ الفضل بن المقتدر (۲۴) الطائع للہ عبدالکریم بن المطیع

(۲۵) القادر باللہ احمد بن اسحاق ابن المقتدر (۲۶) القایم بامراللہ ابوجعفر عبداللہ بن القادر

(۲۷) المقتدی باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد القایم (۲۸) المستظہر باللہ ابوالعباس بن احمد المقتدر

(۲۹) المسترشد باللہ ابومنصور بن المعتذر بن المستظہر (۳۰) الراشد باللہ ابوجعفر بن منصور بن مسترشد

(۳۱) المقتفی بامراللہ ابوعبداللہ محمد بن مستظہر (۳۲) المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن المقتفی

(۳۳) المستضی بامراللہ الحسن بن المستنجد (۳۴) الناصر لدین اللہ ابوالعباس احمد بن المستضی

(۳۵) الظاہر بامراللہ ابونصر محمد بن الناصر (۳۶) المستنصر باللہ منصور بن الظاہر

(۳۷) المستعصم باللہ ابواحمد عبداللہ بن المستنصر

ابوالعباس سفاح عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ العباس

سبب خلافت ایشان آن بود کہ محمد بن علی داعیان برگماشت تا پسران او ابراہیم والوالعباس را دعوت کنند و بیشتر اہل خراسان وعراق بران ہم داستان شدند و مرداتیان را اطاعت نکردند چو مروان پادشاہ شد خلق ازوی بیشتر نفور گشت زید ابوسلمہ الخلال کہ از روسأ کوفہ بود ابراہیم را از حجاز برخواند و او با دوازدہ تن از اقارب روی بکوفہ نہاد، اتفاقاً کسان مروان بروی رسیدند و او را بگرفتند، و بنیز د مروان بردند، تا او را ہلاک کرد و ابوالعباس با تمامت خویشان بکوفہ آمد، و خلق بروی جمع شدند، و روز جمعہ سیزدہم ماہ ربیع الآخر سنہ اثنی وثلثین ومایتہ با وی بیعت کردند، و نماز جمعہ از پی وی بگزاردند و دیگر ابوالعباس لشکر جمع کرد، و برادرش

منصور را بواسطِ فرستاد بمحاربت قباد بن المسیر که امیر عراق بود، و عم خویش عبدالله بن علی بجانب شام بمقابلۂ مروان فرستاد و بہر دو مظفر گشتند و مدت خلافت او چہار سالہ و ہشت ماہ بود۔

المنصور ابوجعفر عبداللہ بن محمدؐ

در او اخر ایام ابوالعباس بحج رفت و در مراجعت بقی برادرہ عہدنامہ او را بخلافت و ولی عہدی عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بوی رسید، چون پسرش مہدی بزرگ شد عیسیٰ را خلع کرد، و ولی عہدی بد و داد، و ابومسلم کہ صاحب دعوت ایشان بود و در خراسان بتوہم عصیان و استقلال کہ از وی داشت او را ہلاک کرد، و محمد و ابراہیم ابنا عبداللہ بن الحسین بن علی بن ابی طالب بروی خروج کردند و لشکر فرستاد، تا ایشان را بقتل آوردند، و شہر بغداد در سنہ خمس و اربعین و مایۃ بنا کرد، و مدت خلافت او بیست و دو سال بود و از ایمۂ کبار کہ در عصر وی بودند امام ابوحنیفہ کوفی و امام مالک مدنی و امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہم۔

المہدی محمدؐ بن عبداللہ

چون بحج رفت و رنجور شد در راہ، چون بیر میمون رسید بدو منزلی مکہ درگذشت و مہدی باوی بود و اندر مکہ باوی بیعت کردند و در زمان وی شخصی بجانب خراسان ظاہر شد و دعوی بادشاہی کرد و از آنجا بگہ بجانب زاولستان شد و مہدی اسپہبدان خراسان فرستاد تا او را ہلاک کردند حسین بن علی بن الحسین العلوی در مکہ دعوی خلافت کرد و مدت خلافت دہ سال و چند روز بود۔

الہادی موسیٰ بن محمدؐ

چون پدرش درگذشت او بجانب جرجان بود و چون آگاہ گشت باز بغداد آمد و قریب

هفت سال در خلافت بزیست وحسین بن علی العلوی در ایام او کشته شد۔

الرشید هارون بن محمد

چنین گویند که اندران شب که هادی وفات یافت با او بیعت کردند و مامون در وجود آمد وازین سبب آن شب را لیلة الهاشمیة گویند واول کسی که با او بیعت کرد یحیی بن خالد البرمکی بود که از اولاد ملوک ساسان بوده است واز آن جهت وزارت بوی داد، وبعد از مدتی جعفر بن یحیی را بکشت ویحیی را محبوس کرد، ودر اول روز او بسیاری از اکابر حجاز که با علوی متفق بودند بغداد آوردند، واز آن زمره امام ابوعبدالله محمد بن ادریس الشافعی بود، ودران ایام ابویوسف قاضی بود ومحمد بن الحسن والی بیت المال وشافعی رضی الله عنه چند نوبت در حضور رسید با ایشان مناظره کرد وغالب آمد رشید در شان وی معتقد شد واو را خلعت داد وچند سال در بغداد درس گفت واز جمله ملازمان او امام احمد حنبل بود پس مصر رفت و در آن جا بجوار حق رسید ومدت خلافت هرون بیست وسه سال بود ووفات او در طوس

الامین محمد بن الهرون

رشید او را ولی عهدی داد ومامون را سلطنت خراسان فرستاد پس چون امین بادشاه شد علی بن عیسی با لشکری تمام بحرب مامون فرستاد مامون طاهر بن الحسین که عامل وی بود فرستاد ومیان ایشان مقابله رفت، ولشکر امین منهزم شد، واز پی آن ببغداد رفت وامین را هلاک کرد، ومدت خلافت او چهار سال وهفت ماه بود۔

المامون بن عبدالله بن هرون الرشید

افضل واعلم خلفاء بنی العباس بود ودر فنون علوم شهرت داشت وبیشتر علم حکمی

در ایام او باز بان عربی کردند، و با سادات میلی داشت وازین قبل ولی عہدی به علی بن موسیٰ بن جعفر الرضا داد، و بنی عباس از آن آشفته شدند و او را خلع کردند و با ابراہیم بن المہدی بیعت کردند پس مامون حسن بن سہل الساسانی را بفرستاد و ابراہیم را اسیر کرد و امام علی بیشتر وفات یافت و مدت خلافت مامون بیست سال و پنج ماہ بوده است۔

المعتصم باللہ محمد بن ہرون

او را خلیفہ مثمن گویند بسبب آنکہ ہشتم خلیفہ بود از ابناء عباس و ہشتم بطن و ہشت سال و ہشت ماہ و ہشت روز خلافت کرد و قاضی القضاۃ در ایام او احمد بن ابی داؤد، و از فقہا بزرگ اسمعیل المزنی والربیع المرادی و امام احمد نیز در حیات بود، و معتصم بسبب آنکہ میلی باعتزال داشت و معتقد نبود او را ترحیب نکردی وگاہ گاہ رنجانیدی۔

الواثق باللہ ہرون بن المعتصم

مردی بغایت قوی بودہ چنانکہ گویند بہر دستی گوسپندی نگاہ داشتی تا پوستش جدا کردندی، مدت خلافت او پنج سال و نہ ماہ بود۔

المتوکل علی اللہ جعفر بن المعتصم

مویس سنت بود فقہا و محدثان را دوست داشتی و امام احمد را ترحیب کردی و اندر خلافت او امام وفات یافت بعد از چہار سال و نہ ماہ کہ خلافت کرد و بزیست و صیف بن الحاجب ابو عاشرانی کشتہ شد سبب فتح خاقان برکشید و اقطاع وصیف بوی داد۔

المستنصر باللہ محمد بن المتوکل

و با ترکان در کشتن پدر یکی بود لاجرم بعد از شش ماہ بخناق درگذشت۔

المستعین باللہ احمد بن محمد المعتصم

ودر ایام او حسن بن یزید العلوی اندر طبرستان خروج کرد و جبل و دیلم با وی یکی شدند و وی بکشودند، و مدت دو سال خلافت کرد پس ترکان او را خلع کردند و با معتز باللہ بیعت کردند

المعتز باللہ محمد المتوکل

چهار سال و نیم خلافت کرد آنگاه ترکان او را بگرفتند و در آفتاب نگاه داشتند تا خود را خلع کرد، پس او را محبوس کردند، و طعام از وی باز داشتند، تا وفات یافت۔

المهتدی باللہ محمد الواثق

بغایت متشرع بود و متہجد و اغلب شب با تمام مشغول بودی و کہنہ جبہ پوشیدی، و بر گلیمی نشستی در ایام او ملاہی و محرمات مندفع شد، و کس را یارای آن نبودی کہ اظہار کند، و بزمان او اولاد لیث صفار در سجستان خروج کردند و قریب سالی در خلافت مہلت یافت۔

المعتمد علی اللہ احمد بن المتوکل

چون با وی بیعت کردند برادر را ابو احمد طلحہ بن المتوکل بیمن و حجاز فرستاد، و بیست و سہ سال و سہ ماہ خلافت کرد، و در ایام او کار صفاریان بغایت رسید۔

المعتضد باللہ احمد بن طلحہ بن المتوکل

مردی بغایت مہیب بود و او را سفاح ثانی گفتندی، و در اواخر ایام او امیر اسمٰعیل بن احمد السامانی خروج کرد، و عمرو لیث بدست او اسیر شد، و مدت خلافت او نہ سال و ہفت ماہ بود

المکتفی باللہ علی بن المعتمد بن طلحہ

در عہد او الناصر الحق الحسن بن علی الحسینی در دیار دیلمہ خروج کرد و کشتہ شد، و عماد الدولہ کہ اول ملوک دیلم ست بادی بود و قاضی ابو العباس بن شریح قاضی شیراز بود و مقتدر را بدست بعضی از خواص کشتہ شد، و مدت ملک او پنج سال بود۔

القاہر باللہ محمد بن المعتضد

چون برادرش شہید کردند، او را نامزد خلافت کردند، و بعد از سالی و نیم او را خلع کردند و با پسر زادہ مقتدر بیعت کردند۔

الراضی باللہ احمد بن احمد بن جعفر

مدت خلافت او شش سال و دو ماہ بود و بس در گذشت۔

المتقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر

قریب چہل سال خلافت بنام وی بود و بعد از ان او را میل کشیدند۔

المستکفی باللہ عبداللہ بن علی

او را بیعت کردند و بعد از سالی و چہار ماہ معز الدولہ احمد بن بویہ او را محبوس کرد و لپسر مقتدر بنشاند۔

المطیع باللہ الفضل بن المقتدر

سی و یک سال خلافت کرد، و بعد از ترکان کہ بندہ زادگان خلفا بودند اغوغا کردند،

و بیکدیگر بر آمدند و از آن فتنها ظاہر شد، و او خود را خلع کرد، و تفویض خلافت به پسر کرد۔

الطایع باللہ عبد الکریم بن المفضل

ہفدہ سال و نہ ماہ خلافت کرد در فتنہ و زحمت باخر الامر بہاء الدولہ بن عضد الدولہ او را خلع کرد و باپسر عم وی بیعت کرد۔

القادر باللہ احمد بن اسحاق بن المقتدر

در ایام او سلطان محمود سبکتگین عبد الملک سامانی را ہزیمت کرد، و خراسان باستقلال فرو گرفت و خلافت او چہل سال و چہار ماہ بود۔

القایم بامر اللہ ابوجعفر عبد اللہ بن القادر

در ایام او طغرل تگین بن میکائیل بن سلجوق خروج کرد در خراسان، و قایم بامر اللہ او را خلعت فرستاد و برکن الدولہ لقب کرد، بعد از آن بساسیری کہ اسپہبد بغداد بود آہنگ کرد، قایم باللہ بطغرلتگین استعانت کرد، او عمید الدولہ را کہ وزیر او بود گفت کہ جوابی مختصر کہ او را بدان وثوقی تمام حاصل شود بنویس عمید الدولہ بنوشت قولہ تعالی کہ ارجع الیہم فلناتینہم بجنود لاقبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ وہم صاغرون و سلطان بالشکری تمام برفت و میانہ و اسطہ و کوفہ جنگ کرد، و بساسیری ہزیمت شد، و سلطان از ان جایکہ بخدمت خلیفہ شد او را باز بغداد آورد، چون نزدیک شہر رسید سلطان پیادہ شد و در رکاب میرفت و خلیفہ سبا نہ میگر و ارکب یا رکن الدین و از ان روز لقب سلطان از دولت بدین مبدل شد و مال بغداد در تصرف سلطان آمد و مدت خلافت او چہل سال و ہشت ماہ بود۔

المقتدی بالله ابوالقاسم عبدالله بن احمد

مدت خلافت او نوزده سال و هشت ماه بود و چنین گویند که بمفاجات درگذشت و در روز وفات او پانزده ملک بزرگ مثل ملک هند و ترک از دنیا رحلت کرد۔

المستظهر بالله ابوالعباس احمد بن المقتدی

در ایام دولت او دولت آل بویه منقضی شد، و شبانکارگان در فارس مستولی شدند، و شرح از بجای خود داده آید و مدت ملک او بیست و پنج سال بود۔

المسترشد بالله ابومنصور فضل بن المستظهر

در ایام محمود بن محمد بن ملک شاه السلجوقی بغداد در احصار داد، و باخر الامر و بمصالحت بازگشت و در نزدیک وفات یافت، بس مسترشد روی بعراق کرد و چون از دینور بگذشت بمسعود برادر محمود رسید و میانه ایشان محاربت قایم گشت و لشکر مسترشد هزیمت شد ند و مسترشد اسیر شد و در سراپرده مسعود محبوس بود که ملاحده او را کار روز زدند و در ایام او محمد بن تومرت که بعلم و تقویت مشهور بود بجانب مغرب خروج کرد و در سنه اربع و عشرین خمسانه وفات یافت و عبدالمومن بن علی از اصحاب او بحکم وصایت او بکار او قیام نمود و تمامت ممالک مغرب بستد و چنان نمایند که هنوز آن دیار در تصرف اولاد او مانده و مدت خلافت او هفده سال و هفت ماه بود۔

الراشد بالله ابوجعفر منصور بن المسترشد

چون مسترشد اسیر گشت در بغداد با او بیعت کردند و در پی کینه خواستن سلطان مسعود

ببغداد او رفت و شهر در حصار گرفت و بعد از چند ماه راشد بملک موصل بگریخت و از آن جا بجانب آذربایجان آمد و بعد از آن قصد عراق کرد، و در راه بدست فدائیان شهید شد۔ مدت خلافت او دو ماه و چند روز بود۔

المقتفی لامر الله ابو عبد الله محمد بن المستظهر

چون راشد بگریخت مسعود در بیعت و سیوم ذیقعده سنه ثلثین و خمسمایه با مقتفی بیعت کرد و مسعود بازگشت و در ایام او از سلغریان سنقر اتابک ملک شاه (بن محمد بن محمود) سلجوقی که در شیراز حاکم بود خروج کرد و مدت خلافت او بیست سال و چهار ماه و نیم بود۔

المستنجد بالله ابو المظفر یوسف بن المقتفی

یازده سال خلافت کرد و در عهد کار آل سلجوق ضعیف شد۔

المستضی بنور الله الحسن بن المستنجد

در ایام وی دولت غزنویان منقطع شد و ملوک غور بر بلاد هند و غزنه۔ و خوارزم شاه بر بلاد خراسان۔ و بندگان آل سلجوق۔ بر عراق مستولی شدند و مدت خلافت او نوازده سال بود۔

الناصر لدین الله ابو العباس احمد بن المستضی

مردی دلاور بود، دانا، و در ایام او دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و سلطان محمد بن تکش مستولی گشت و عزیمت بغداد کرد و شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی قدس الله روحه برسالت بر وی رفت و سخن وی نشنید، و در راه برفی عظیم در افتاد، و بسیار از لشکریان او هلاک شدند، و سلطان تبرسید و بازگشت، و عنقریب چنگیز خان بر وی خروج کرد و دولت

خلافت او چهل و پنج سال بود۔

الظاهر بامر الله ابو نصر محمد بن الناصر

نه ماه پادشاهی کرد و درگذشت۔

المستنصر بالله منصور بن الظاهر

در زمان وی خوارزمیان مستاصل شدند، و مستولی گشت و جرماغون به بغداد رفت و با شرف الدین اقبال سرابی محاربت کرد و منهزم بازگشت و مدت خلافت او هفده سال و هفت ماه بود۔

المستعصم بالله ابو احمد عبد الله بن المستنصر

آخر بنی العباس بود مردی عالم متورع بود، اما رائی نداشت، و مدت هفده سال خلافت کرد آنگاه هولاکو خان بجنگ وی رفت و او را با اکثر بغداد شهید کرد، و از وی پسر مانده است و در میان مشغول می باشد و نعمی که او را ابن التراکیه گویند، در مصر رفت و آخر خلفاء بنی عباس بوده است

قسم چہارم

در اخبار سلاطین و ملوک عظام

کہ در ایام عباسیان باستقلال در ممالک ایران پادشاہی کردہ اند و ایشان ہشت طایفہ بودہ اند۔ صفاریہ، سامانیہ، غزنویہ، دیالمہ، سلجوقیہ، سلغریہ، خوارزمیہ، مغولیہ، سلغریان اگرچہ در فسحت ممالک مساوی ایشان نبودہ اند اما بسبب آنکہ فارس را داشتہ اند کہ دار الملک اصلی ایشان ایرانست و نیز در تشیید قواعد خیرات و تائید معاقد مبرات از ہمگنان برگذشتہ اند، خواستیم کہ این کتاب از آثار ایشان معطل نماند۔

طایفہ اول صفاریان

مدت ملک ایشان پنجاہ سال بودہ است و عدد ایشان سہ نفر بودہ اند۔

(۱) یعقوب بن اللیث، (۲) عمرو بن اللیث

(۳) طاہر بن محمد بن عمرو

یعقوب بن اللیث السجستانی

او و عم او در خدمت درہم بن نصر بن رافع بن لیث می بودند در بست از شہرستان و سجستان و درہم پیوستہ بغزا خوارج و کفار رفتی، و ازان قبل عوام تمام متابع وی بودند

پس درهم لشکری جمع کرد و یعقوب داد تا بقتال عمار بن یاسر که عامل هرات بود رود یعقوب رفت و بر وی غلبه کرد و اعمال او فرو گرفت، و آنجا یکه وقف کرد، و مردم را دعوت و رعایت می کرد جمله تابع وی شدند، و بدان استقلالی و شوکتی تمام بیافت و تمامت سجستان و کرمان و خراسان مستخلص کرد، معتمد علی الله امیر محمد بن طاهر که حاکم عراق بود بفرستاد، تا بوی محاربت کردند اتفاقاً او اسیر گشت و کار یعقوب ارتفاع یافت و آهنگ فارس و خورستان نمود و جمله مسخر کرد، و بجند سابور مقام ساخت و آنجا که در ۲۶۵ه خمس و خمسین و مائتین وفات یافت۔

عمرو بن اللیث

چون برادرش درگذشت باز جای وی ایستاد، و تمامت ملک در تصرف آورد تا حدی مستولی گشت که در بغداد و بنام او خطبه کردند و پیش از آن در خطبه جز خلیفه را دعا نکردندی و در منتصف ربیع الآخر ۲۸۷ه سبع و ثمانین و مائتین اسمعیل سامان اندر بلخ او را اسیر کرد و بحضرت المعتضد بالله فرستاد، در حبس بغداد بگرسنگی وفات یافت و چنین گویند که در اسفار سطیخ او راسی صد شتر و زیاده کشیدندی و یک چشم داشت و از آثار روی مسجد عتیق جامع شیراز مانده است۔

طاهر بن محمد بن عمرو

چون عمرو بن اللیث اسیر گشت طاهر بگریخت و بسجستان رفت و آنجا که رحلت کرد و ایام دولت صفاریان سپری گشت۔

طائفهٔ دوم۔ سامانیان

و مدت ملک ایشان صد و دو سال و شش ماه و عدد ایشان ده نفر ملک ایشان از

دیار ترک تا حدود جند و فارس و عراق بود و مقام ایشان در بخارا بود و

(۱) اسمعیل بن احمد السامانی	(۲) ابو نصر احمد بن اسمٰعیل
(۳) ابوالحسن نصیر بن احمد	(۴) نوح بن نصیر بن احمد
(۵) عبدالملک بن نوح	(۶) منصور بن نوح
(۷) نوح بن منصور	(۸) ابوالحرث منصور بن نوح
(۹) عبدالملک بن نوح	(۱۰) المستنصر اسمعیل بن نوح

الامیر ابو ابراہیم اسمٰعیل بن احمد السامانی

اول سامانیان که بادشاهی کرد او بود مردی عادل و صاحب رای بود و پیوسته با خلفا اظهار طاعت کردی، و مدت ملک او هشت سال بود۔

الامیر ابو نصر احمد بن اسمٰعیل

بعد از پدر بحکم وراثت و تقدم دار الخلافه مدت شش سال و شش ماه بود که بادشاهی کرد بعد از ان بدست جمعی از بندگان کشته شد۔

الامیر ابوالحسن نصر بن احمد

سی سال با دراستی و عدل و نشر آبادی و نصر موالی و قهر اعادی رایات بادشاهی و جهانداری برافراشت پس بلجام شهادت سیادت دنیا بسعادت عقبیٰ ملتحم و متصل گردانید۔

الامیر نوح بن نصر

دوازده سال در جهانداری بسر برد و ایام دولتش بسر آمد۔

الامیر عبدالملک بن نوح

هفت سال و شش ماه و پانزده روز اسپ مراد در میدان جهان بتاخت و باخر الامر از اسپ در افتاد و درگذشت.

الامیر منصور بن نوح

مدت ملک او پانزده سال و نه ماه بود.

الامیر نوح بن منصور

امرا خراسان بروی عاصی شدند و او نامه نوشت بناصر الدین سبکتگین که شحنهٔ غزنه بود تا شر ایشان از وی کفایت کرد، و قیادت جیوش خراسان بوی داد و ذلک فی سنه ۳۸۴ اربع و ثمانین و ثلثمایه و مدت ملک او بیست و یک سال و هفت ماه بود.

ابوالحرث منصور بن نوح

بعد از یکسال و نه ماه که بادشاهی کرد بکتوزن پسر حسن او را اسیر کرد و با برادرش بیعت کرد

الامیر عبدالملک بن نوح

چون نوبت بادشاهی بوی رسید خواست که قیادت جیوش خراسان از سلطان محمود سبکتگین صرف کند، و ازان سبب میان ایشان محاربه و مقاتله ظاهر گشت عبدالملک بهزیمت با زبخارا شد و ملک ترک ایلک خان بروی حمله کرد، و مسلط گشت و حوالات او در ماوراء النهر بدست

فرو گفت ۔

المنتصر اسمٰعیل بن نوح

چون عبد الملک اسیر گشت او بگریخت و بخراسان آمد و از انجا بگرگان دیری شد و باز بخوارزم رفت و از ہیچ آفریدہ بوی وفائی بمشام او نرسید بلک از ہمگنان رنج و زحمت یافت و سلطان محمود راہہا بوی بسپرد اتفاقاً شبی در خانۂ این شیخ اعرابی فرود آمد و انجا گہ او را ہلاک کردند و ایام سامانیان باخر رسید ۔

طایفہ سیوم غزنویان

عدد ایشان دوازدہ نفر مدت ملک ایشان صد و شصت و یک سال ، اگرچہ ایام دولت این طایفہ در اثنا ایام دیالمہ بود اما چون ایشان از موالی سامانیانند و آن موالی القوم منہم نخواستم کہ ذکر این دو طایفہ از یکدیگر گسستہ شود ۔

(۱) السلطان محمود بن سبکتگین
(۲) السلطان مسعود بن محمود
(۳) السلطان محمد بن محمود
(۴) السلطان مودود بن مسعود
(۵) السلطان مسعود بن مودود
(۶) السلطان علی بن مسعود بن محمود
(۷) السلطان عبد الرشید بن محمود
(۸) السلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود
(۹) السلطان مسعود بن ابراہیم
(۱۰) السلطان ارسلان شاہ بن مسعود
(۱۱) السلطان بہرام شاہ
(۱۲) السلطان خسرو شاہ

السلطان یمین الدولہ ابو القاسم محمود بن سبکتگین

در ۳۸۷ھ سبع و ثمانین و ثلثمایہ ناصر الدین سبکتگین وفات یافت ، و قیادت جیوش

بحکم وراثت وتفویض نوح بن منصور بروی قرار یافت وچون عبدالملک از وی منهزم شد قوتی وشوکتی تمام یافت، و بولایت خراسان وسجستان مستقل شد واز دار الخلافه تبشریف وعهد نامه محظوظ گشت وسلطان لقب یافت وبعد از ان بجهت استعانتی که از ظلم اولاد فخر الدوله دیلمی بمیر سید عزیمت جرجان وعراق کرد واز ایشان استخلاص کرده وبجانب هند رفت وبسیار از قلاع وبلاد ایشان بکشود وبتکدها خراب کرد وباخر الامر اسرایل بن سلیمان بن سلجوق از ماوراء النهر بخواند وبسبب مخافتی که از کثرت ایشان داشت بقلعه کالنجار از زمین هند فرستاد وانجا بمرد وسبب خروج ایشان وضعف اولاد او وگرفتن مملکت این بود ودر سنه ۴۲۱ عشرین واربعمایه وفات یافت۔

السلطان مسعود بن محمود سلطان

محمود وصیت کرده بود تا سلطنت خراسان وعراق مسعود را باشد وملک هند وغزنه محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را در خطبه هم شریک گرداند ومحمد اجابت نکرد پس مسعود آهنگ غزنه کرد، وپیش از وصول او یوسف بن سبکتگین محمد را اسیر کرد، وبقلعه تکیناباد فرستاد، پس چون مسعود برسید یوسف را نیز محبوس کرد وتمامت ممالک پدر در حکم خود آورد وبانفراد در آن تصرف نمود، ودر ان ایام آل سلجوق از جیحون بگذشتند وبخراسان آمدند ومسعود را باین طایفه چند نوبت محاربت افتاد وباخر الامر در سنه ۴۳۲ اثنین وثلثین واربعمائه منهزم گشت، ودر وی بغزنه نهاد محمد دران ایام استقلال یافته بود چون مسعود بغزنه رسید محمد او را بقلعه فرستاد، وپسرش احمد بن محمد از پی وی بقلعه رفت واو را هلاک کرد، در سنه ۴۳۳ ثلاث وثلثین واربعمائه۔

سلطان محمد بن محمود — ۳

قریب چهارده سال بعد از پدر در ممالک ولایت غزنه بادشاهی کرد ووقت جبری علیه ملهری

برادرش چون بقتل آورد مورد آهنگ اوکرد و غالب آمد و بقصاص پدر برادر را با تمامت اولاد بقتل آورد۔

سلطان مودود بن مسعود بن محمود

چون از قصاص فارغ شد قریب ہفت سال در ولایت غزنہ تصرف نمود چون بسنہ ۴۴۱ھ احدی واربعین واربعمائۃ رسید روی در نقاب خاک کشید۔

سلطان مسعود بن مودود

چون پدرش رحلت کرد او طفل بود و چند روز بادشاہی باسم او موسوم گشت پس اکابر مملکت وارکان دولت بر عمّ او اتفاق کردند و تاج شاہی بر سروی نہادند۔

سلطان علی بن مسعود

چون نوبت بادشاہی باوی رسید عبدالرشید بن محمود کہ از سالہا باز در قلعہ محبوس بود خلاص یافت، و لشکر جمع کرد، و علی از وی منہزم شد۔

سلطان عبدالرشید بن محمود

قریب ہفت سال بادشاہی کرد و در ۴۵۰ھ خمسین واربعمائۃ وفات یافت۔

السلطان ابوالمظفر ابراہیم بن مسعود

بن محمود ایام دولت او از ۴۵۰ھ خمسین تا ۴۹۲ھ اثنین وتسعین واربعمایہ متمادی گشت، و ہیچ خانہ خود بنا نکرد الا مسجدی یا مدرسہ خاص خدای را جلّ وعلا بنا کرد۔

سلطان مسعود بن ابرهیم

مدت شانزده سال پادشاهی کرد و در سنه ۵۰۸ ثمان وخمسمائة رحلت کرد۔

سلطان ارسلان شاه بن مسعود

بسبیل وراثت زمام مملکت در قبضهٔ تصرف خود گرفت، و برادرش بهرام شاه از وی بگریخت والتجا بسلطان سنجر سلجوقی کرد که پسر خال او بود، سنجر بموافقت او بغزنه آمد و با ارسلان محاربت کرد، ونصرت یافت و ارسلان هزیمت شد سنجر بهرام شاه را بر تخت نشاند، و باز بخراسان رفت پس ارسلان رجعت کرد، و بهرام شاه از وی بگریخت و باز بخدمت سنجر آمد و از وی لشکر تمام بسته و بغزنه رفت و بر ارسلان مسلط گشت و او را هلاک کرد در سنه ۵۱۲ اثنین وعشرین وخمسمایه۔

سلطان بهرام شاه بن مسعود

علاؤ الدین حسین بن الحسن که اول ملوک غور است بروی خروج کرد، و بغزنه رفت، و بهرام از وی بگریخت، و او برادر خود را سیف الدین در غزنه بگذاشت و مراجعت کرد پس بهرام شاه بغزنه آمد و سیف الدین را برگاو نشاند و در شهر بگردانید و این خبر بعلاؤ الدین رسید و بغایت از آن تافته شد و با لشکر انبوه عزیمت غزنه کرد، و پیش از رسیدن او بهرام شاه درگذشت

سلطان خسرو شاه بن بهرام شاه

بر جای پدر بنشست، و چون علاؤ الدین برسید خسرو شاه بگریخت، و بدیار هند رفت و علاؤ الدین غزنه را غارت کرد و خلقی بسیار بقتل آورد و پسران برادر غیاث الدین ابو الفتح محمد و شهاب الدین ابو المظفر ابنا سام بن الحسن را آنجا نگه بداشت و ایشان بانواع میل خسرو شاه را

برخود بیسن کردند، وناگاه او را دستگیر کردند و بقلعه فرستادند و تمامت ممالک غزنه مستخلص گردانید و در شهر دی اقامت ساخت، و خسروشاه در سنه خمس وخمسین وخمسائه وفات یافت و امید از روزگار غزنویان منقطع گشت، و بعد از مدتی غیاث الدین درگذشت، و تمامت ممالک باستبداد و انفراد در تصرف شهاب الدین بماند تا ایام سلطان محمد بن تکش که او را ملاحده در هراة کار روز زدند پس سلطان شمس الدین التمش که از موالی او بود قائم مقام او گشت، و سلطنت هند او را مسلّم گشت، و تا این ایام بر اولاد او مقرر ماند، و از غوریان بیش از این سه نفر علاء الدین و غیاث الدین و شهاب الدین نیافتیم که بادشاهی کردند والله اعلم۔

طایفه چهارم۔ دیلمیان

عدد ایشان هژده نفر مدت ملک ایشان قریب صد و بیست سال بود، و انساب ایشان بدین وجه است۔

(۱) عماد الدوله ابوالحسن علی بن بویه
(۲) رکن الدوله حسن بن بویه
(۳) معز الدوله احمد بن بویه
(۴) عضد الدوله ابوشجاع فنا خسرو بن حسن
(۵) عز الدوله علی بن حسن بویه
(۶) موید الدوله بویه بن حسن
(۷) عز الدوله بختیار بن احمد
(۸) فخر الدوله ابوالحسن علی بن حسن
(۹) مجد الدوله ابوطالب رستم بن فخر الدوله
(۱۰) شرف الدوله ابوالفوارس بن عضد الدوله۔
(۱۱) صمصام الدوله ابوکالنجار مرزبان بن عضد الدوله
(۱۲) بهاء الدوله ابونصر خسرو بن فیروز بن عضد الدوله
(۱۳) سلطان الدوله بن بهاء الدوله
(۱۴) مشرف الدوله حسن بن بهاء الدوله
(۱۵) عماد دین الله ملک ابوکالنجار مرزبان بن سلطان الدوله۔
(۱۶) الملک الرّحیم ابونصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک
(۱۷) الملک ابومنصور فولادستون ولد عز الملوک
(۱۸) الملک ابوعلی کیخسرو ولد عز الملوک۔

امیر عماد الدولة ابو الحسن علی بن بویه الدیلمی

بدوام بخدمت ناصر الحق مشغول بود، وچون او شهید گشت عماد الدوله بگریخت و بخراسان آمد وبخدمت والی آنجایگه مشغول شد وجمعی از دیالمه بروی جمع شدند والی از شوکت او ترسناک شد، خواست تا او را محبوس کند عماد الدوله از آن آگاه شد وبگریخت وبجانب اصفهان شد، والی آنجایگه ابو المظفر بن یاقوت او را بخود دراه نداد، عماد الدوله چون مقصدی وملاذی نیافت بضرورت باوی بجنگ درایستاد، ومظفر را اسیر کرد واصفهان او را مسلم شد آن خبر بیاقوت رسید واو در شیراز بود، لشکر جمع کرد، وروی بعماد الدوله آورد وباوی محاربت کرد، ومنهزم بازگشت وعماد الدوله از پی او بپارس آمد واز آن جایگه بخوزستان۔ وجمله را بگشود، ونیز مال ومعامله بغداد در تصرف آورد، ودر خطبه بعد آن خلیفه او را دعا کردند، ومعز الدوله را آنجایگه بگماشت ورکن الدوله را بجانب اصفهان وری فرستاد وخود اقامت در شیراز ساخت وانجایگه وفات یافت وصابی در کتاب التاج آورده است که ایشان از نژاد بهرام جور اند، ودر بدو اسلام پدران ایشان بگریختند وبگیلان رفتند وملک او شانزده سال بود۔

رکن الدوله الحسن بن بویه

چون عماد الدوله وفات یافت او باز شیراز آمد ومدتی آنجایگه بود وپس مملکت بر پسران قسمت کرد، فارس بعضد الدوله داد واصفهان وقاشم وقزوین وابهر وزنجان بموید الدوله وپسر کوچکتر امین الدوله ابو العباس را بعضد الدوله سپرد وبری شد، واز آنجایگه وفات یافت ومدت ملک او بیست وهشت سال بود،

معز الدولة ابو الحسن احمد

از طرف برادر بجانب بغداد بود حاکم، و از انجا که عزیمت مصر و شام کرد آن بلاد را مسخر کرد، و در ایام رکن الدوله نماند۔

عضد الدوله ابو شجاع فناخسرو

نور حدیقهٔ آل بویه است و هیچکس از ملوک جهان در علم و هنر پایهٔ وی نیافته‌اند، و مآثر و مناقب و معادل او معروف و مشهور است و از آثار وی دار الشفا بغداد و شیراز است و بندی بر رود کر بسته است که نظیر آن در جهان نیست و به بند امیر معروفست و این امیر استادکل کرده بوده که بند ساخته و چون بند بساخت خود را در آب انداخت و از شیراز بغایت خوش بنا کرده، و امروز مزرعه است و آن را سوق الامیر گویند و چون عز الدوله بختیار بن معز الدوله کشته شد عضد الدوله بجانب بغداد رفت و اولاد او جمله بگرفت الاعمدة الدوله ابو اسحق و امیر ابو طاهر که بشام و مصر بودند و آن صواب داشتند، و بعد از آن بغداد باز اولادش افتاد و وفات او در بغداد بوده و قبر او در مشهد کوفه است از معاصران او قاضی ابو بکر، و شیخ الشیوخ ابو عبد الله الخفیف، و قاضی ابو بکر البیضاوی و ابو علی نسوی، و مدت ملک او سی و چهار سال بود۔

موید الدوله ابو منصور بن رکن الدوله

در ایام پدر باصفهان بود چون پدرش درگذشت بری رفت، و بجای پدر هفت سال و شش ماه بزیست، و میان او و فخر الدوله و شمس المعالی قابوس که والی طبرستان و قهستان بود محاربات رفت و در جمله ظفر او را بود۔

فخر الدوله ابوالحسن علی بن رکن الدوله

بمقتضی وصیت پدر در همدان می بود پس موید الدوله بمعاضده عضد الدوله اورا از زعاج کرد و نیسابور رفت چون موید الدوله نماند صاحب اسمعیل بن عباد بوی نامه کرد، و بازگشت و تمصرفات خود موید الدوله در تحت تصرف خویش آورد و سیزده سال و یازده ماه دیگر در امارت بزیست، و از وی سه پسر ماند مجد الدوله ابوطالب رستم و شمس الدوله ابوطاهر محمد و عز الدوله ابوشجاع و مجد الدوله بازجای وی ایستاد و سلطان محمود سبکتگین بروی مستولی گشت و ممالک او مستخلص گردانید.

شرف الدوله ابوالفوارس زید بن عضد الدوله

چون پدرش درگذشت او بکرمان بود چون آگاه شد بشیراز آمد و از انجا ببغداد رفت و تمامت ممالک پدر در تحت تصرف آورد، و این حال در زمان طایع بود و مدت دو سال و شش ماه پادشاهی کرد.

صمصام الدوله ابوکالنجار المرزبان

او بن عضد الدوله و با عضد الدوله ببغداد بود و عضد الدوله او را ولی عهد کرد بعد از پدر مدت چهار سال و شش ماه امیر بغداد بود و بعد آن چون شرف الدوله ببغداد رفت، امارت باز بوی گذاشت و با شرف الدوله بشیراز رفت چون شرف الدوله وفات یافت، باو بیعت کردند نه ماه پادشاهی کرد بعد از ان ابوالقاسم و ابوالنصر پسران عز الدوله بروی خروج کردند و او را بگرفتند و بدو دادند از اسافل شیراز کشته گشت بهاء الدوله ابونصر خسرو فیروز بن عضد الدوله ولی عهد شرف الدوله بود، و تا صمصام الدوله زنده بود او در بغداد امیر بود، چون صمصام الدوله درگذشت، بفارس آمد و قادر بالله شاهنشاه قوام الدین نقش فرمود و مدت بیست و چهار سال

بادشاہی کرد، و بازجان درگذشت۔

سلطان الدولہ ابو شجاع بن بہار الدولہ

ولی عہد پدر بود و مدت دوازدہ سال و چہار ماہ بادشاہی کرد، و برادرش قوام الدولہ ابو الفوارس شیر زاد در زمان وی خروج کرد، و ظفر نیافت۔

مشرف الدولہ الحسن بن سلطان الدولہ

چون سلطان الدولہ از بغداد بازگشت قادر باللہ امیر ابو علی بغداد بوی داد و مدت پنج سال و دو ماہ امیری کرد و در بغداد وفات یافت۔

عماد دین اللہ عز الملوک ابو کالنجار مرزبان بن سلطان الدولہ

چون سلطان الدولہ نماند میان او و عمش جلال الدولہ ابو طاہر فیروز خسرو منازعت افتاد قریب چہاردہ سال و کارش استقامتی نداشت، بعد از ان صلح کردند، و از دار الخلافہ او را خلعت و لوا فرستادہ بودند و در صفر سنہ ثلثین و اربعمایۃ در ایام او شبانکارہ اسمعیل کہ از نژاد منوچہر اند و گویند کہ از اسباط اردشیر بابکان و بیش از اسلام اسپہبدان فارس بودند، در شوکت و ظہور اسلام کوفتہ گشتہ و از فارس بگریختند و بدارا جرد رفتند و محمد بن یحیی کہ مہتر ایشان بود و آن نواحی بدست فرو گرفت و پنج نوبت زد، و کار ویا لمہ محیط گشت و از ایشان انتزاع نشابست کرد و ہنوز ان کورہ از فارس اولاد او دارند۔

الملک الرحیم ابو نصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک

بعد از پدر امیر بغداد بود سلطان طغرل بیگ باوی دم مصالحت و موافقت میزد تا او

آیین گشت و نبرد او شد و اسیرش کرد، و بفرمود تا او را ہلاک کردند۔

ملک ابومنصور فولادستون

میان ایشان بکرات محاربات و مصالحات رفت و باخر الامر ابوسعید بغدر کشته شد
و فارس بر ابومنصور قرار گرفت، پس مادرش او را ایران داشت با صاحب عدل وزیر ابومنصور
و بہرام را ہلاک کرد و فضلویہ شبانگاہ را اسفہسلار حاجب بود و بر ابومنصور غوغا کرد، و او را بگرفت
و بقلعہ باز داشت تا بمرد و فضلویہ در سنہ ۴۴۸ ثمان و اربعین و ار
بعمایہ فارس فرو گرفت و بہر گوشہ امیران شبانگارہ مثلاً بوسعید بن محمد رامویہ میگماشت
پس ملک سلجوق از عراق بفارس آمد، و میان او و شبانگارہ جنگ قائم گشت، و فارس ازان
خراب گشت و فضلویہ بگریخت و بخدمت سلطان الپ ارسلان شد و بوی التجا کرد و فارس از
وی بضمان بستد و باز عاصی شد و باز قلعہ نشست نظام الملک او را حصار داد و اسیرش کرد
و بقلعہ اصطخر محبوس فرمود و از انجا خواست گریخت حاکم قلعہ آگاہ شد و او را بکشت۔

الملک ابوعلی کیخسرو ابن عز الملوک

از اکابر دیالمہ او ماندہ بود، و از سلطان الپ ارسلان بدین راضی شد کہ نوبند جان
بجاگی بوی دہند، سلطان نوبندگان بوی داد و ہرگاہ کہ نزد سلطان شدی جنب خودش
نشاندی، و بر جیش کردی، و در سنہ ۴۸۷ سبع و ثمانین و اربعمایہ وفات یافت قولہ تعالی وتلک
الایام نداولہا بین الناس۔

طایفہ پنجم۔ سلجوقیہ

مدت ملک ایشان قریب صد و شصت سال و عدد ایشان چہاردہ نفر بموجب

(۱) السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبیک محمد بن میکایل بن سلجوق۔
(۲) السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل۔
(۳) السلطان معزالدین ابوالفتح ملکشاه بن البارسلان۔
(۴) السلطان رکن الدین ابوالمظفر بکیارق بن ملکشاه۔
(۵) السلطان غیاث الدین محمد بن ملکشاه
(۶) السلطان معزالدین ابوالحرث سنجر بن ملکشاه
(۷) السلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد
(۸) السلطان رکن الدین طغرل بن محمد۔
(۹) السلطان غیاث الدین ابوالفتح مسعود بن محمود بن محمد۔
(۱۰) السلطان مغیث الدین ابوالفتح ملکشاه بن محمود بن محمد۔
(۱۱) السلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن محمود۔
(۱۲) السلطان معزالدین ابوالحارث سلیمانشاه بن محمد بن مسعود۔
(۱۳) السلطان رکن الدین ارسلان بن محمد۔
(۱۴) السلطان مغیث الدین طغرل بن ارسلان

السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبک محمد بن میکایل سلجوق

اول سلاطین دودمان سلجوقیان ست و مقام او در همدان بوده و در شهر رمضان سنه خمس و خمسین و اربعمایه وفات یافت و مدت ملکش بیست و شش سال بوده است۔

السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل

مردی بغایت هیبت و تمام قدر بوده است، و بهمه جهان تاختن کرده و بافضلویه بپارس آمد و پارس بستد و با دوازده هزار سوار و کسری با رمانوس ملک روم رسید، و او سی هزار سوار داشت، بوی زده و هزیمت کرد و او را اسیر گشت بدست غلامی رومی که بغایت حقیر بود چنانکه غائی

نام وی نمی‌نبشت، و سعد الدوله شحنهٔ بغداد گفت بنویس باشد که او ملک روم گیرد، قضا را او بگرفت، تبقریر آنکه هر روز هزار دینار بدبه آمانش داد، و در آخر عهد روی به ماوراء النهر نهاد، و حصار قلعه برزم داد، و بست، و کوتوال را بیاوردند و با وی شخصی بود، سلطان از وی استفساری میکرد و راست نمی‌گفت، سلطان بفرمود تا سیاستش کنند، پس وی کارد برکشید و آهنگ سلطان کرد، غلامان قصد کردند تا او را بگیرند، سلطان بسبب اعتمادی که بر تیر انداختن خویش داشت ایشان را منع کرد، و تیر خطا کرد و آن مرد در رسید و سلطان را زخم زد، و بدان هلاک گشت، و مدت ملکش دوازده سال بود۔

معز الدین ابو الفتح ملک شاه بن الپ ارسلان

بختی موافق و روزگاری مساعد داشت، و بیشتر ممالک عالم در تحت ولایت او بود چنانکه گویند که نظام الملک حسن که وزیر او و پدرش بود، در وقت مراجعت سلطان از سمرقند اجرت ملاحان جیحون با نطاکیه حوالت کرد، معاندان ملاحان را آموختند، تا بر نظام الملک شکایت کنند که اجرت ما بر انطاکیه حوالت کرده است، سلطان نظام الملک را خطاب کرد، نظام الملک گفت آن وجه هم نقدست، و تجار اینجا هم وجه میدهند تا در روم عوض بستانید، اما بدان سبب بدان مواضع نوشت، تا در تواریخ ذکر کنند که سلطان را فسحت مملکت چندان بود که وجه ملاحان جیحون بر انطاکیه روم نوشتند، سلطان را خوش آمد و مدت بیست سال کامرانی و جهانداری بسر برد، و از صنادید ائمه که در عهد وی بوده‌اند، امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک جوینی بود۔

سلطان رکن الدین ابو المظفر برکیارق بن ملکشاه

ولیعهد پدر بود، میان او و برادرانش محمود و محمد محاربات رفته بود، و محمود در زمان وی

بمرض آبله در گذشت، و محمد پس از وی پادشاه شد، و درین زمان که ایشان بمحافظت مشغول بودند ملاحده نیره گرفتند، و حسن صباح و اعیان برگماشت و عبد الملک بن عطاس باصفهان فرستاد، و خلقی بسیار گمراه کرد و بشاد در رفت و حامیان را بفریفت قلعه بستد و مدت ملک او دوازده سال بود۔

سلطان غیاث الدین ابو شجاع محمد بن ملکشاه

چون برکیارق در گذشت، سلطنت بروی مقرر گشت و آهنگ بغداد کرد، بمقابله ایاز و صدقه که از موالی پدرش بودند و از طریق مطاوعت انحراف می نمودند و عاصی شده میان ایشان مصاف بها سخت رفت و از بلا بر لشکرگاه ایاز دخانی بشکل اژدهائی پیدا شده از هول آن بگریختند و ایاز اسیر شد و صدقه در جنگ کشته شد، و چون انجام راجعت کرد بحصار شاه در نست تا عبد الملک بن عطاش فرود آورد، و در تمامت اصفهان بگردانید و انگه او را هلاک کرد و مدت او سیزده سال بود۔

سلطان معز الدین ابو الحارث سنجر بن ملکشاه

مدت بیست سال در ایام برادران پادشاه خراسان بود و بعد از وفات محمد چهل سال سلطنت کرد، و در خراسان اقامت ساخت و مغیث الدین ابو القاسم محمود بن محمد خروج کرد و منهزم گشت و بعد از ان باخدمتش آمد، و از ان عذر خواست، و سلطان نیابت خویش در عراق بوی داد، و در ایام او غزان از جیحون بگذشتند و حشم سلطان ازین شان در زحمت بودند، و سلطان چند نوبت فرمود تا باز گردند، و ایشان ملتزم خراجی زیادت می گشتند و سلطان امان می داد تا اخر الامر سلطان بدان داشتند تا روی بدیشان آورد غزان زنان و اطفال پیش کردند و تضرع کنان در پیش آمدند، و تقریر کردند که از هر خانه منی نقره بدهند، سلطان خواست

که باز گردد و امرا نگداشتند، غزان چون نا امید گشتند جا نرا بکوشیدند و سلطان را اسیر کردند، و روی بخراسان و کرمان نهادند و شهرها خراب کردند و خلقی بیشمار شهید کردند، مثل محمد بن یحیی که تلمیذ امام محمد غزالی و افضل و عالم بود بشکنجه بکشتند چون بدر بلخ رسیدند جمعی از مماالک سلطان که با غزان در آمیخته بودند موکلان سلطان بفرستند و روزی با سلطان بسبیل شکار بر لب جیحون می تاختند چون بجد ترمد رسیدند در کشتی نشستند و بازگشتند و بقلعه ترمد رفتند و انجا یکه در گذشت، غزان بجد و د پارس آمدند، و امیران ایشان روزی بحوالی شبانگاره بشکار رفتند و ملک شبانگاره برایشان کمین کرده بود، و ایشان را حالی دریافت و هلاک کرد۔

سلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد

چهار سال در عراق نایب سلطان سنجر بود و درگذشت۔

سلطان رکن الدین ابوطالب طغرل بن محمد

قایم مقام پدر بود، و در نیابت عم سه سال۔

سلطان غیاث الدین ابوالفتح

مسعود بن محمد بعد از وفات برادر هفده سال سلطنت عراق کرد و در ایام او وقایع بسیار بود و غزان بر سلطان سنجر خروج کردند، و میان او و برادرانش محاربات رفته بود، و موالی ایشان دم استقلال زدند، مثل اتابک ایلدگز در آذربایجان و اتابک جهان پهلوان در عراق و سلغریان بر ملکشاه که برادرزاده وی بود خروج کردند سلطان مغیث الدین ابوالفتح ملکشاه بن محمود، سلطان مسعود ملکشاه برادرش محمد را با اتابک بوزابه و تاج الدین وزیر به پارس فرستاده بود، چون سلطان ببغداد بود بوزابه ایشان را باصفهان آورد و محمد بر تخت نشاند و پنج نوبت زد

وسلطان آہنگ ایشان کرد، وبوراہ بدیرہ وی شد با لشکری وکشتہ شد، وسلطان زادگان باز پارس آمدند وسلغریان بر ایشان خروج کردند، واز ایشان بگریختند، چون عمش نماند باز جای وی نشست، والتفات بامیران نمیکرد بعد از آن چہار ماہ امرا متفق شدند، وبضیا قتش بردند، وموکل بر وی گماشتند۔

سلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن محمود

چون برادرش محبوس کردند او از خوزستان بیامد وبپادشاہی نشست وملکشاہ از شہر ہمدان بکوشک فرستاد، واز انجا بگریخت وبخوزستان رفت وانجا می بود تا محمد وفات یافت وسلیمان شاہ برتخت نشست وبروی خروج کرد، وباصفہان آمد وانجا بگرفت ومدت بادشاہی وی ہفت سال بود۔

سلطان مغیث الدین ابوالحارث سلیمانشاہ محمد بن مسعود

چون سلطان درگذشت امرا چند روز مشورت کردند وبرتخت نشاندند، وبروی اتفاق شدند، وکس فرستادتا او را موصل بیاوردند، وبرتخت نشاندند وہمہ روز بعشرت مشغول گشت واز مردمان نفور بود پس از شش ماہ او را بگرفتند وبقلعہ علا الدولہ فرستادند، وارسلان را باذربایجان میخواندند، وبرتخت نشاندند۔

سلطان رکن الدین ارسلان بن طغرل بن محمد

پانزدہ سال وہفت ماہ بادشاہی کرد، ودر ہمدان وفات یافت سلطان مغیث الدین طغرل بن ارسلان کودک بود کہ پدرش درگذشت، ونوبت سلطنت بوی رسید واتابک محمد بن ایلدگز حاکم کلی بود، وجملگی امور در قبضہ تصرف داشت، وحاکم ملک ومربی دولت وی ان او

وفات یافت کار سلطنت منهدم شد، وعقد ملک گسسته شد، وامرا متفق شدند وبهم برآمدند و
برادرش اتابک قزل ارسلان بن ایلدگز بعراق آمد، وبرتخت نشست وپنج نوبت سلطانی زد
وبعد ازچند روز بدست چند فدائی کشته شد وسلطان طغرل از خشم اتابک در رنج بود واز
برای دفع ایشان مکاتبات پیاپی بسلطان خوارزمشاه می نوشت واستعانت میخواست
درمیان لشکری انبوه بردر روی فرود آمدند، وسلطان با چندکس سعدود روی بایشان نهاد، وخودرا
درمیان ایشان انداخت، وخودرا سوزگرفت ونام ویست خود میخواند، وجنگ میکرد تا پیرامن
وی فروگرفتند، واورا بزاری زار بکشتند وملک آل سلجوق درین دیار سپری گشت اما سلطنت
روم هنوز برایشان مقررست واین زمان درتصرف نبیرگان علاء الدوله قلیج ارسلان بن مسعود
بن قلیج ارسلان بن سلیمان مانده۔

طبقه ششم سلغریان

عدد ایشان یازده نفر مدت ملک ایشان باتالیف تاریخ این کتاب صد وسی ویک
سال باشد، واسامی وانساب بدین وجه است۔

(۱) اتابک مظفرالدین سنقر بن مودود
(۲) اتابک مظفرالدین زنگی بن مودود۔
(۳) اتابک مظفرالدین تکله بن زنگی
(۴) اتابک مظفرالدین طغرل بن سنقر
(۵) اتابک مظفرالدین سعد بن زنگی
(۶) اتابک مظفرالدین ابوبکر بن سعد زنگی بن مودود۔
(۷) اتابک مظفرالدین سعد بن ابوبکر بن زنگی
(۸) اتابک مظفرالدین محمد بن سعد
(۹) اتابک مظفرالدین محمد بن سلغرشاه
(۱۰) اتابک مظفرالدین سلجوقشاه بن سلغرشاه
(۱۱) اتابک مظفرالدین آبش بنت سعد بن ابی بکر۔

بباید دانست که پارس از ایام دیالمه وآخر ایشان تا اول روزگار سلغریان قریب هشتاد
سال درتصرف آل سلجوق بود، ودر سنه ست وخمسین واربعمایه سلطان الپ ارسلان بپارس

آمد و لبستد و بوزابه بگماشت و تا ۵۴۳ھ ثلاث واربعین وخمسمایه که سلغریان خروج کردند و ابن فضلویه ممالک ایشان مقرر گردانید، و درین چند سال از حسب ایشان هفت کس حکم کردند۔

(۱) فضلویه شبانگاه که الپ ارسلان بپارس آورد، و از وی پارس بضمان بستد۔

(۲) و رکن الدوله خمارتگین، از آنگه۔

(۳) جلال الدین جاولی که استیصال شبانگاه وقمع ایشان وی کرد۔

(۴) و اتابک قراچه که مدرسه درمیان شهر شیراز ساخته و بر در همدان کشته شد۔

(۵) اتابک منکوترز چون قراچه کشته شد وی بشیراز آمد و بجوار امزاده ام کلثوم مدرسه ساخته و مرقد او انجایگه است و ابونصر لالا که مدرسه لالا بنا کرده است باوی بوده است و رباط لالا که برراه عراق ساخته اند هم وی ساخته۔

(۶) و اتابک بوزابه بعد از منکوترز با بادشاهزادگان بشهر شیراز آمد و چنانکه یاد کردیم بر در اصفهان کشته شد و زنش زاهده خاتون در شیراز مدرسه و مناره رفیع ساخت و انچ از اصفهان او دریافت بانجایگه نقل کرد، و تولیت مدرسه بقاضی حنفی مذهب داد۔

(۷) ملکشاه سلطان زاده ایست از آل سلجوقیان چون بوزابه کشته شد، یکسال وی در پارس حکم کرد، و اتابک مظفرالدین سنقر بن مودود السلغری بروی خروج کرد، و ملکشاه بروی منهزم گشت و پارس بسنقر ماند، و سیزده سال بادشاهی کرد، و در شیراز از مسجد و مناره و رباط ساخته و وزیرش تاج الدین بود که وزارت سلطان مسعود بن محمد کرده بود و در وقت خروج او از جهت ملکشاه حاکم بود، و در شیراز بمحله باغ تودرخانه اتابک مدرسه و رباط خانه ساخته و

اتابک مظفرالدین زنگی بن مودود السلغری

چون برادرش درگذشت او غایب بود، و شوهر خواهرش، سابق که در ولایت بیضا رباط سابقی ساخته و الپ ارسلان که از اقارب ایشان بود، در مملکت طمع کردند، چون زنگی بازگشت

حرب میان ایشان قائم گشت، و زنگی ظفر یافت، وایشان را ہلاک کرد و مدت چہار دہ سال بادشاہی کرد، و چنین گویند کہ رباط شیخ کبیر زاویہ مختصر بود و آنرا عمارت کرد و در آن فزود، و در آن وقفہا کرد واتابک ابوبکر او را از نوبنیاد نہاد، وعمارتی رفیع و اضافتی تمام کرد، بسیار دیگر بر اوقات آن منضم گردانید، و در آن او اخر بالتماس شیخ الشیوخ معین الدین کیکلی قدس روحہ بفرمود تا از جمعہ در آن اقامت کردند۔

اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی بن مودود السلغری

ولی عہد پدر بود و بغایت عدلی و سیرتی نیکو داشت، و مدت بیست سال بادشاہی کرد واز آثار او خان بازرگانان ست در قریب مسجد سنقر و خواجہ امین الدین گازرونی کہ حاکم وقف وصاحب کرامات بود وزیر وی بود، آثار او قریب جامع عتیق شیراز است مدرسہ در باطلی سنہ

اتابک مظفر الدین طغرل بن سلغر

بادشاہی ہنر مند ہنر پرورد بود، اما تا بدی نداشتہ دو سہ نوبت بر اتابک تکلہ خروج کرد واز لشکر عراق لشکر آورد و ہر نوبت چند ماہی بادشاہی کرد، و باخر الامر در شہر شیراز جنگ کردند واسیر گشت و بقلعہ اصطخر محبوس کردند و میل کشیدند۔

اتابک مظفر الدین ابو شجاع سعد بن زنگی

بعد از تکلہ بادشاہی بر وی مقرر گشت، و اندر سخاوت و شجاعت یگانہ بود، و کرمان بستد و بہ برادر زادہ عماد الدین زیدان داد، پسر عمش عاصی شد، ورضی زوزنی قصد وی کرد، واز وی باز ستد، و ہموارہ اتابک سعد ہوای عراق زدی و اصفہان بستد و ضادید و اکابر آنجا بشیراز آورد، و در ۶۱۴ھ اربع عشر و ستمایہ سلطان محمد تکش بعراق آمد بالشکر بیحد، و اتابک سعد

یا قدر ہزار سوار بروی زد، وبسیاری از لشکر سلطان ہلاک کرد، و آخر الامر بدان سبب که اسپش خطا کرد، اسیر گشت، و دلاوری و بزرگی او سلطان را مانع آمد از کشتن وی، ومدتی او را باز داشت و بعد از آن دخترش ملکه خاتون از برای سلطان جلال الدین پسر سلطان محمد تکش بخواند، و اتابک بداد، و پسر را بفرستاد زنگی نام پیش سلطان او را خلعت داد و باز بپارس فرستاد، چون بیامد امرا و اکابر با پسرش ابوبکر اتفاق کرده بودند با لشکر مدیره پدر رفت و جنگی میانه پدر و پسر قائم گشت چون امرا از دور شوکت و شجاعت پدرش بدیدند جمله برگشتند، و اتابک ابوبکر را دستگیر کردند و بقلعه فرستادند، و ہفت سال در بند بود، و وزیری او رکن الدین صلاح کرمانی بود و خواجه عمید الدین ابونصر سعد و مسجد جامع جدید و رباط کرک او ساخته و مدت ملک او بیست و نه سال بود، چو در نزع بود، اتابک بر تخت نشست و امراکه با وی متفق بودند بعضی که در جنگ گریخته بودند بگریختند، و بعضی را محبوس کرد۔

اتابک مظفر الدین ابی بکر بن سعد بن زنگی

بادشاہی بود جہان آرای شرع پرور، دین دار، موید بتایید یزدانی، موفق بتوفیق ربانی اخبار عدل او در اقصای مشارق و مغارب متواتر شده، و آثار عقل او در اطراف ممالک متظاہر گشته، و جلالت قدر او ہمکنان را مقرر و بناہت ذکر او جہانیان را شیراز پارس را که از دویست سال باز خراب گشته بود بسبب محاربات شبانکاره با آل بویه دیلمی و سلجوقی و قدوم سلطان غیاث الدین، در ایام اتابک سعد، چون عروسی بہین دولت و حسن معدلت او آراسته شد، و از اقالیم زمین اکابر و افاضل مامن را احترام خدمتش بسته داشتند وبسیاری از جزایر و سواحل چون بحرین و قطیف و قیس و ابزون وی بگشود، و در بعضی از بلاد ہند بالقاب شیرنفش خطبه کردند، و از آثار او آنست که رباط و معابد و مساجد و مدارس که در شیراز خراب گشته بود معمور گردانید و رباط شیخ کبیر ابو عبد اللہ خفیف عمارتی نیکو کرد، و دار الشفا

نیکو در شیراز بساخت و بسیار رباطها و بقعهای خیر در اطراف بنا کرد، و مثل رباط مظفری ببیضار و رباط مظفری ابرقوه و رباط مظفری سرہند و رباط مظفری و بازارها و خانها بنا کرد، و بموافقت او جمله اعیان مملکت و ارکان دولت قبها ساختند و دو امیر داشت که قطب مملکت و مدار سلطنت او بودند فخرالدین ابوبکر و مقرب الدین مسعود و آثار و محامد ایشان مشهور است و خیرات و موقوفات بسیار کرده اند، و مدت ملک اتابک ابوبکر انار الله برهانه سی سال بوده است۔

اتابک مظفرالدین سعد بن ابی بکر

چون پدرش وفات یافت و بجانب عراق بود و رنجور بود، و از خدمت ہولاکو خان مراجعت نموده بود، بعد از دوازده روز که سکه و خطبه بنام وی مزین و معلا گشت در گذشت و بشیراز آوردند، و در قریب قرب دولت که پسرش مدرسه عالی ساخته آنجا مدفون است۔

اتابک مظفرالدین محمد بن سعد

چون پدرش وفات یافت او کودک بود، و مادرش بی بی ترکان خاتون بسبیل نیابت بر پادشاهی نشست، و نیابت او میکرد، بعد از دو سال گلبرگ عمرش ناشگفته فرو ریخت۔

اتابک مظفرالدین محمد شاه بن سلغر شاه بن سعد بن زنگی

چون اتابک محمد بن سعد انار الله برہانه در گذشت، لشکر بروی جمع شدند و مدت ہشت ماه پادشاهی کرد، و شب و روز بعیش و عشرت مشغول بود، و از ممالک غافل و بعد از ان امرا بنا بر ترکان مادر اتابک محمد بن سعد اتفاق کردند، و در روز جمعه دہم ماه رمضان سنه ۶۶۱ احدی و ستین و ستمایه در خانه اتابک محمد او را دستگیر کردند، و چون برادرش سلجوقشاه از قلعه بگریخت و بیامد او را بخدمت ہولاکو خان فرستادند، و دشمنان او را قصد کردند، و ہلاک کردند۔

اتابک مظفرالدین سلجوقشاه بن سلغرشاه بن سعد زنگی

مردی بغایت نیکو صورت بود، و مادرش از نژاد سلاطین آل سلجوق بود، و از محمد شاه بزرگتر بود، چون اتابک محمد بن سعد بادشاه بود، وی در قلعه بود و دران نزدیکی که محمد شاه اسیر گشت وی از قلعهٔ اصطخر بگریخت و بروی جمعی از جسم گرد آمدند، و بدین سبب محمد شاه را باز داشتن میسر شد و در ماه رمضان بشیراز آمد، و بر تخت نشست، و مدت پنج ماه بادشاهی کرد و چو طالعی زیادت نداشت شحنه گان مغول که در شیراز می بودند بکشت و بی بی ترکان مادر اتابک محمد را هلاک کرد و خونهای ناحق ریخت بعد ازان لشکر مغول و ملوک اطراف بحکم هولاکو خان بجنگ وی آمدند و او بر لشکر خود اعتماد نداشت و بگریخت و بگرمسیر ها میگردید، عاقبت در گازرون توقف ساخته، التتاجو با ملوک و امرا، اطراف بحکم هولاکو خان بشیراز آمدند و شیراز را آسیبی نرسانیدند، و کارسازی کردند، و از پی او بگازرون رفتند و لشکری از جنگ گاه سلجوقشاه رها کردند و بگریختند و با او چند سوار سعدود بایستاد، و محاربه تمام کرد، و ملک ایک و ملک کرمان و علاء الدوله برادر بی بی ترکان که ملک یزد بود هلاک گشتند و بعد ازان سلجوقشاه بمسجد گازرون رفت و لشکر از پی او شد و در مسجد حصار کردند، و جنگ میکردند، و خلایق بسیار از گازرون بکشتند و باخر الامر اسیر شد و بنو نیدخان بردند و اتابک معظمه آبش خاتون و خواهرش سلغم خاتون در قلعه سفید رود محبوس بودند و کوتوال سوگند خورده بود که تا سلجوقشاه اجازت ندهد ایشان را خلاص نکند، چون سلجوقشاه را بسته بزیر قلعه بردند، اجازت داد، ایشان را از قلعه بزیر آوردند، پس سلجوقشاه را در نو نیدخان هلاک کردند، و بادشاهی با تابک معظمه آبش خاتون دادند، و از نسل سلجوقشاه دختری مانده و زن شبانکاره است۔

اتابک معظمہ آبش خاتون بنت سعد بن ابی بکر بن سعد بن زنگی

در ۶۶۲ھ اثنین وستین وستمایۃ نوبت بادشاہی یافت، رایت شہنشاہی برافراشت ایزد تعالیٰ این مملکت را در سایہ چتر او سالہا فراوان از نکبات حوادث محروس وارادہ، بندہ و کمینہ وامروز از نژاد اتابک زنگی این بادشاہ جہان وخواہرش سلغم خاتون ودختر اتابک سلجوقشاہ وملک معظم جلال الدین ارقان بن محمد بن زیدان بن زنگی طول اللہ اعمادہم ماندہ واللہ اعلم۔

طایفہ ہفتم۔ خوارزمیان

وایشان را نیز خوارزمشاہیان گویند عدد ایشان ہشت نفر مدت ملک ایشان قریب صد وبیست سال۔

(۱) خوارزمشاہ محمد بن نوشتگین	(۲) خوارزمشاہ اتسز بن محمد
(۳) ارسلان بن اتسز	(۴) سلطانشاہ بن ارسلان او را سلطان گفتند
(۵) السلطان علاء الدین تکش بن ارسلان	(۶) سلطان محمد بن تکش
(۷) السلطان جلال الدین محمد بن تکش	(۸) السلطان غیاث الدین بن محمد

خوارزمشاہ محمد بن انوشتگین

انوشتگین بندہ بلکاتگین سلجوقی بود، چون سلطان برکیارق بادشاہی خراسان سنجر بن ملکشاہ تفویض کرد، او محمد بن انوشتگین را بخوارزم فرستاد وا و را خوارزمشاہ ازین سبب خوانند واین حال در ۴۹۰ھ تسعین واربعمایۃ بود، واز عدل وراستی ومرحمت پیش گرفت، وعلماء وصلحاء را تعظیم کردی، ودربارہ ہمگنان احسان وشفقت فرمودی لاجرم بادشاہی ان صوب بر او واولاد او سالہا مقرر ماندہ۔

خوارزم شاه اتسز بن محمد

سالها بعد از پدر بادشاهی کرد، و هیچ قدر از جادهٔ عدل و اتباع سیر جاند و سیرت پدر انحراف نه نمود، و در ۵۵۱ھ احدی وخمسین وخمسمایة رحلت کرد۔

خوارزمشاه ارسلان بن اتسز

چون پدرش وفات یافت، او بحکم وراثت زمام مملکت در دست گرفت، و بعضی از خراسان و ماوراءالنهر در تصرف آورد و بسبب ضعف سلجوقیان او را استقلالی عام ظاهر گشت و در ۵۶۸ھ ثمان وستین وخمسایة وفات یافت۔

خوارزم شاه سلطان شاه

او کوچکتر از علاءالدین بود اما اکابر با وی متفق بودند، و او را بر تخت نشاندند، و علاءالدین بروی خروج کرد، و سلطان شاه بگریخت و بغزنه رفت، و سلطان غیاث الدین ابوالفتح غوری او را مدد بکرد، و چون از وی مایوس گشت بختا رفت، و از ملک خطا لشکر کشید، و بخوارزم مراجعت کرد و بنزدیک شهر فرود آمد، و علاءالدین جیحون بروی بگشود، و نزدیک شد که جمله غرق شوند، پس آگاهی یافتند و بگریختند و بنزدیک مرو شدند، و از انجا که باز مراجعت کردند، و علاءالدین بگریخت و بادشاهی سلطان شاه را مسلم ماند تا سلخ رمضان ۵۸۹ھ تسع وثمانین وخمسایه وفات یافته

خوارزمشاه علاءالدین تکش

بعد از وفات برادر ملک بر او قرار گرفت و دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و کار او ارتفاع یافت، و تمامت خراسان مستخلص کرد۔

السلطان محمد بن تکش

دولت این دودمان در ایام او بدرجهٔ اعلی رسید و کوکب طالع او بغایت ارتفاع پیوست، بلاد ماوراء النهر مسخر کرد، و بجانب آذربایجان و عراق و حوالی بغداد نهضت کرد، و هیچ آفریده با وی طریق معاودت بسپرد، وجز مصالحت و مطاوعت با او صواب ندید، پس چون مراجعت کرد، آفتاب دولتش آهنگ غروب کرد و لشکر مغول از جانب مشرق بروی خروج کردند، و میان ایشان چند نوبت ملاقات و محاربات رفته، و باخر الامر سلطان منهزم شد، و بآذربایجان رفت و آنجایگه وفات یافت.

سلطان جلال الدین بن محمد

چون لشکر خوارزمیان منهزم و متفرق شدند، او بجانب هند رفت و لشکر مغول نیز آگاهی حال او معلوم نداشتند و از بسیاری لشکر طرفین کار بر همگنان شوریده شده بود، مراجعت کردند پس چون سلطان جلال الدین وقوف یافت که مغول مراجعت کردند بازگشت، و بپارس آمد نزد اتابک سعد بن زنگی و از آنجایگه ببغداد رفت و قاضی بهاء الدین کازرونی و عماد الدین عزیزانی از پیش برسالت رفته بودند، و تصالحی حاصل کردند، پس روی باخلاط نهاد و مدت چهار ماه آنجایگه حصار برداشت و بعد از آن بکشود، و قتلی بافراط بکرد، و از آنجایگه بموقان رفت و از مغول هیچ چیزی نیافت و بلهو و عیش مشغول گشت ناگاه لشکر مغول از دور پیدا شدند، و اتباع و اعوان او جمله متفرق شدند او نیز بگریخت و کماهی کار او بتحقیق معلوم نگشت، جماعتی گویند که با چندین در راه موصل پیوست و اکراد او را بشناختند، و در لباس و زینت ایشان طمع کردند، و ایشان را بقتل آوردند و زن او ملکه خاتون بجانب شام افتاد و اتابک سعید ابوبکر مرد فرستاد، و او را باز بشیراز آوردند.

سلطان غیاث الدین بن محمد

بعد از واقعه پدر بشیراز آمد و غارت کرد و از آن جایگه بکرمان رفت و چنین گویند که براق حاجب که اول سلاطین کرمانست و از بنیرگان ملوک ماوراء النهر است او را هلاک کرد،

طایفهٔ هشتم مغول

ایشان چنگیز خان بوده است، و خروج بر خوارزمیان در سنه ۶۱۷ سبع عشر و ستمایه کرده و اولاد اکثر بلاد ترک و خطا و تمامت ایران زمین بگشودند و ممالک و ملوک مسخر و مدمر گردانیدند، و از اولاد او که در ایران حکم کردند، و ممالک گشادند هولاکو خان بود پادشاهی بزرگ دلیر و صاحب رای عادل و این زمان پسر او اباقا خان پادشاه ایران و بلاد روم و عراق و تمامت ممالک است و بعدل و رافت میلی تمام دارد، و در باره مسلمانان عنایتی تمام و مدار ملک او بر امیر کبیر سونجاق آقاست که نائب و حاکم اوست تخصیص پارس و عراق و بغداد بدو تعلق دارد و بحقیقت سیرت پسندیده و شفقتی و لطفی هرچه تمامتر دارد، و بزبان همگنان شکر و مدح او جاریست و صاحب عادل شمس الدین محمد بن صاحب السعید بهاء الدین محمد الجوینی که صاحب دیوان ممالکست و اباعن جد اصناد ید خراسان بوده است و در ایام سلاطین ماضی حل و عقد امور در تصرف ایشان بوده است و امروز در کار ره او سلطان ایران را انجمن است و در نیکوکاری و قواعد خیرات و رعایت اسلام و تعهد احوال فضلا و ترحیب و تعظیم علما قصب السبق از متقدمان و متاخران بوده و امروز اهل اسلام را درگاه او مقصد و معین و فقه الله لما شاد و عاهم جلاله و مد ظلاله بحق النبی و آله الطاهرین فقد تمت الکتاب بحمد الله تعالی

فہرست اسماء الرجال

فہرست اماکن وقبائل

فہرست کتب

غلط نامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱	گرزید	گردید	۲۳	۵	منتہی	منتقی
	۲	بحوار	بجوار	۲۴	۶	رند	زندان
۵	۲۰	گوشد	گویند	۲۵	۱۴	واہل	وائل
۶	۱	سبتی	سبئی	۲۶	۸	ہران	یران
۸	۱۶	زبان	زمان		۱۲	فارغ	فارج
۹	۱۸	تفرع	تضرع	۲۸	۲۱	توازن	توران
۱۱	۲	حدیس	حدبیس	۲۹	۱	اروآن بود	اورا بود
	۷	جاسہم	جاسہم		۱۵	بیدیگران	بدیگران
	۱۰	آنجانکہ	آنجانیکہ		۱۷	بازشد	بازستد
	۱۳	حضرت موت	حضرموت		۲۰	آیار	آباد
۱۲	۱۰	بابرج	یابیرج		۲۱	ناحتة	ناحیت
۱۳	۱۳	طبقۂ اول	طبقۂ دوم	۳۰	۷	پا	تا
۱۵	۱۴	مضر	عصر		۱۲	بماریہ	بماریہ
۱۷	۱	ازا	ازان را		۱۷	ملوک حبیر	ملوک حمیر
۱۸	۱۹	خاید زری	خایۂ زرین		۲۰	سادھ	سادہ
۱۹	۱	کستدکان	کشندگان	۳۱	۱۱	سولان	رسولان
	//	بکستند	بکشتند	۳۲	۱۴	بپوشید	بپوشید
۲۰	۲-۱	انطحن	انطیحن	۳۲	۱۶	پیداشتند	پنداشتند
۲۱	۱۳	بابیگان	بابکان		۲۰	جبل	حیل

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۴۳	۲	یادی	یادی		۵	بسپریدن	بسپرپدند
	۵	تنعم	تنعّم		۶	بیشش	پیشش
	٫٫	ناشدا	ناشدا		۷	لبسی	لبی
	۱۸	نقور	نفور		۱۶	العزیز	العزیز
	۱۹	موطاه	مواطاة		۱۹	مردان	مروان
۴۴	۴	داو بیشتر	او بیشتر	۴۲	۸	مردان	مروان
۴۵	۷	لبسی	نشبی	۴۳	۳	بیشه	پیشه
	۸	از	او		۸	تبیتی	حیی (ملاشد)
	۱۷	برید ند	پروند	۴۵	۱۶	مردانیان	مروانیان
	۲۱	نحاوند	نهاوند	۴۶	۱	تجاریت	بجاریت
۴۶	۳	آیاتی	آسیائی	٫٫	۲	ساله	سال
	۷	ایذوجرد	یزدجرد		۱۶	اسپهدان	اسپهبدان
۴۷	۹	علیهم	علیها	۴۷	۸	الشافعی	الشافعی
۴۸	۱	متادی	متاذی		۱۲	جوار	بجوار
	۵	غدر	غدر	۴۸	۱۲	هرون	هارون
	۱۵	دار السفینه	دار السقیفه	۴۹	۲۰	اسفاح	سفاح
	۱۸	بخلافه	بخلافت	۵۰	۱۸	بسر	پسر
	۲۰	در	دو	۵۱	۱۶	النجر جبیم	النحر جهنم
۴۹	۳	و	(زایدہے)	۵۲	۲۰	از بجای	او بجای
	۲۰	رضه	رضے	۵۳	۱۷	ناصرالدین الله	ناصرالدین الله
۴۰	۲	پیرون	بیرون	۵۴	۲۲	المستفر	المستنصر
۴۰	۱۴	البسط	البسیط		۸	منهرم	منهزم
	۲۰	الله	لله		۱۴	این	ابن

صفحه	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۰	فسخت	فسحت
	۱۹	الستجان	الستجانی
۵۶	۲	یردی	بردی
	۶	ماتن	ماءتین
	۱۸	ولت	دولت
	۱۸	ملجام	بلجام
۵۹	۱	گگفت	گرفت
۵۹	۶	اجرانی	اعرابی
	۱۰	لغر	ثغر
۶۱	۱۰	بسید	بسیتید
۶۲	۱	یمن	بئیس
۶۱	۳	بود حاکم	حاکم بود
	۱۳	وشتند	داشتند
۶۰	۱۵	بوا	لوا
۶۱	۵	املو	ابو
	۱۸	رام ویه	رامویه
	۱۷	بیثاندی	نشاندی
	۱	بنشت	نبشت
	۱۵	فنخت	فسحت
	۱۹	پرکبارق	برکیارق
	۸	سکر	سکه
	۱۱	نست	نشست
	۲۰	عزان	غزان

صفحه	سطر	خطا	صواب
۷۲	۱۹	سلفریان	سلغریان
۷۴	۵	یا	پا
	۱۲	یا	تا
	۱۳	انابت	انساب
۷۵	۲۱	نکی	زنگی
۷۶	۱۴	تابدی	تا بیدی
	۱۹	زوزنی	زوزنی
	۲۰	ضادید	ضیا دید
۷۷	۱	یاقدر	با قدر
	″	هرار	هزار
	″	اسیش	اسپش
۷۹	۴	جسم	خشم
	″	میسر	بیستر
۸۰	۲	انشین	اشغینن
	۵	اعادهم	اعمارهم
	۲۱	لولادر	اولاد
۸۱	۱۱	ود	بود
	۱۳	بالوس	مایوس
	″	نبزدیک	نزدیک
۸۲	۱۵	تصاطی	تصالحی
۸۳	۱۳	مالکست	مالک است
	۱۵	تعقد	تفقد
	۱۷	مطلبه	منطلقة
	″	مسحق	بحق

فہرست مندرجات کتاب نظام التواریخ